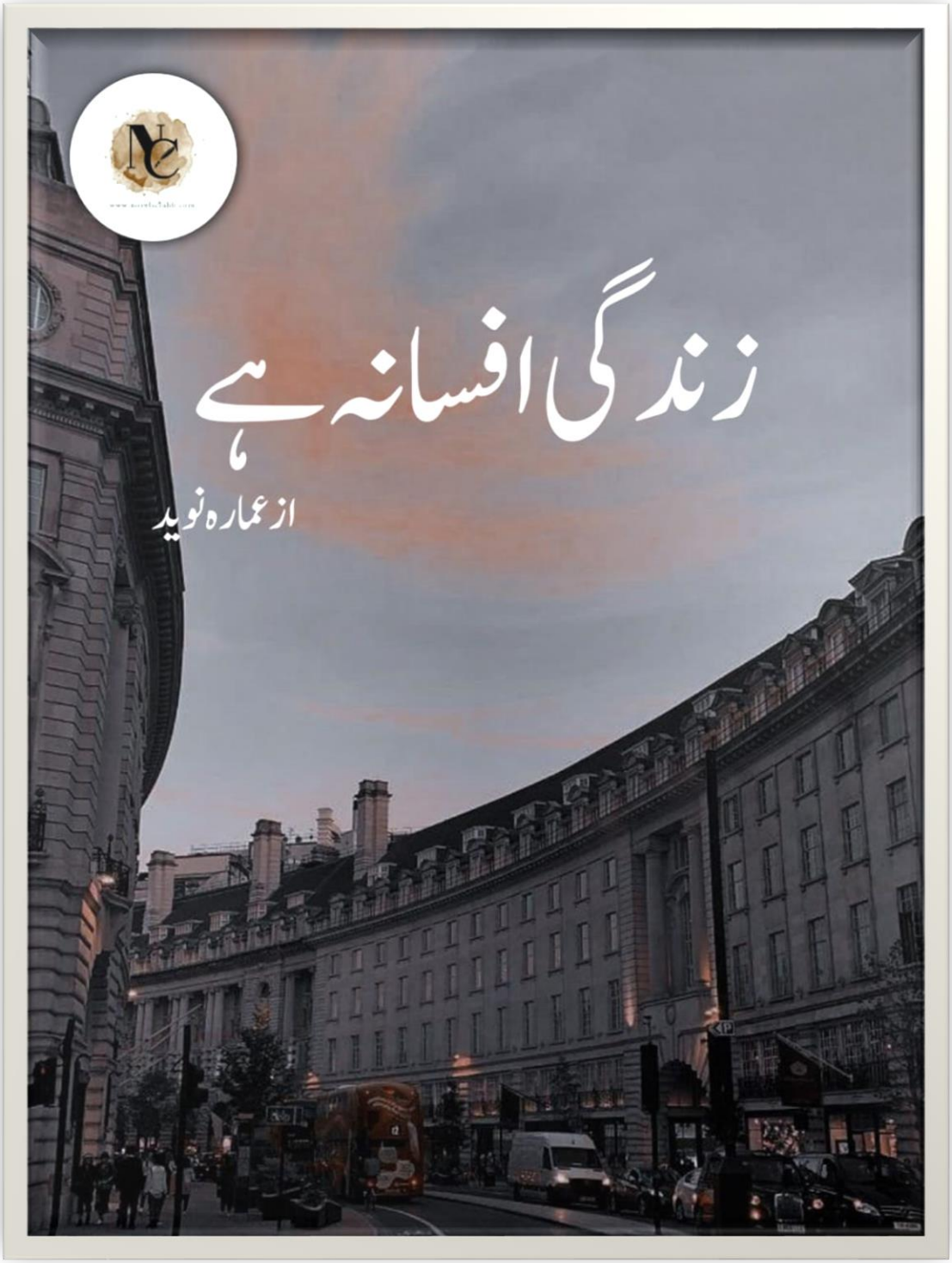
زندگی افسانہ ہے
از عمارہ نوید

# السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

WWW.NOVELSCLUBB.COM

# زندگی افسانہ ہے

از

عمارہ نوید

www.novelsclubb.com

بہت درد چھپے ہیں رات کے ہر پہلو میں

اچھا ہو کے کچھ دیر کے لیے نیند آجائے

کمرے میں ہلکی ہلکی چندھیائی ہوئی نائٹ بلب کی روشنی تھی۔

نائٹ بلب کی روشنی میں وہ وجود بستر پر بیٹھا اپنے ماضی کے بارے میں سوچ رہا تھا شائد پچھتا رہا تھا۔

ایک گہری سانس لے کر اس نے سائیڈ ٹیبل پر دیکھا جہاں دوائیوں کا انبار لگا ہوا تھا ۔انہی دوائیوں پر اب اسکی زندگی منحصر تھی۔

مکافات ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

لیکن اب وقت گزر چکا تھا ازالے کا۔

اب تو اسکی زندگی ایک زندہ مردے کی طرح تھی۔

زندگی کا ایک ایک دن اس کے جسم پر ہتھوڑا بن کر برس رہا تھا۔۔۔

یارب مجھے معاف کر دے میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے۔

مگر تو رحیم ہے معاف کر دے۔

اب تو اسکی زندگی کی ہر رات معافی مانگتے گزرتی ہے۔

اسکی نظریں کب سے دیوار پر مرکوز تھیں۔۔۔۔

وہ کیا سوچ رہا تھا اس کے علاوہ کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔۔۔۔

اسکی بیوی کمرے میں داخل ہوئی اور اسے دیکھا اور تاسف سے نفی میں سر ہلایا۔

بھول کیوں نہیں جاتے آپ اسے۔وہ بولی۔

www.novelsclubb.com

کس کی بات کر رہی ہو۔اس کے لہجے میں سختی تھی۔۔۔۔۔

وہی بے وفا جو جانے کے بعد بھی ابھی تک آپ کے دل سے نہیں گئی۔اس نے دھیمی آواز میں کہا۔

اس نے اسے دیکھا اس کے چہرے کے تاثرات سخت ہوئے اور وہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

تم پچھلے اٹھارہ سال میں مجھے نہیں سمجھ سکی۔۔۔۔۔۔۔۔

تم یہ نہیں جان پائی ملک مصطفیٰ ایک حقیقت پسند آدمی ہے وہ ہمیشہ آگے بڑھنے کی سوچتا ہے اور آج تو یہ بات کہہ دی دوبارہ مت کہنا مجھے اس کے ذکر سے بھی نفرت ہے۔۔۔۔۔۔

یہ کہہ کر وہ باہر کی طرف چل دیا پیچھے سے وہ بس اسے دیکھتی رہی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایسا کیا حادثہ ہوا تھا اٹھارہ سال پہلے جس نے ملک مصطفیٰ کو اتنا بدل دیا کہ جس کے لیے وہ بغاوت پر اتر آئے تھے۔آج اس سے اس قدر نفرت کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس نے واشنگ مشین میں کپڑے ڈال کر اسے تیسرا چکر دیا اور پہلے کے نکلے کپڑوں کو صحن میں لگی تاڑ پر ڈالنے لگی کہ دروازے پر دستک کوئی۔

اس نے نظرانداز کر دیا وہ جانتی تھی کہ کون ہو گا۔

اور اپنے کام میں مصروف رہی۔۔

کچھ ہی دیر میں دروازہ بری طرح پیٹنے لگا۔۔۔۔

کنزہ بیگم جو ابھی ابھی نماز سے فارغ ہوئیں تھیں باہر آئیں اور ایک نظر اسے دیکھ کر دروازے کی طرف بڑھ گئیں۔

جیسے ہی دروازہ کھولا وہ برق رفتاری سے اسکی طرف بڑھی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بے فیض کبھی تو دروازہ کھول دیا کر۔۔۔۔۔وہ اس پر برسی۔

اس نے سنا کو ان سنا کر کے کام میں مصروف رہی۔

یاررر۔۔۔ایک تو نہ گھر میں بھی اماں نے واشنگ مشین لگائی ہوئی ہے اور یہاں تو نے وہاں سے چھٹکارا پانے کے لیے یہاں آئی۔افففف تم لوگوں نے تو سنڈے کو دھلائی ڈے سمجھ رکھا ہے۔۔۔۔۔۔وہ بغیر رکے بولی جا رہی تھی۔

اتوار تو ہوتا ہی انہیں کاموں کے لیے۔۔۔۔وہ اپنے پر مخصوص لہجے میں بولی۔

اسکے جواب میں وہ صرف منہ بنانے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکی اور کنزہ بیگم کے ساتھ اندر چلی گئی اس کے جانے کے بعد وہ بھی جلدی جلدی ہاتھ چلانے لگی۔۔

تخت پر وہ اپنے پر وقار انداز میں بیٹھے تھے۔سامنے زمین پر ایک عورت ایک جوان لڑکی کو اپنے ساتھ لگائے فریاد کر رہی تھی جو اس گاؤں کے زمیندار کی بیوی اور بیٹی تھی۔

ملک سائیں !آپ ہمارے سرپنچ ہے آپ جو بھی حکم سنائے گے وہ ہمیں منظور ہو گا۔نانصافی نہ کیجیے گا میری بچی کے ساتھ۔اللہ نے اپکو اس منصف پر فائز کیا ہے اس کی قدر کیجیے گا۔۔۔۔۔۔

وہ عورت ان کے قدموں میں گر کر بولی۔

اٹھ فریدہ اٹھ۔۔۔۔اس کے اس عمل سے وہ پریشان ہو گئے اور بولے۔۔۔

بلاؤ جمشید کو۔۔انھوں نے اپنے ملازم کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

جی ملک صاحب۔وہ فرمانبرداری سے کہتے ہوئے چلا گیا اور کچھ ہی دیر میں دو آدمیوں کے ساتھ حاضر ہوا جنہوں نے ایک آدمی کو قابو کیا ہوا تھا۔۔۔۔

میں تیرا قتل کر دوں گا تیری ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی زندہ دفنا دوں گا تجھ کو اور تیری اس بے حیا بیٹی کو جو باپ کے سر میں خاک ڈالنے جا رہی تھی۔اپنی بیوی اور بیٹی پر نظر پڑتے ہی وہ آپے سے باہر ہو گیا۔

جمشید ہم بیٹھے ہیں ادھر فیصلہ کرنے کے لیے بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔۔۔ملک اقتدار اپنے طرف دھیان دلاتے ہوئے بولے۔

گستاخی معاف ملک جی مگر اس کو دیکھ کر میرا خون کھولتا ہے۔اس نے اپنی بیٹی کو سخت نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

ماجرہ بتاؤ۔ملک اقتدار نے تنبیہہ لہجے میں کہا۔

یہ بے حیا میرے بھتیجے انور کی بچپن کی منگ ہے۔اب رشتے سے انکار کر رہی ہے اور اس کسان کے لڑکے فیروز سے چکر چلا رہی ہے۔بادشاہوں والی زندگی چھوڑ کر کسانوں والی زندگی جینا چاہتی ہے کوڑھ مغز۔۔وہ بولا۔

اسکی بات سن کر وہ لڑکی کیطرف متوجہ ہوئے جو ماں کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔۔

ہاں نازو تو کیا کہنا چاہتی اس معاملے میں۔انھوں نے اس لڑکی سے پوچھا جو سہمی ہوئی تھی۔

ملک اقتدار کے پوچھنے پر اس نے بولنا شروع کیا۔۔۔

ملک سائیں ابا میری شادی انور سے زبردستی کروا رہے ہیں۔انور جو بے روزگار ہے اور ہر بری لت کا شوقین ہے۔اس کے ساتھ بیاہ رہے ہیں جو عوتوں پر ہاتھ اٹھانے اور ان کو اپنا غلام بنانے میں فخر محسوس کرتا ہے۔۔۔

صرف دولت کپڑا اور چار وقت کی روٹی زندگی گزارنے کے لیے کافی نہیں عزت و احترام بھی ضروری ہے۔جو انور نہیں دے سکتا۔۔۔۔۔۔فیروز بے شک کسان کا بیٹا ہے مگر حافظ قرآن ہے ماں باپ کی عزت کرتا ہے عورت کو وہ عزت دیتا ہے۔جس کی وہ حقدار ہے۔

ملک سائیں! کم روٹی اور کپڑے سے تو گزارا ہو جاتا ہے مگر عزت و احترام کے بغیر زندگی عذاب بن جاتی ہے بوجھ ہوتی ہے۔۔۔وہ بغیر رکے بولی۔۔۔۔

اسکی بات سے وہ متاثر ہوئے اور بولے۔۔

ٹھیک ہے اگر اتنا ہی بات ہے تو بلا اسے اور کہہ نکاح کرے تجھ سے۔وہ بولے۔

وہ رشتہ لایا تھا مگر ابا نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ تو ہماری برادری کا نہیں۔وہ اپنے باپ کو دیکھتے ہوئے بولی۔

ملک اقتدار نے جمشید کو دیکھا جو ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

جمشید! یہ ذات برادری کیا ہوتا ہے یہ کافی نہیں وہ ایک شریف سلجھا ہوا بچہ ہے جو تیری بیٹی کو خوش رکھے گا اور حلال رزق کھلائے گا۔وہ اسکی طرف دیکھ کر بولے۔

ملک سائیں برادری۔۔۔۔ابھی وہ اتنا ہی بولا تھا کہ انھوں نے اسکی بات کو کاٹا اور بولے۔۔

برادری کچھ نہیں یوتا نصیب سب اوپر سے لکھوا کر آئے ہوئے ہیں۔سوہنے رسول نے بھی تو اپنی بیٹوں. کی شادی برادری سے باہر کی۔ہم سب کے لیے نصیحت ہے چل اب کوئی اعتراض تو نہیں تجھے۔۔۔۔۔۔وہ بولے۔

وہ خاموش رہا۔کہنے سننے کو اب کچھ تھا ہی نہیں اس کے پاس۔

جارشید! فیروز اور اس کے باپ کو بلا کر لا۔انہوں نے ملازم کو حکم دیا جس کی تکمیل بھی کر دی گئی۔

ملک سائیں! ہم سے کوئی غلطی ہو گئی معاف کر دو۔۔۔کسان ان کے قدموں میں بیٹھ کر بولا۔

دیکھ فیضان (کسان کا نام) ہم جمشید کی بیٹی کا تیرے بیٹے کے ساتھ نکاح کرنا چاہتے ہیں یہ بتا تو اسے کو خوش تو رکھے گا نہ۔۔۔۔انھوں نے پوچھا۔

ہم تو دھی رانی کو اپنی پلکوں پر بٹھا کر رکھیں گے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ محبت پاش لہجے میں بولے۔

اس کے اس لہجے نے جمشید کا دل بھی نرم کر دیا اسی طرح کچھ دیر میں ان دونوں کا نکاح کرا دیا گیا۔۔۔۔

سب ملک اقتدار کی عزت کرتے تھے کیونکہ وہ اپنا ہر فیصلہ انصاف سے کرتے اور لوگوں میں برابری کا کرتے۔انکے اس فیصلے سے بھی سب خوش تھے۔

لیکن وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ اس برادری کی بناپر انہوں نے کسی کی زندگی برباد کردی۔۔۔۔۔۔

سیٹی بجاتے ہوئے اپنے کمرے میں داخل ہوا

سارا کمرہ بکھرا پڑا تھا۔کتابیں بک شیلف میں موجود ہونے کی جگہ صوفہ کم بیڈ کی زینت بنی ہوئی تھیں بیڈ شیٹ آدھی بیڈ پر آدھی زمین پر تھی۔اور بیڈ کے نیچے سے دو ٹانگیں نظر آرہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

وہ آگے بڑھا اور ان ٹانگوں کو بیڈ کے نیچے سے نکالا۔

کیا مسئلہ ہے۔رافع جھنجلا کر بولا۔

تو ہے میرا مسئلہ اور یہ تو بیڈ لے نیچے کیا ڈھونڈ رہا۔ شافع کمر پر ہاتھ رکھ کر بولا۔

کچھ نہیں یار وہ میری لکی واچ نہیں مل رہی۔ رافع کھڑا ہو کر اپنی شرٹ ٹھیک کرتے ہوئے بولا۔۔

اسکی بات سن کر وہ تھوڑا پریشان ہو گیا۔

سے تو ٹینشن نہ لے میرا انٹرویو بہت اچھا ہو گا۔ آخر کو تیرا بھائی اتنا انٹیجلنٹ ہے۔ وہ کالر جھارتے ہوئے بولا۔

اچھا اچھا اب جا۔ شافع اسے چڑھانے والے لہجے میں بولا۔

انہہ جیلیس پیپل۔ وہ ایک سٹائل سے کہتا ہوا باہر نکل گیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس کے جانے کے بعد اس نے وہ واچ نکالی جو اس نے کچھ ہی دنوں پہلے اس سے چھپ کر اٹھائی تھی اور اب وہ جو سلور کلر کی تھی وہ گولڈن کلر میں تبدیل ہو چکی تھی۔ اسکے شیطانی دماغ میں کیا چل رہا تھا۔ صرف وہی جانتا تھا۔

اوہ شٹ!!!ٹائم دیکھتے ہی اسے کچھ یاد آیا اور وہ جلدی میں گھر سے نکلا۔

ائیر پورٹ پر کھڑا وہ سب کی نظروں کا مرکز بنا ہوا تھا۔۔

لمبا قد، دودھیا رنگت، تیکھے نین نقوش اوپر سے اس کا یہ مغرور پن اسے اور دلکش بنا رہا تھا۔

اس نے اپنی ویسٹ واچ پر ٹائم دیکھا اور دوبارہ داخلی راستے پر دیکھا۔

کچھ ہی دیر میں وہاں سے ایک لڑکی آتی ہوئی دیکھائی دی اس نے نظریں ادھر ادھر دوڑائی۔

گندمی رنگت، پرکشش نین نقوش اور سر پر سلیقے سے لیا یوا حجاب اسے بھی دلکش بنا رہا تھا۔

وہ متلاشی نظروں سے ادھر ادھر دیکھا اور اپنے مطلوبہ شخص کے نظر آنے پر وہ اس جانب بڑھ گئی جہاں وہ کب کا اس کا انتظار کر رہا تھا۔

اس کے قریب جا کر اس کو اپنی طرف متوجہ کیا۔

تھینک گاڈ! اس نے سکھ کا سانس لیا۔

اسکی بات سن کر اس کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکان آئی۔

وہ دونوں اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔

مرال!۔ یہ ڈریس کتنا پریٹی ہے نہ۔ اس نے ایک وائٹ کلر کی میکسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ جس کے اوپر خوبصورت پرل کا کام ہوا تھا۔

اس نے موبائل سے نظر ہٹا کر ڈریس کو دیکھا آنکھوں میں ایک چمک آئی غرور کی اور بولی۔

میرے اسٹینڈرڈ کا نہیں ہے۔وہ مغرورانہ لہجے اور واک آؤٹ کر گئی۔

غرور اسکی رگ رگ میں تھا یا شائد اسے وراثت میں ملا تھا۔

مرال مصطفی کا یہ ماننا تھا کہ وہ دنیا کی ہر شے اپنی دولت کی بنیاد پر خرید سکتی ہے۔

وہ سب کام ختم کر کے اندر داخل ہوئی تو دیکھا ماہنور کنزہ بیگم کے ساتھ باتوں میں مصروف ہے انھیں یوں مصروف دیکھ کر وہ بھی انھی کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔

مشی! کل لسٹ لگنی ہے یونیورسٹی میں۔میں آجاؤں گی تیار رہنا۔خدا کے لیے۔وہ التجائیہ لہجے میں بولی۔

اس کے چہرے پر ایک طنزیہ مسکراہٹ آئی۔

www.novelsclubb.com

ماہی سفارش پر ہوتا ہے سب کچھ۔یہ پیسے کی ہی لالچ ہوتی ہے کہ انسان اس کے دھن میں اندھا ہو کر اپنا ایمان تک بیچ دیتے ہیں۔اس ملک میں ایڈمیشن میرٹ پر نہیں پیسوں پر بکتے ہیں اور اس کے خریدار بھی بہت ہیں۔۔۔۔

اب دنیا میں میرے خیال سے ایسا کچھ نہیں رہا جس کی قیمت نہ ہو۔۔۔یہاں تک کہ محبت کو بھی پیسوں کے ذریعے خریدا جا سکتا ہے چاہے وہ کسی کی ہی کیوں نہ ہو۔وہ بولی اس کے لہجے سے نفرت صاف واضح ہو رہی تھی۔اسکی بات سن کر وہ دونوں خاموش ہو گئیں۔وجہ وہ دونوں بھی جانتی تھیں۔۔

غازی کہاں ہے؟آج کل نظر نہیں آرہا۔کنزہ بیگم نے پوچھا۔

خالہ نوکری لگ گئی ہے نہ تو بس وہی مصروف ہیں۔۔ماہ نور بولی۔

ماشاءاللہ۔کامیابی نصیب ہوں میرے بچے کو اسے کہنا چکر لگائے خالہ یاد کر رہی ہے۔وہ شفقت سے بولی۔

جی کہہ دوں گی اب میں چلتی ہوں۔یہ کہہ کر وہ مشعل سے ملنے لگی۔

کتنی دیر لگادی تم نے ہم سب نکلنے لگے تھے۔۔عجوہ بیگم فریال سے ملتے ہوئے بولی

۔

بس فلائٹ لیٹ ہو گئی نہ میری اس میں کیا غلطی۔وہ معصومیت سے بولی۔

اسکا چہرہ دیکھ کر انھیں بہت پیار آیا۔

بیگم !اب آجائیں کافی ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔ارشاد صاحب کی آواز آئی۔

آرہی ہوں۔عجوہ بیگم نے جواب دیااور فریال سے ملتے ہوئے نکل گئیں۔

www.novelsclubb.com

سب گھر والے کدھر کوئی بھی نظر نہیں آرہا۔فریال بولی۔

تمہاری آمد کا ان کر بھاگ گئے۔زہرام نے جواب دیا۔۔۔

آپ بھی مذاق کرتے ہیں۔اس نے ٹھوڑی پر انگلی رکھ کر مزاقیہ لہجے میں بولا۔

اسکی بات سن کر اسکے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔

اچھا بتاؤ نہ کہاں ہیں سب؟؟اس نے دوبارہ پوچھا۔

شافع زرنیش کو لینے گیا ہوا ہے۔رافع انٹرویو دینے گیا ہے۔

شموئل بھائی آفس میں ہیں۔۔

چچا چچی حیدر آباد ہیں۔دادا گاؤں گئے ہوئے اور امی ابو تمہارے سامنے خالہ کی عیادت کے لیے چلے گئے۔اس نے ڈیٹیل بتائی۔

ہمم چلو میں ریسٹ کر لو تھک گئی ہوں۔وہ بولی اور کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

شافع! یہ کہاں سے لے جا رہے ہو تم مجھے۔زرنیش تلملا کر شافع سے بولی جو مزے سے گاڑی چلا رہا تھا۔

ایڈونچر۔۔۔یہ کہتے ہوئے اس نے اس چھوٹے سے محلے کی تنگ گلیوں میں داخل ہو گیا۔وہ جیسے ہی ایک گلی میں مڑا گاڑی ایک لڑکی سے ٹکرا گئی۔

اوہ نو!زرنیش گاڑی سے باہر نکلی۔

اس کے پیچھے شافع بھی منہ بناتا نکل پڑا۔

ماہ نور جو اپنے گھر کی طرف جا رہی تھی اپنی گلی میں داخل ہوتے ہی اس گاڑی سے ٹکرا گئی۔۔۔۔

آپ ٹھیک تو ہے نہ۔زرنیش نے پوچھا۔

ماہ نور کے پاؤں میں موچ آئی تھی اور بازو میں خراشیں آئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

اوہ کم۔آن سسٹر ان لوگوں کے لیے یہ سب کامن ہے۔ان لوگوں کے ساتھ روز کوئی نہ کوئی حادثہ ہوتا رہتا ہے اور یہ کوئی اتنی بڑی چوٹ نہیں

۔لیکن۔۔۔۔۔۔۔۔یہ کہہ کر اس نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا اور کچھ پیسے نکالے

اور اسکی طرف پھینک دیے۔۔۔۔۔۔زرنیش یہ سب ایک خاموش تماشائی کی طرح دیکھ رہی تھی۔شافع نے اسے پکڑا گاڑی میں بٹھایا اور زن کر کے گاڑی کو وہاں سے لے گیا۔

اوئے انور! وہ شخص بھاگا بھاگا آیا اور اس شخص کو مخاطب کیا جو منہ میں سیگرٹ دبائے بیٹھا تھا۔۔۔۔۔۔

اسکی پکار سن کر اس نے آنکھیں کھولیں۔لال آنکھیں۔

انکھوں کے گرد حلقے۔چہرے پر بڑھی ہوئی پونچھیں اسے خوفناک بنا رہی تھیں۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں بول۔۔۔۔وہ بھاری بھر کم لہجے میں بولا۔

تو ادھر بیٹھا ادھر تیری منگ کو وہ فیروز بیاہ لے گیا۔۔۔۔۔

اسکی بات سن کر طیش میں آگیااور اسکا گریبان پکڑ لیا۔

پتہ بھی ہے کیا بکواس کر رہا ہے۔وہ غرایا۔

ج۔جی ابھی دیکھ کر ایا ہوں۔وہ ملک سائیں کی محفل میں ان دونوں کا نکاح ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ گھبرا کر جلدی جلدی بولا۔

اس ملک سائیں کی تو ایسی کی تیسی۔۔۔وہ اسکو دھکا دے کر بولا۔۔۔

اب دیکھے گا یہ گاؤں انور کی غیرت۔۔۔۔۔۔۔

وہ چلا کر بولا۔

انکھوں میں قہر تھا۔

www.novelsclubb.com

کس بات کا غرور ہوتا ہے ان بڑے لوگوں کو کہ ان کے پاس پیسہ ہے۔اسی لیے یہ ہم جیسے انسانوں کو انسان نہیں سمجھتے۔شاید مشی ٹھیک کہتی ہے۔پیسہ ہی سب کچھ

ہوتا جس کے پاس پیسہ ہے وہی سب کچھ ہے۔وہ بادشاہ ہے۔وہ جو چاہے وہ خرید سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ گھٹنوں میں سر دیے۔بیٹھے انھی سوچوں میں گم تھی۔۔

کمرا اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔اس کے ذہن میں یہی سوچیں گردش کر رہی تھیں ۔

دروازہ کھولا اور عافیہ بیگم اندر داخل ہوئیں۔۔۔۔

تجھے کچھ عقل بھی ہے مغرب کا وقت ہے اور تو یہ گھپ اندھیرا کیے بیٹھی ہے۔یہ کہتے ہوئے انھوں نے کمرے کی لائٹیں جلائیں۔

جب تقدیر میں ہی اندھیرا ہو تو ان اندھیروں سے کیا فرق پڑتا ہے۔وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔

عافیہ بیگم اس کی آواز سن کر پلٹی اس کے پاس آئیں اس کے چہرے کو دیکھا آنسو کے نشان گالوں پر لکیر کی طرح تھے۔

کیا ہوا چندا کیوں مایوسی کی باتیں کر رہی ہے۔ چل میرا بیٹا اٹھ اور رب کے سامنے سجدہ کر اور اس کا شکر ادا کر۔۔ وہ پیار سے بولیں۔

امی کس بات کا شکر ادا کروں کہ اس نے ہمیں غریب پیدا کیا۔ ہر چیز ہمیں ہمیں تڑپ تڑپ کر ملتی ہے۔ دال روٹی کھانے کو ملتی مہینہ دو مہینہ گزر جاتا ہے تب کہیں جا کر گوشت دیکھنے کو ملتا ہے۔ امی یہ ناانصافی کیوں؟ اللہ نے کچھ لوگوں کو اتنا دیا ہے لیکن وہ شکر نہیں کرتے تو ہمیں کیا ملا ہے جو ہم شکر ادا کریں۔ وہ رندھی آواز میں بولی اسکی آواز میں کرب ہے۔

www.novelsclubb.com

عافیہ بیگم کو تشویش ہوئی۔

طبیعت ٹھیک ہے تیری۔ کیا ہوا ہے کیوں ایسی باتیں کر رہی ہے۔۔ وہ اسے ہلا کر بولی۔۔

امی کچھ نہیں حقیقت معلوم ہو گئی۔ امی یہ تو بتائیں۔ اللہ آزمائش امتحان اور آنسو کیوں دیتا ہے اور صرف ہمیں ہی کیوں دیتا ہے۔ ان بنگلوں میں رہنے والوں کے لیے کیوں نہیں ہوتی۔ وہ انکی آنکھوں میں جھانک کر بولی آنسو ابھی بھی آنکھوں چھلک رہے تھے۔

اللہ امتحان دیتا تاکہ تم صابر بنو۔

آزمائش میں ڈالتا تاکہ شکر گزار بنو۔

آنسو دیتا ہے تاکہ تمہارا دل صاف ہو۔

لیکن وہ چپ بھی کرواتا ہے تاکہ اس پر یقین رکھو۔

www.novelsclubb.com

ان بنگلوں والوں کے لیے ان کے بنگلے ہی آزمائش ہوتے ہیں اور ہمارے لیے ہمارے یہ آنسو اور صبر ہی بخشش کا سامان ہے۔۔۔۔

وہ اس کا ماتھا چوم کر بولیں۔

اور ہر بات کو دل پر نہ لگایا کر چل جھلی نہ ہو تو۔انھوں نے اس کے سر پر ہلکی سی چپت لگا کر کہا۔۔

انکی بات سن کر وہ مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

Copy paste strictly prohibited

#زندگی افسانہ ہے۔

#از قلم عمارہ_نوید

#دوسری_قسط

زرنیش آپا کیوں ناراض ہو رہی ہیں۔میں نے اب کوئی انوکھی بات نہیں کی تھی۔وہ اس کے پیچھے پیچھے گھر میں داخل ہوا۔

اوہ شٹ اپ شافع !تم نے ایسی بات نہیں کی۔جانتے ہو ہمارے الفاظ اکثر لوگوں کو وہ اذیت دیتے ہیں۔جو بڑے بڑے ہتھیار بھی نہیں دیتے۔کیا تم جانتے ہو تمھارے الفاظ نے اسکو کتنی تکلیف اذیت دی ہو گی۔وہ بولی۔

نہیں شافع تم نہیں سمجھ سکتے۔کیونکہ تم کبھی ایسے مراحل سے گزرے ہی نہیں۔

انسان کبھی بھی کسی کا درد تب تک نہیں سمجھ سکتا جب تک وہ محسوس نہ کر لے۔

لیکن۔۔۔۔۔۔۔۔یہ کہہ کر وہ رکی۔

لیکن پھر بھی اسکو اپنا رد بڑا لگے گا۔وہ ٹھہر کر بولی۔

اسکی بات پر اسے واقعی شرمندگی ہوئی۔۔

سوری۔وہ سر جھکا کر بولے۔

مجھے کیوں سوری کر رہے۔۔۔۔

شافع اگر کوئی مجھے بولے کہ میں ایک ہاتھ سے معذور ہوں تو تم کیا کر لو گے۔وہ اس کے جھکے سر کی طرف دیکھ کر سوالیہ لہجے میں بولا۔

میں اسکا نہ توڑ دوں گا۔وہ چلایا۔

کیوں وہ تو سچ کہہ رہا ہے میں ایک ہاتھ سے معذور ہوں میں اپاہج ہوں۔اس کے لہجے میں لرکھڑاہٹ واضح تھی۔

لیکن آپا اس میں آپکا تو کوئی قصور نہیں وہ تو صرف حادثہ اور یہ تو اللہ کی حکمت ہے ۔وہ اسکی طرف دیکھ کر محبت بھرے لہجے میں کہا۔

واہ شافع بات مجھ پر آئی تو اللہ کی حکمت۔۔۔۔۔

اسی طرح غریب ہونا اسکا قصور نہیں اللہ کے کام ہیں اور تم وعدہ کرو آج کے بعد کسی کو بھی یوں نہیں بولو گے۔وہ نظریں اٹھا کر اس کے چہرے کی طرف دیکھ کر بولی۔جہاں شرمندگی واضح تھی۔

میں نہیں کرونگا۔وہ جھکے سر کے ساتھ بولا۔

اسکی بات سن کر وہ مسکرائی۔۔

شام کے سائے ڈھلنے لگے۔رات کی چاندنی ہر سو پھیلنے لگی۔وہ ابھی بھی خوب خرگوش کے مزے لے رہی تھی۔کمرہ گہری تاریکی میں ڈوبا ہوا۔

کمرے کا دروازہ کھلا اور وہ اندر داخل ہوئی

کمرے کے سوئچ بورڈ سے اس نے کمرے کی لائٹس اون کی۔

اٹھ جاؤ بھئی کتنا سونا ہے۔زرنیش نے اسے جگایا۔

اممممم۔۔۔ابھی تو میں سوئی تھی۔وہ نیند میں کروٹ لے کر بولی۔

میڈم رات کے آٹھ بج گئے ہیں۔وہ کمر پر ہاتھ ٹکا کر بولی۔

اسی بات سن کر وہ اس نے آدھی بند آنکھیں کھولیں اور گھڑی کی جانب دیکھا تو واقعی آٹھ بج گئے تھے۔

اوہ نو! میں اتنی دیر سو کیسے گئی۔یہ کہتے ہوئے وہ ہڑبڑی میں کہہ کر اٹھی۔۔

آرام سے بہن۔۔۔۔۔۔۔زرنیش اسکی جلد بازی دیکھ کر بولی۔

تم فریش ہو کر آؤ میں تب تک کھانا لگاتی ہوں۔زرنیش اس کے کندھے پر تھپکی دے کر باہر چلی گئی وہ بھی باتھ روم میں چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

اس وقت وہ سب لاؤنج میں بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔

مجھے تو ابھی بھی یقین نہیں آرہا کہ شافع نے میرے لیے یہ خوبصورت گھڑی خریدی وہ بھی اپنے پیسوں سے۔فریال بولی۔

یقین تو مجھے بھی نہیں آرہا۔زرنیش بولی۔

اس سے پہلے شافع کوئی جواب دیتا۔

رافع آگیا۔

السلام علیکم !کیا ہو رہا؟وہ صوفے پر گر کر ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے ہوئے بولا۔

یقین دلایا جا رہا ہے۔زہرام بولا۔

اس پر رافع نے سب کی طرف دیکھا فریال پر نظر پڑتے ہی وہ چونک گیا۔

www.novelsclubb.com

تم۔تم کب آئی۔اس نے پوچھا۔

کچھ گھنٹوں پہلے۔اس نے رسمی طور پر جواب دیا۔

رافع نے ایک مکمل نظر اس پر دوڑائی

اورنج پلین سوٹ کندھوں کے گرد اچھی طرح لپٹی شال جس کے اوپر نہایت نفیس کام ہوا تھا اس کی شخصیت کو اور نکھار رہی تھی۔

اس کی نظر اس کی کلائی پر بندھی گھڑی پر پڑی۔

اور اسے سیکینڈ کے ہزارویں حصے میں پہچان گیا۔

یہ گھڑی!۔وہ بولا۔

مر گئے۔چل شافع بیٹا کٹ لے ادھر سے۔شافع منہ میں بڑبڑایا۔

اوہ یہ گھڑی یہ تو مجھے شافع نے دی ہے۔پیاری ہے نہ۔وہ گھڑی کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

بہت۔۔۔اس کے لیے تو اسے شاباشی ملنی چاہیے۔وہ آستین چڑھاتے ہوئے دانت پیس بولا۔

اس کی نظر چپکے سے اوپر جاتے شافع پر پڑی۔

وہ تیزی سے اس کے پیچھے بھاگا۔

اس سے پہلے وہ کمرے کا دروازہ لاک کرتا وہ اندر داخل ہو گیا۔

تجھے شرم نہ آئی یہ کرتے ہوئے بے حیا انسان بھائی کی چیزیں دوسروں کو دیتے ہوئے تجھے کیا لگا مجھے معلوم نہیں ہو گا۔رک تجھے بتاتا میں یہ کہہ کر اس نے شافع کو بیڈ پر دھکا دیا اور تکیے سے اسے مارنے لگا۔

رک رک با۔۔بات تو سن میری مجھے۔۔وہ بولا۔

کچھ نہیں سننا۔وہ اسے مارتے ہوئے دیکھا۔

کچھ سیکنڈز بعد اس نے محسوس کیا شافع کے جسم میں کوئی حرکت نہیں ہو رہی۔وہ ٹینشن میں آ گیا۔

www.novelsclubb.com

شافع۔شافع !اس نے اسے ہلایا۔

وہ ایک طرف ڈھلک گیا۔

اس سے وہ سکتے میں آ گیا۔

شافع میرے بھائی میری جان اٹھ۔تجھے پتا ہے نہ کہ می۔ تیرے بغیر ادھورا ہوں

۔وہ اسے ہلاتے ہوئے بولا۔

شافع سے اور برداشت نہ ہوا وہ آنکھیں کھول کر بولا۔

بھائی دوسرے کی بھی سن لیتے۔

رافع حیرانی سے اسکی طرف دیکھا اور اسے دھکا دے کر بولا۔

جان نکال دی تھی میری۔اس نے اسے کھینچ کر خود سے لگایا۔

میں نے فریال کع نہیں نکالا۔وہ شرارتی لہجے میں بولا۔دفعہ ہو۔رافع اسے کہنی

مارت ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

ویسے لوگ اپنی محبوبہ لے لیے جان بھی قربان کر دیتے تو ایک گھڑی کے لیے رو رہا پچ پچ۔ بہت بری بات ہے۔ شافع آنکھیں بند کر کے شہادت کی انگلی کو نفی میں ہلاتے ہوئے بولا۔

خدا تجھ جیسا بھائی کسی کو نہ دے۔ رافع چڑ کر بولا۔

اور تجھ جیسا بھائی سب کو دے تاکہ انھیں بھی میرے دکھ کا اندازہ ہو۔ شافع گہری سانس لیتے ہوئے بولا۔

اس کی بات پر رافع صرف سر ہلا سکا۔

**********

وہ بیڈ پر لیٹے پنکھے کو گھور رہی تھیں۔ آج نیند انکی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔

کروٹ لے کر انھوں نے اپنی بیٹی کو دیکھا

دبلی پتلی عام سے نین نقوش تراشے ہوئے باریک ہونٹ۔ گھنی پلکیں۔

حالات نے اسے وقت سے پہلے بڑا کر دیا تھا۔انھیں اس کو دیکھ کر بہت دکھ ہوا۔

ہمیں اس حال میں پہنچانے والوں کو کبھی معاف نہیں کرو نگی۔انکو کبھی معافی نہیں ملے گی۔

اس وقت وہ کتنے سکون کی زندگی گزار رہے ہیں مگر خدا کی لاٹھی بے آواز ہے۔دیکھنا اسکا حساب کیسا ہو گا۔انکا انجام دیکھنا تم۔وہ اس کو دیکھتے ہوئے سوچ رہی تھیں۔

**********

ہر طرف اسٹوڈنٹس کا رش تھا سب کع لسٹ میں اپنا نام دیکھنے کا شوق تھا۔

افففففف یار اتنے لوگ کہیں چائنہ کی آبادی تو نہیں۔ماہنور بولی۔

www.novelsclubb.com

تم نے ہی پھنسایا ہے مجھے یہاں اور دوسری میری اماں نے۔پتہ نہیں کیا شوق ہے انہیں مجھے پڑھانے کا۔

ایک منٹ مجھ کو نام دیکھنے دے۔

ماہنور اچک کر نام دیکھنے لگی۔

پہلے نمبر پر۔۔۔۔۔۔۔۔

فریال یوسف۔۔۔

دوسرے نمبر پر شافع نشاط۔

تیسرا کس کا ہے۔۔۔۔۔۔

رافع ارشاد۔۔۔۔۔۔۔

چوتھا نام ہے۔۔

مشعل مصطفیٰ

www.novelsclubb.com

اوئے مشعل تیرا چوتھا نام ہے۔۔۔

مشعل اسکی بات سن کر حیران ہو گئی۔

اس نے پوری لسٹ چھان ماری۔۔۔

مگر اسکا نام کہیں بھی نہیں تھا۔

شکر الحمدللہ۔اس نے سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

اب کیا کرنے کا ارادہ ہے۔ مشعل نے ہو چھا۔

کچھ نہیں یار اکیڈمی کی طرف سے ایک ٹیوشن کی آفر ہوئی ہے وہی جاؤں گی آج پہلا دن ہے اور ویسے بھی میرا اب یہاں پڑھنے کا ارادہ بھی نہیں تھا۔ جتنا پڑھ لیا اتنا ہی سہی ہے۔

چلو بیسٹ آف لک۔ مشعل نے کہا۔

www.novelsclubb.com

**********

اوہ مائی گوڈ واؤ میری فرسٹ پوزیشن آئی ہے مجھے تو ابھی بھی یقین نہیں آرہا پنجاب یونیورسٹی جہاں پڑھنا خواب لگتا تھا۔اب وہ حقیقت بننے جارہا۔فریال کے لہجے میں خوشی واضح تھی

میڈم ادھر ہم بھی آپ کے ساتھ ہیں۔شافع بولا جو پچھلے آدھے گھنٹے سے اس کے ڈائلاگ سن رہا تھا۔

ہاں تو میں منع کب کیا مسٹر شافع نشاط۔وہ بولی۔

ویسے فریال ایک بات تو بتاؤ تمہیں اس یونیورسٹی میں پڑھنے کا شوق کیوں تھا ملتان میں بھی تو اچھی اچھی یونیورسٹیز ہیں۔شافع نے پوچھا۔

پتہ نہیں لیکن یہ یونیورسٹی ہمیشہ مجھے اپنی طرف کھینچتی ہے یہاں کچھ ایسا تو ہے۔ جب بھی خیال آتا تو اسی یونیورسٹی کا۔

میری ماما بھی اسی یونیورسٹی میں پڑھی بابا بھی اس وجہ سے مجھے اس سے لگاؤ ہے۔وہ ایک سحر میں کھو کر بولی۔

ہمممم یعنی تم اس یونیورسٹی میں اپنا ہم سفر ڈھونڈنا چاہتی یو۔وہ بولا۔

افففف شافع تم کبھی نہیں سدھر سکتے۔فریال اسکی بات سن کر بدمزہ ہو گئی اور وہاں سے چل پڑی۔

ارے میں نے کیا کہا۔شافع بھی اسکی پیچھے چل پڑا۔

وقت ان لوگوں کو پھر اسی جگہ لے آیا جہاں سے شروع ہوئی تھی ایک داستان محبت لیکن اسے نظر لگ گئی۔کیا وہ راز کھلنے جا رہے ہیں جن کو ان بچوں سے چھپا کر رکھا گیا۔کیا یہ لوگ ذریعہ بنے گے بچھڑے لوگوں کے ملاپ کا۔کیا ہو گا کوئی نہیں جانتا سوائے وقت کے۔

*******)**********\\\\\

ٹنگ ٹنگ ! ! وہ پچھلے پانچ منٹ سے گھر کی بیل بجا رہی تھی مگر دروازہ ابھی تک نہیں کھلا تھا۔

کیسے لوگ ہیں عجیب۔وہ خفت زدہ ہو کر بولی۔

ایکسیوزمی ! اس سے پہلے وہ دوبارہ بیل بجاتی۔ایک مردانہ آواز اا کے کانوں میں پڑی۔

جی

اس نے مڑ کر دیکھا وہاں ایک خوبصورت نوجوان کھڑا تھا۔

جی؟ وہ بولی۔

www.novelsclubb.com

آپ کوں ہیں اور اس گھر کی بیل کیوں بجا رہی ہیں اس نے اسکا بھرپور جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

جی میں اکیڈمی کی طرف سے آئیں ہوں مجھے کہا گیا تھا کہ یہاں ٹیوشن کی ضرورت ہے لیکن یہاں تو دروازہ ہی نہیں کھل رہا۔وہ بولی۔

آپ مس ماہنور تنویر ہیں؟اس نے پوچھا۔

جی لیکن آپ کو کیسے پتا۔وہ حیران ہو کر بولی۔

جی میرا نام تابش آفندی ہے۔یہ میرا ہی گھر ہے اور وہ بچے میرے بھتیجے بھتیجین ہیں جو آج تو گھر پر نہیں ہیں۔لیکن آپ اندر آیئے۔وہ بولا۔

لہجے اور شکل سے تو خوش اخلاق لگ رہا ہے آگے کا معلوم نہیں۔اس نے دل میں سوچا۔

www.novelsclubb.com

نہیں شکریہ چلنا چاہیے۔وہ یہ کہہ کر وہاں سے چلی گئی۔

وہ بس اسے جاتا ہوا دیکھ سکا۔

**********

دیکھ جمشید! تجھے بھی ہمارے گھر کی روایات کا پتا ہے یہاں منگ منکوحہ کی حیثیت رکھتی ہے تو نے پوری برادری میں منہ کالا کر دیا۔ ساجد بولا۔

بھائی صاحب میں مجبور تھا۔

ارے چچا کیوں بہانے لگا رہا ہے پورے گاؤں کو پتا ہے اصل بات۔ انور نے منہ سے پان تھوکتے ہوئے کہا۔

تجھے بڑوں سے بات کرنے کی تمیز نہیں۔ جمشید بولا۔

ارے چچا عزت اور تمیز کی بات تو تو چھوڑ۔ اپ بتا کیا کرنا ہے۔ انور ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بولا۔

www.novelsclubb.com

میری بیٹی کی رخصتی ہو گئی ہے وہ اب شادی شدہ ہے جائیں یہاں سے آپ لوگ ۔ جمشید کڑک لہجے میں بولا۔

اری او جمشید۔ تو نے ہمارے بیٹے پر اس کسان کو فوقیت دی۔ ارے کہاں میرا بیٹا اور کہاں وہ کسان کا خون۔ بیٹی کو راج کرانے کی بجائے تو بے اسے کام والی بنا دیا۔ عقل کہاں گئی تھی تیری۔ ساجد دوبارہ بولا

بھائی صاب جب میری بیٹی کو کوئی اعتراض نہیں تو آپ لوگوں کو کیوں مسئلہ ہو رہا ہے میری بیٹی وہاں شادی کرنا چاہتی تھی میں نے کروادی۔ وہ طمانیت سے بولا۔

ارے توبہ کیسا دور ہے بے حیائی کا بیٹی سے کون پوچھ کر شادی کرواتا۔ ساجد کانوں کو ہاتھ لگا کر بولا

کیوں اسکی شادی تھی نہ تو اس سے پوچھ کر ہی ہونی تھی اب جائیں یہاں سے آپ لوگ۔ اسکی برداشت ختم ہو گئی اور وہ چلا کر بولا۔

انہہ ایک تو چوری اوپر سے سینہ زوری۔ چل انور یہاں تو خون ہی سفید ہیں۔ ساجد یہ کہہ کر چلا گیا۔

جمشید سر پکڑ کر رہ گیا۔

**********

مشی کیا کر رہی ہو۔ کنزہ بیگم نے اسے جاگتے ہوئے دیکھا۔

کچھ نہیں امی نیند نہیں آ رہی تھی تو بس کتاب لے کر بیٹھ گئی۔

امی دل بے چین ہو رہا کل پہلا دن ہے۔ مانو بھی ساتھ نہیں اماں میں کیا کروں گی گھبراہٹ ہو رہی ہے۔

بیٹا گھبرانا نہیں اور میری بات یاد رکھنا وہاں بہت سے لوگ ہونگے کسی سے زیادہ دوستی رکھنے کی ضرورت نہیں۔ میں نہیں چاہتی جو غلطی میں نے کی وہ تم بھی کرو۔

ہمم امی مجھے معلوم ہے۔ آپکو مجھ پر یقین رکھنا ہے اور میں وعدہ کرتی لوں آپکا اعتبار کبھی نہیں توڑوں گی۔

www.novelsclubb.com

شافع، رافع۔ جلدی چلو آج پہلا دن ہے اور تم لوگوں کی وجہ سے مجھے بھی دیر ہو جائے گی۔ آج پہلا دن ہے اور تم لوگوں کی تیاریاں ہی مکمل نہیں ساری رات کر کیا رہے تھے۔ وہ بولی۔

کم ڈاؤن مائی سسٹر! رات کو تو ہم سو رہے تھے۔ اینڈ ہم دونوں ریڈی ہیں وہ دیکھو رافع بھی آ گیا۔ لیکن آپکے بڑے ماسٹر صاحب نہیں آئے۔۔۔۔ شافع اس کے سامنے آ کر بولا۔

ماسٹر صاحب؟؟؟؟ فریال نے نا سمجھی سے کہا۔

جی لیجیئے۔۔

باادب ہوشیار۔۔۔۔۔۔۔۔ اور کیا ہوتا ہے؟ شافع نعرہ لگاتے ہوئے روکا اور پوچھا۔

اسکی اس حرکت سے رافع بدمزہ ہوا۔

ماسٹر صاحب باہر ہیں چل اب نکل۔وہ بولا اور اسے گردن سے پکڑ کر باہر لے گیا۔

ملیئے ہمارے نیو ماسٹر صاحب سے۔شافع سیلیوٹ کر کے بولا۔

شافع اگر تم نے اب کچھ الٹا سیدھا بولا تو تمہاری یہی پریڈ کرواں گا محلے کے سب بچوں کو اکٹھا کر کے۔زہرام نے اسے کہا۔

اوکے۔چلو کھڑے کیوں ہو۔شافع فریال اور رافع کو دیکھ کر بولا جو اپنے مسکراہٹ دبا رہے تھے

**********

www.novelsclubb.com

تیز تیز قدم بڑھائے وہ یونیورسٹی کی طرف بڑھ رہی تھی۔

پہلا دن ہے مانو بھی ساتھ نہیں پتا نہیں کیا ہو گا کیسے کیسے لوگ ہونگے بہت امیر امیر گھر کے بگھڑے بچے ہونگے۔میں کیا کرونگی۔۔وہ یونیورسٹی کی طرف دیکھتے ہوئے سوچ رہی تھی۔

سوچو میں وہ اتنی محو تھی سامنے سے آتی گاڑی کو دیکھ نہ پائی اور اس سے ٹکراتے ٹکراتے بچی۔

ہیلو میڈم! سڑک پر چلتے ہوئے اپنی نظریں سڑک پر مرکوز رکھیں۔زہرام گاڑی سے باہر جھانک کر بولا۔

اسکی بات میں چھپا طنز مشعل کو بخوبی سمجھ آیا۔

وہ اسکی طرف دیکھے بغیر گزر گئی۔

زہرام کی نظروں نے دور تک اسکا پیچھا کیا۔

**********

زرنیش اپنے لیے چائے کا کپ بنا کر لاؤنج میں داخل ہو رہی تھی اچانک اسکی ٹکر شموئل کے ساتھ ہو گئی اور چائے کے داغ شموئل کی سفید شرٹ پر لگ گئے۔

سو سوری شموئل بھائی۔زرنیش گھبرا کر بولی۔

تم ہمیشہ دوسروں کا کام برباد کیوں کرتی ہو۔ تمہیں ہمیشہ وہ کام کرنے کا کیوں شوق کوتا ہے جو تمہارے لیے بنا ہی نہیں۔

زرنیش تمہاری اسی حرکت کی وجہ سے کسی نے اپنی جان گنوادی۔وہ سخت لہجے میں بولا۔

اسکی اس بات پر اس نے سر اٹھا کر دیکھا آنسو نکلنے کے لیے بے تاب تھے۔

www.novelsclubb.com

مگر سامنے والا تو پتھر کا تھا۔ جس پر کچھ اثر نہیں کرتا۔

اس کے الفاظ زرنیش کے لیے بہت تکلیف دہ تھے۔

مگر اسے کیا فکر ان باتوں کی۔

وہ وہاں سے چلا گیا۔

کیوں مجھے ایسے۔کاش وہ حادثہ نہ ہوا ہوتا تو آج میں یوں اپنی دوست اور بازو سے محروم نہ ہوتی ساری غلطی میری تھی۔زرنیش نے سوچا آنسو جو آنکھوں میں بے تاب تھے وہ چھلک کر گالوں پر آ گئے۔

**********"**********

ہائے !کیا میں یہاں بیٹھ سکتی ہوں۔فریال نے مشی سے کہا جو کینٹین میں بیٹھی کتاب پڑھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے سر اٹھا کر دیکھا اور دوبارہ کتاب پڑھنے لگ گئی۔

فریال کندھے اچکا کر بیٹھ گئی۔

میرا نام فریال یوسف ہے۔۔۔۔۔۔۔۔وہ بولی۔

مشی نے اسکی طرف دیکھا۔

مشعل۔۔۔۔ مشعل مصطفیٰ۔اس نے جواب

نائیس نیم کون سے ڈیپارٹمنٹ سے ہیں۔۔اس نے دوبارہ پوچھا۔

آرٹس۔وہ مختصر سا جواب دے کر بولی۔

میں انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ سے۔۔۔۔۔وہ بولی۔

اسکی بات سن کر وہ مسکرائی۔

اتنے میں فریال کے فون ٹون بجی اس نے دیکھا میسج تھا۔

اس نے مشی کی طرف دیکھ کر کہا اچھا چلتی ہوں میرے کزنز ڈھونڈ رہے ہے دوبارہ ملاقات ہوتی۔

یہ کہ کر وہ طلی گئی۔

مشعل دوبارہ اپنے کتاب پڑھنے میں مصروف ہو گئی۔

**********

تو آپ ہیں ماہ نور۔۔۔۔آئے میں آپکو نگہم اور آریز سے ملواتی ہوں۔ مسز سہیل ماہنور کو اندر لاتے ہوئے بولیں۔

ماہنور نے انکا بھرپور جائزہ لیا۔

خوبصورت سی ساڑھی پہنے جس کے بارڈر اور بازوؤں پر نفیس کام ہوا تھا۔

باب کٹ سٹائل میں کٹے بال۔۔انکی شخصیت کو چار چاند لگا رہا تھا۔

یہ لیں آ گئے بچے۔۔۔۔۔۔اس نے آریز اور نگہم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اس نے دیکھا دونوں کیوٹ کیوٹ بچے چھوٹے چھوٹے بیگ پکڑے اسکی طرف محبت سے دیکھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

ماہنور نے انکی طرف دیکھ کر اسمائل کی۔

بچے بھی مسکرائے۔

بچو جاؤ آپ نیو ٹیچر کے ساتھ۔ مس ماہنور آپ سے پھر کبھی فرصت سے بات ہو گی ابھی مجھے جانا ہے یہ کہہ کر وہ چلی گئیں۔

ماہنور بچوں کے ساتھ ڈرائنگ روم میں آ گئی۔

تو بچوں آپ لوگ ایک ہی کلاس میں پڑھتے ہو؟اس نے پیار سے پوچھا جس پر دونوں نے سر ہلایا۔

تو پہلے آپ لوگوں نے کون سا ہوم ورک کرنا ہے۔

اردو کے محاورے۔آریز بوکا۔

تو چلیں نکالیں۔وہ بولی۔

www.novelsclubb.com

**********

السلام علیکم !تابش نے کمرے میں داخل ہوتے کوئے کہا۔

ماہنور جو بے نیازی سے بچوں کو پڑھا رہی تھی ایک دم سیدھی ہوئی اور دوپٹہ سر پر اوڑھا۔

تابش کی نظروں سے یہ حرکت چھپی نہ رہ دکی اس کے چہرے پر ایک دھیمی سی مسکراہٹ آئی۔

مس تنویرا گر آپ فری ہیں تو چلیں میں آپکو ڈراپ کر آؤں۔ وہ ماہنور کو براہ راست مخاطب کرتے ہوئے بولا

جی میں خود چلی جاؤں گی۔

آپ ہمارے گھر آئیں ہیں اب یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ آپکو بحفاظت آپ کے گھر پہنچائے۔ وہ اسکی طرف دیکھ کر فارمل لہجے میں بولا۔

اسکی بات پر اسنے سر جھکا لیا۔ وہ اس کے اس طرح دیکھنے پر نروس ہو رہی تھی۔

میں پانچ منٹ میں آرہا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

اس کے جانے کے بعد اسنے سکھ کا سانس لیا۔

**********

السلام علیکم ماما کیسی ہیں آپ۔فریال نے فون کان سے لگاتے کوئے کہا۔

وعلیکم السلام کیسی یو اور کیسا رہا آج کا دن میری بیٹی کا۔رحمہ بیگم دوسری طرف سے بولیں۔

بہت اچھا بہت بڑی یونیورسٹی تھی اور بہت مزہ آیا آپ بتائیں میرے بغیر کیسے کر لیتی ہیں گزارا۔بابا کیسے ہیں؟؟یاد نہیں آتی انکو میری۔وہ نروٹھے پن سے بولی۔

ایسا کچھ بھی نہیں سب تمہیں یاد کرتے۔وہ مسکرا کر بولی۔

www.novelsclubb.com

ارے!بس کرو پھپھو کو بھی تنگ کر رہی۔۔آدھے گھنٹے سے لگی ہوئی چلو آجاؤ کھانا لگ گیا ہے کھالو آکر۔شافع آکر بول اچھا ماما میں فون رکھتی آپ سے بعد میں بات کرتی۔وہ فون رکھتے یوئے بعلی۔

چلو۔فون رکھنے کے بعد وہ بولی۔

**********

ماہنور خاموشی سے گاڑی میں بیٹھی ہوئی تھی۔تابش گاڑی ڈرائیو کر رہا تھااور وقفے وقفے سے فرونٹ مرر سے اسے دیکھتا۔

مس تنویر آپکا گھر کیا مینار پاکستان ہے یا چڑیا گھر؟؟اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

ماہنور اسکی بات کا مفہوم نہیں سمجھی۔

جی کیا کہنا چاہ رہے ہیں آپ۔۔۔اس نے پوچھا۔

مطلب کہ مجھے آپکے گھر کا ایڈریس نہیں معلوم۔وہ بولا لہجے میں سنجیدگی واضح تھی

۔

www.novelsclubb.com

ماہنور اسکی بات سن کر بہت شرمندہ ہوئی اور ایڈریس بتایا۔

تابش نے چپکے سے اسے دیکھا ہلکا سا تبسم اس کے ہونٹوں پر بکھرا۔

**********

شام ڈھلنے کو تھی۔وہ ساحل پر کھڑا سمندر کا نظارا دیکھ کر رہا تھا اور ساتھ ساتھ سگریٹ کے کش لگا رہا تھا۔

اسکا ہم راز اور جانشین دوست اس کے پاس کھڑا افسردہ نگاہوں سے دیکھ کر بولا۔

تین سال ہو گئے ہیں اسے گئے ہوئے تو بھول کیوں نہیں جاتا اسے۔وہ بولا جبکہ وہ جواب جانتا تھا۔

تین سال تین سال، ! فائز میں کیسے زندہ ہوں ہوا سکے بنا۔کیوں چلی گئی اسے معلوم تھا عشق کی آخری حدود تک میں اسے چاہتا تھا۔میں رزنیش کو کبھی معاف نہیں کرونگا وہ زمہ دار ہے سب کی ساری غلطی اسکی ہے نہ وہ اتنی ضدی ہوتی نہ وہ اسے اس رات اپنے ساتھ لے کر جاتی نہ وہ حادثہ ہوتا وہ ہے قصوروار۔۔۔وہ سگریٹ کا

کش لگا کر بولا۔اس کے لہجے میں کیا نہیں تھا دکھ تھا اور نفرت تھی زرنیش کے لیے

۔

شموئل !زرنیش کا کیا قصور اس کا بھی تو ہاتھ۔۔۔۔۔۔ابھی اسکی بات مکمل نہیں ہوئی تھی کہ شموئل نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔فائز چپ کر گیا۔فائز جانتا اسے زرنیش کی حمایت میں کچھ کہنا پسند نہیں تھا۔

وہ سمندر کو دیکھتا ہوا سگرٹ کے کش لگا رہا تھا۔

اداس مت رہا کر۔فائز افسردہ لہجے میں بولا۔

تم اداسی کی بات کرتے ہو

www.novelsclubb.com

ہم زندگی اجاڑ بیٹھے ہیں۔💔

وہ طنزیہ مسکرا کر بولا

**********

شموئل بھائی دیکھیں مجھ کو چوٹ لگ گئی۔آٹھ سالہ روتی ہوئی زرنیش نے بارہ سالہ شموئل سے بولی۔

ارے میری گڑیا کو چوٹ لگ گئی۔دیکھاؤ۔شموئل نے پیار سے اس کا ہاتھ پکڑ کر دیکھا۔

تھوڑی سی چوٹ ہے ابھی میجک سے صحیح کر دیتا ہوں۔وہ آنٹمنٹ لگاتے ہوئے بولا

۔

اسکی بات سن کر وہ مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

دیکھو ٹھیک ہو گیا۔وہ ہنستے ہوئے بولا۔

زرنیش آہستہ آہستہ چلاؤ مجھے ڈر لگ رہا ہے۔وردہ ڈرتے ہوئے بولی۔

اوہ کم آن تم تو بھائی سے زیادہ ڈرتی ہو۔زرنیش رش ڈرائیونگ کرتے ہوئے بولی۔

ویسے بتاؤ نگی بھائی کو کہ ان کی دل عزیز منکوحہ رش ڈرائیونگ سے ڈرتی ہیں۔زرنیش اسکی طرف دیکھ کر شرارتی انداز میں بولی۔

وردہ کے چہرے پر گلابی رنگ دیکھ کر زرنیش اور موڈ میں آگئی۔

اوئے ہوئے میری پیاری بھابھی جان۔وہ وردہ کا گال کھینچتے ہوئے بولی۔

اسی اثنا میں سامنے ایک ٹرک آگیا وردہ نے زرنیش کو کھینچ کر خود سے لگایا گاڑی میں ایک دلخراش چیخ بلند ہوئی۔-------------------------------

اس نے آنکھیں کھولی۔خیالوں کی دنیا سے وہ باہر آئی۔

پرانی یادیں بھی کتنی خوبصورت ہوتی ہیں۔

www.novelsclubb.com

لوٹ آوا ے خوبصورت یادوں۔--------

مخلصی اور دوستی سے بھرے زمانے

کہاں کھو گئے ہیں وہ زمانے--------

لوٹ آؤ کہ بہت یاد آتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تھک گئے ہیں اس نفرتوں کے سائے میں جی کر

لوٹ آؤ کے بہت یاد آتے ہیں۔

وہ جان قربان کر دینے والے دوست۔۔۔۔۔۔۔

وہ خود سے زیادہ چاہنے والے رشتے۔۔

پرانی یادیں ہمیشہ خوبصورت ہی کیوں رہتی ہیں؟؟؟ یہ وہ سوال تھا جس کا جواب اس کے خود کے پاس بھی نہیں تھا۔

بعض اوقات ہماری زندگی میں ایسے حادثے کیوں رونما ہوتے ہیں جو ہمارے ہر دلعزیز رشتوں کو ہم۔سے دوع کر دیتے ہیں اور بدلے میں صرف دکھ دیتے ہیں ۔۔۔یہ وہ سوال تھے جس کا جواب وہ شاید کبھی تلاش نہیں کر پاتی۔

مگر شاید وہ یہ نہیں جانتی کہ ہر زخم کا مرہم ہوتا ہے۔

.**********

:ہم نے خود سے چھپا کے رکھا ہے

یار من کا.....خیال پوشیدہ!!!!

وہ ابھی اپنے کمرے میں آیا تھا۔ جیسے ہی وہ بیڈ ہر ریلکس ہو کر بیٹھا تو اس کی سوچوں کا مرکز ماہنور تھی۔

وہ کیوں اس کے بارے میں سوچ رہا تھا اسے خود بھی معلوم نہیں تھا۔

شاید اسے محبت ہو گئی تھی مگر وہ شاید اس بات کا اقرار نہ کرتا کیونکہ ابھی اس بات کا خود بھی یقین نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

تابش آفندی کا شمار ان مردوں میں ہوتا ہے جن کا اس بات پر یقین ہے کہ وہ محبت کا کوئی وجود نہیں یہ صرف فلمی اور ڈرامائی طور پر دیکھائی جاتی ہے۔

لیکن محبت تو اسے بھی ہو گئی تھی۔ پہلی نظر کی محبت وہ بھی ماہنور تنویر سے۔۔۔۔۔

کیا تابش آفندی کبھی اس بات کا اقرار کرے گا کہ اسے ماہنور تنویر سے محبت ہو گئی ہے

تیسری قسط۔

#زندگی_افسانہ ہے

#عمارہ_نوید۔

اس وقت رات کا اڑھائی بج رہا تھا۔ہر سو خاموشی تھی۔

نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ذہن صرف ایک شخص کو سوچنے میں مصروف تھا۔

www.novelsclubb.com

"تابش آفندی"

وہ دوسروں سے منفرد دکھنے والا انسان کیا واقعی اتنا منفرد ہو گا۔۔۔۔۔۔

نہیں! وہ بھی انہی بگھڑے امیروں میں شمار ہوتا ہے۔۔۔

پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتی۔

وہ دل اور دماغ کی جنگ میں پھسی ہوئی تھی۔

آخر تنگ آکر اس نے سونے کی کوشش کی جس میں وہ کامیاب بھی ہو گئی۔

**********

امی پانی۔۔۔ مشی نے پانی کا گلاس کنزہ بیگم کے آگے کرتے ہوئے کہا۔

شکریہ۔انہوں نے پانی کا گلاس لیتے ہوئے کہا۔

اور بتاؤ کیسا رہا کالج کا پہلا دن۔انہوں نے پوچھا۔

ہمم ٹھیک تھا۔وہ ڈوپٹے کو انگلی میں لپیٹتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

کنزہ بیگم نے اسکے چہرے کی مایوسی کو نوٹ کیا۔

کیا ہوا میرے بچے۔۔۔انھوں نے اسکا چہرہ اوپر کرتے ہوئے کہا۔

امی وہاں بہت بڑے گھر کے بچے تھے۔میں بہت گھبرا رہی تھی۔امی ایسا لگتا ہے جیسے غلطی سے میرا نام لسٹ میں آ گیا ہو۔وہ بولی۔

پگلی نہ ہو تو چل اعتماد کے ساتھ رہنا اور دوست کم بنانا اور وہ بنانا جو قابل اعتماد ہوں ۔وہ بولیں۔۔

مشعل انکا چہرہ دیکھتی رہی

**********

وقت کا کام ہوتا ہے گزرنا اور وہ گزرتا ہے آج مشعل کو اس یونیورسٹی میں دو مہینے ہو گئے تھے اس پورے وقت میں اس کی بات چیت صرف فریال سے تھی۔

فریال اور مشعل کی دوستی میں سب سے بڑا کردار فریال کا تھا۔مشعل بھی فریال کے خوش اخلاق سے متاثر ہوئی تھی۔۔۔

بادل آسمان کو اپنے قبضے میں لیے ہوئے تھے اور کچھ دیر بعد اس نے برسنا شروع کر دیا۔۔۔۔

مشعل یونیورسٹی کے اندر ہی تھی اور اس بات پر پریشان تھی کہ اب گھر کیسے جائے گی۔

مشی! کیا ہوا ابھی تک گھر نہیں گئی۔ فریال نے ہوچھا

نہیں وہ بارش۔۔۔۔اس نے یہ کہہ کر آسمان کہ طرف دیکھا جہاں کالے بادل ڈیرہ جمائے ہوئے تھے۔۔۔

اوہ تو آؤ میں تمہیں ڈراپ کر دیتی۔۔۔اس نے رسانیت سے کہا۔۔

www.novelsclubb.com

نہیں تمہیں پرابلم ہو گی۔ وہ انکار کرتے ہوئے بولی۔

ارے پرابلم کیسی۔ بلکہ مجھے کمپنی مل جائے گی آج میرے دونوں نالائق کزنز نہیں آئے۔ وہ اسکو دیکھ کر بولی۔۔

چلو اب زیادہ نخرے مت دیکھاؤ۔۔۔دو منٹ تک جب اسکو جواب موصول نہ ہوا تو وہ اسے بازو سے پکڑ کر لے گئی۔

****************

فریال ابھی تک نہیں آئی ہے۔رافع گھڑی کی طرف دیکھ کر بولا۔موسم بھی ٹھیک نہیں۔پریشانی لہجے سے واضح تھی۔

ہائے رے محبت میں دیوانے ہوئے لوگ۔۔شافع موبائل سے نظریں ہٹا کر بولا۔

شرم کرو وہ لڑکی ہے اور اس شہر میں اجنبی ہے۔۔۔

راستوں کا بھی معلوم نہیں۔رافع الفاظ چبا چبا کر بولا.

www.novelsclubb.com

ٹینشن نہ لے وہ فریاال ہے وہ اس کے لیے کچھ بھی ناممکن نہیں

وہ فریال کا نام لمبا کر کے بولا

تجھ سے بات کرنا ہی فضول ہے۔۔رافع یہ کہتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔

اس کے جانے کے بعد شافع اسنیپ چیٹ کے فلٹر سے چہرے کے زاویے بگاڑ کر تصویریں بنانے لگا۔۔

**********

آنٹی نیکسٹ ویک میری سالگرہ ہے آپکو اور مشی کو ضرور آنا ہے انکار مت کیجیے گا۔فریال کنزہ بیگم کے ہاتھ پکڑ کر بولی۔

اس کو کنزہ بیگم کا اخلاق بہت پسند آیا۔کنزہ بیگم کو بھی یہ چلبلی سی شرارتی سے فریال بہت اچھی لگی۔

ارے بیٹا!!۔

کوئی نہیں بیٹا کہہ رہی ہیں نہ انکار کی اب کوئی گنجائش نہیں۔۔۔۔فریال بات کاٹ کر بولی۔

اچھا بیٹا آئیں گے۔کنزہ بیگم مسکرا کر بولیں۔

فریال کچھ کہتی اس سے پہلے ہی اسکا فون بجا اس نے دیکھا رافع کی کال آرہی تھی۔

اوہ شٹ!!! بہت ٹائم ہو گیا نکلنا چاہیے آنٹی میں آپ سے ملنے پھر ضرور آؤنگی۔وہ ان سے ملتے ہوئے بولی۔

ضرور تمہارا اپنا گھر ہے جب مرضی آنا۔۔۔۔۔۔وہ محبت سے بولیں۔

وہ مشعل سے مل کر نکل گئی۔

**********

دادووو!!!! آپ کب آئے؟؟ میں ناراض ہوں آپ سے۔۔۔۔وہ ملک اقتدار سے ملتے ہوئے آخر میں ناراض ہو کر بولی۔

www.novelsclubb.com

ارے کیوں میرا بچہ۔۔۔وہ اس کی طرف دیکھ کر بولے۔

کیوں میں آئی تو آپ چلے گئے۔میرا انتظار بھی نہیں کیا۔

مصیبت کا بھی کوئی انتظار کرتا ہے بھلا۔شافع کی زبان میں کجھلی ہوئی۔

ملک اقتدار نے اسے سخت نظروں سے گھورا۔ جس پر وہ خاموش ہوا۔

ارے میرا لاڈو۔ چلو تمہاری ناراضگی دور کرتے ہیں۔ آؤ گول گپے کھانے چلتے ہیں۔ وہ اسے مناتے کوئے بولے۔

سچیبی! فریال بچوں کی طرح چلائی۔

پگلی۔ رافع اس کی حرکت پر ہلکا سا مسکرا کر دھیرے سے بولا جو شافع نے سن لیا۔

اب اس کے آگے سب کو پتا کیا ہو گا

**********

پورا گھر روشنیوں سے نہال تھا۔ باہر لان کو برقی قمقموں سے سجایا گیا تھا۔ بہتریں ڈیکوریشن۔ نیوی بلیو اور بے بی پنک کلر کی تھیم سب کو بھا رہی تھی۔

مشعل چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اندر داخل ہو رہی تھی۔

وہ بہت نروس فیل کر رہی تھی۔

ارے مشی تم آگئی۔ویری ہیپی ٹو سی یو۔فریال اس سے گلے ملتے ہوئے بولی۔

گہری جامنی رنگ کے فراک کے ساتھ ڈھیلی سی بریڈ بنائے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔ مشعل نے اسکی تعریف کی۔

شکریہ۔بہت بہت شکریہ۔وہ بولی۔

اور وہ دونوں اندر داخل ہو گئیں۔۔۔۔۔۔

فنکشن اپنے عروج پر تھا۔

سب اپنے آپ میں مصروف تھا ایسے میں اسکی نظروں کا مرکز وہ بنی ہوئی تھی۔ایسا کیا تھا اس میں جو باقی لڑکیوں میں نہیں تھا۔کیوں وہ اسکی طرف مائل ہو رہا تھا ۔اسکی سادگی اور چہرے کی معصومیت اسکو دوسری لڑکیوں سے خاص بنا رہی تھی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

فریال مجھے جانا ہے امی کی طبعیت یک دم خراب ہو گئی ہے۔ مشعل فریال سے بولی

سب خیریت تو ہے نہ۔ فریال نے پوچھا۔

معلوم نہیں اکبری خالہ کی کال آئی تھی۔ مجھے جانا پڑے گا یہ تمہارے لیے تحفہ۔ وہ جلدی میں بولی اور تحفہ اسکی طرف بڑھایا۔

اگر کوئی بھی ایمرجنسی ہوئی تو کال کر لینا۔ فریال بولی۔

ضرور۔۔۔۔۔۔۔ وہ یہ کہہ کر چلی گئی۔

لیڈیز اینڈ جینٹل مین پلیز اٹینشن۔۔۔۔۔۔۔ زہرام اسٹیج پر مائیک لے کر آیا۔

سب اسکی طرف متوجہ ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

آپ سب لوگ مجھے اس طرح کیوں دیکھ رہے۔ آپ سب کے لیے ایک سرپرائز ہے۔ خاص کر فریال اور میری فیملی کے لیے۔

ایسا کیا سرپرائز دینا ہے زہرام نے۔ نشاط صاحب ارشاد صاحب سے بولے۔

معلوم نہیں۔انھوں نے جواب دیا وہ بھی متجسس تھے۔

جی تو آپ سب لوگ جانتے ہیں فریال دائمہ پھپھو کی بیٹی ہیں۔جو ایبٹ آباد میں مقیم ہے۔جو اپنے میکے صرف کچھ ہی بار آئیں ہیں۔۔۔۔۔

آج اٹھارہ سال بعد وہ دوبارہ ہمارے درمیان آئیں ہیں۔شہر لاہور میں دوبارہ قدم رکھے ہیں انہوں نے۔

اپنی بھرپور تالیوں سے ہم انکا ویلکم کرتے ہیں۔

سب لوگ حیران ہو گئے۔

ملک ارشاد ملک نشاط ایک دوسرے کو حیرانگی سے دیکھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

ملک اقتدار اپنی نشست سے کھڑے ہو گئے۔

اپنی بیٹی کو دیکھنے کے لیے کتنا ترسے تھے وہ۔۔

انکی نظریں دروازے پر مرکوز تھی چھوٹے چھوٹے قدم لیتے وہ اپنے شوہر کے ہمراہ وہ داخل ہوئیں۔ نظر دوڑا کر پورے گھر کو دیکھا اٹھارہ سال میں کتنا بدل گیا تھا یہ گھر کتنا ویران ہو چکا تھا۔ وہ اٹھارہ سال پہلے والا ملک ہاؤس کہیں گم گیا تھا۔۔۔۔

بلکہ اٹھارہ سال پہلے والا شہر لاہور کہیں کھو گیا تھا۔۔۔

چلتے چلتے وہ اپنے باپ کے پاس پہنچی جس نے انکو زور سے سینے لگایا۔

ملک اقتدار کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر دائمہ کے بالوں مہں جذب ہو گئے۔

کتنے سال ہو گئے صرف فون پر ہی باتیں۔ ایسا کیا ہوا تھا دائمہ۔ جو تم ایسے ہم سے اور شہر لاہور سے کٹ گئی۔ عجوہ بیگم اس سے ملتے ہوئے بولی۔

بس وفاؤں کے شہر میں بے وفائی کی فضا نے ڈیرہ جما لیا تھا۔ وہ بولیں۔

اچھا بھئی کن باتوں کو لے کر بیٹھ گئے۔ چلوں فری آؤ کیک کاٹو۔ نشاط صاحب بولے اور فریال کو کیک کاٹنے کے لیے بلایا۔۔

کیک کٹنگ کے بعد ملک اقتندار اسٹیج پر آئے اور ایک ایسا اعلان کیا کہ سب حیران ہو گئے۔۔۔۔۔۔۔۔

میں اپنی بڑی پوتی زرنیش کا نکاح اپنے بڑے پوتے شموئل سے کروا رہا ہوں اور مجھے یقین ہے ان کے والدین کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہو گا نکاح اگلے جمعہ کو ہے۔آپ سب ضرور آئیں اور ہماری خوشیون کے ساتھی بنے۔۔۔۔۔۔۔وہ بولے۔۔

سب حیرانگی سے دیکھ رہے تھے۔

شموئل نے اپنی سیدھے ہاتھ کی مٹھی بند کر لی۔

مارے ضبط کے اسکا چہرہ سرخ ہو گیا۔۔اس وقت اس کا دل چاہ رہا تھا وہ اڑ کر یہاں سے کہیں دور چلا جائے۔۔

زرنیش بس آنکھیں کھولے حالات کو سمجھنے سے قاصر تھی۔۔۔

میں ان دونوں کو اسٹیج پر بلاؤں تاکہ آکر ایک دوسرے کو انگوٹھی پہنائے تاکہ واضح اعلان ہو سکے۔۔۔

انہوں نے ان دونوں کو اسٹیج ہر بلایا۔

شموئل کوٹ سیدھا کرتے ہوئے اسٹیج کر آیا چہرے کے تاثرات بلکل نارمل تھے۔

وہ آیا اور ہلکا سا سمائل پاس کیا۔

زرنیش کو یہ خاموشی اور نارمل انداز کسی خطرے کا نشان لگ رہا تھا۔

وہ بھی خاموشی سے اسٹیج پر گئی۔۔۔

انگوٹھی کی رسم ہوئی۔

www.novelsclubb.com

فائز آکر اس کے گلے لگا مبارک باد دی۔ خوشی اس کے چہرے پر واضح تھی۔۔۔

وہ آج واقعی بہت خوش تھا۔

کس ضبط اور صبر سے اس نے یہ سب برداشت کیا تھا وہی جانتا تھا۔اپنے دادا کو بے عزت نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔۔

پورا لان تالیوں کی گونج سے جی اٹھا۔

واہ بہت رونق اور محفل لگی ہوئی ہے۔ساریہ مصطفیٰ گھر میں داخل کوتے ہوئے بولی ۔۔

ہر سو سناٹا چھا گیا۔مصطفی صاحب بھی پیچھے داخل ہوئے۔

ملک اقتندار آج خوشی سے پھولے نہیں سما رہے تھے۔آج ایک دم اتنی خوشیاں ایک ساتھ۔۔

www.novelsclubb.com

لیکن اکثر خوشیاں بہت سے غم کا سبب بن جاتے۔

ان کے پیچھے ہی مرال بھی داخل ہوئی ٹائٹ جینس کے اوپر میرون ٹاپ چہرہ میک اب سے لت پت ہاتھ میں موبائل ڈوپٹے سے بے نیاز وہ چلتے چلتے ساریہ کے پہلو میں آ کھڑی ہوئی۔

ہائے ایوری ون! وہ سب کو دیکھتے کوئے بولی مگر اسکی نظریں زہرام پر آ کر ٹھہر گئی ۔وہ مسلسل اسے ہی دیکھ رہی تھی۔دوسری جانب زہرام جو اس کے اس طرح دیکھنے پر آگ بگولہ ہو گیا۔

ارے مرال کتنی بڑی اور پیاری ہو گئی ہو ایک دم ساریہ کی کاپی لگ رہی۔نشا بیگم بولیں۔

انکی بات پر سب مسکرائے۔

www.novelsclubb.com

ارے دائمہ تم بھی آئی ہو کیسی ہو کوئی رابطہ ہی نہیں رکھا۔ساریہ بیگم بولیں۔

دائمہ انکی بات کو نظرانداز کر کے وہاں سے چلی گئیں۔

سب نے اس بات کو محسوس کیا۔

مام ڈیڈ میرے کزنز سے میرا تعارف تو کروائیں۔ مرال زہرام کو دیکھتے ہوئے بولی۔

ہاں ضرور یہ ہے شموئل ارشاد بھائی کا بیٹا اور یہ رافع ارشاد ہیں مصطفیٰ صاحب خوشدلی سے تعارف کروانے لگے۔

یہ ہے زرنیش بیٹی۔ مصطفی صاحب زرنیش کے سر پر ہاتھ پھیر کر بولے۔

مرال نے حقارت سے اس کے بازو کی طرف دیکھا۔

زرنیش کو اسکا اس طرح دیکھنا ناگوار گزرا۔

یہ ہے شافع نشاط اور یہ۔۔۔

www.novelsclubb.com

ابھی وہ زہرام کا تعارف کروانے لگے تھے کہ وہ وہاں سے نکل گیا۔

ارے آپ لوگ اندر آئیں نہ۔ عجوہ بیگم نے زہرام کی حرکت جو کوور کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔

مرال کو اپنی یہ بے عزتی برداشت نہیں ہوئی۔

ملک زہرام اگر تمہیں میں نے اپنانہ بنایا تو میرا نام بھی مرال مصطفیٰ نہیں۔۔اس نے سوچا اور مسکرائی۔

**********

اکبری کو منع بھی کیا تھا کہ تمہیں نہ بلائے مگر وہ کسی کی سنے تب نہ۔ کنزہ بیگم بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولیں۔۔

کیوں نہ بتاتی آپکو تو اپنی صحت کا ذرا خیال نہیں۔ وہ انکو دوائی دیتے ہوئے بولیں۔

کچھ نہیں ہوا مجھے صحیح ہوں۔ بس سر میں ہلکا سا درد تھا۔۔

www.novelsclubb.com

جی بلڈ پریشر ہائی ہو گا آپ کا۔ چلیں اب لیٹے۔ میں بس پانچ منٹ میں آئی۔ کمرے کی لائٹس بند کر کے وہ باہر نکل گئی۔

یااللہ مجھے میری بیٹی کے سر ہر تب تک سلامت رکھنا جب تک اس کو اسکا محافظ نہیں مل جاتا۔۔۔وہ آنکھیں بند کر کے دھیمی آواز میں بولیں۔

**********"**********

شہر لاہور ایسا تو کبھی نہ تھا اتنی ناآسودگی۔یہ تو وہ شہر تھا جس کی پہچان ہی زندہ دلی تھی۔یہاں کی جھلمل کرتی رونقیں۔رقص کرتی نٹ کھٹ فضائیں کہاں کھو گئی ہیں یہ شہر اتنا اداس کیوں لگ رہا ہے۔زندہ دل شہر پر یہ ناآسودگی کچھ جچ نہیں رہی۔گاڑی سے باہر دیکھتے یوئے وہ سوچ رہی تھیں۔

اس وقت وہ اندرون شہر کی گلیوں میں تھیں۔

شہر لاہور کی پرانی تاریخ عمارتیں آج بھی وہی شان و شوکت رکھتی ہیں۔یہ شہر کسی کا بھی فل اپنی طرف مائل کر لیتا ہے۔۔

کہاں گیا میرا وہ شہر لاہور جسے دیکھ کر ہی دل جی اٹھتا تھا۔

اے زندہ دل شہر بتا تو سہی کیوں اداس ہے تو تجھ پر جچتا نہیں اداس پن۔ وہ باہر دیکھتے ہوئے بولیں

شہر لاہور میں بے وفائی کی فضا نے جب سے قدم رکھا ہے یہ شہر اداس رہنے گا ہے۔اس کے اندر سے آواز آئی

ابھی وہ اپنی سوچوں کے بھنور سے باہر نہیں آئیں تھیں کہ گاڑی کا زوردار تصادم ہوا۔

ڈرائیور باہر نکلا۔

کنزہ بیگم جو گروسی خرید کر گھر جا رہی تھیں اچانک گاڑی کے ٹکرا جانے سے نیچے گر پڑی اور ہاتھ پر موچ آگئی۔

www.novelsclubb.com

سوری میم !ڈرائیور انکو اٹھاتے ہوئے بولا۔

کوئی بات نہیں۔ کنزہ بیگم کھڑی ہوتے ہوئے بولیں۔

جیسے ہی وہ سیدھی ہوئیں انکی نظر گاڑی سے نکلتی دائمہ پر پڑی۔چہرہ یک دم ساکت ہو گیا دماغ کچھ سال پہلے چلی گئی۔

بہن آپکو زیادہ چوٹ تو نہیں آئی میں بہت معذرت خواہ خواں ہوں آپ سے۔وہ بولیں۔

کنزہ بیگم حیران ہو گئیں کیا واقعی دائمہ بیگم نے انہیں بھول گئیں۔کیا وہ اتنے سکون میں کیسے تھیں۔

کونسی چوٹ کا پوچھ رہی ہو جو روح پر دی ہے یا یہ جو ابھی دی ہے اور کس بات کے لیے معذرت خواہ ہیں آپ دائمہ یوسف ذرا وضاحت کریں گی۔وہ طنزیہ لہجے میں بولیں۔

www.novelsclubb.com

دائمہ اسکی بات دن کر حیران رہ گئی۔دائمہ نے اسکو غور دیکھا۔

میں نے پہچانا نہیں آپکو۔وہ رسانیت سے بولیں۔

اذیت دینے والا ہمیشہ بھول جاتا ہے لیکن جسکو غم اور دکھ ملتا ہے نہ وہ مرتے دم تک نہیں بھولتا۔وہ نفرت سے بھرے لہجے میں بولیں۔

کنزہ نام تو یاد ہو گا نہ شکل نہیں یاد تو۔وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔

دائمہ بیگم یہ نام سن کر سکتے میں چلی گئیں اور

اس کا مکمل جائزہ لینے لگیں۔

وہ جس نے کبھی برانڈ کے علاوہ کوئی کپڑا چھوا تک نہیں تھا آج وہ ان سستے اور عام سے کپڑوں میں۔

وہ لڑکی جو اکیلے مال میں جانے سے ڈرتی تھی آج یوں نڈر بن کے کھڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ لڑکی جس کی گلاس اسکن پورے خاندان میں مشہور تھی۔آج اسکا چہرہ اتنا بے رونق۔۔۔

وقت حالات نے اسے کیا سے کیا بنا دیا تھا۔

کنزہ یہ تم ہو؟؟ کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے۔۔وہ صدمے سے بولیں۔

کیوں۔ پہچانا نہیں مجھے وقت اور لوگوں کی باتوں نے ایسا طمانچہ مارا ہے کہ مکمل شناحت تبدیل ہو گئی۔ وہ طنزیہ مسکرا کر بولیں۔

دائمہ افسردہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھیں۔

اس وقت وہ قابل رحم لگ رہی تھیں۔

دیکھو مجھے اس شہر سے کتنی محبت تھی نہ

اسے بھی مجھ سے محبت ہے اب یہ بھی دیکھو کتنا اداس رہتا ہے۔

کنزہ تم۔۔۔۔وہ ابھی اتنا ہی بولی تھیں کہ انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں روک دیا۔

www.novelsclubb.com

کس حق سے تم مجھ پر رحم کر رہی ہو یا کیوں مجھے اتنی قابل رحم نظروں سے دیکھ رہی ہو۔ مجھے اس حال میں پہنچانے والا کوئی اور نہیں تم لوگ ہو۔

مجھے میرے باپ نے گھر سے نکال دیا صرف صرف تمہارے اس بے وفا بھائی کہ

وجہ سے۔

تم لوگوں کو کبھی سکون نصیب نہیں ہو گا۔

یہ کہہ کر وہ وہاں سے چلی گئیں۔

وہ پیچھے بس اسکو جاتے ہوئے دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔

**********

سارا کمرا بکھرا ہوا تھا۔کانچ ہر جگہ بکھرے ہوئے تھے۔

وہ خود بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھا تھا۔

www.novelsclubb.com

جس سے میں نفرت کرتا ہوں آج اسے ہی میری دسترس میں دینے کس فیصلہ ہوا

ہے۔

واہ رے خدا تیری شان ! سرخ ہوتی کوئی آنکھوں کے ساتھ وہ قہقہ لگا کر ہنسا۔اس وقت وہ کوئی دیوانہ معلوم ہو رہا تھا۔

پھر اس نے اپنے پاس پڑا کانچ اٹھایا اور جس انگلی میں جہاں کچھ دیر پہلے انگوٹھی پہنائی گئی تھی انگوٹھی کی جگہ وہ کانچ پھیر رہا تھا انگلی کے گرد خون کا ایک گول دائرہ بن گیا تھا جس میں سے گرم خوں نکل رہا تھا۔۔

مگر وہ مسکرا رہا تھا وہ اس قدر جذبات سے عاری ہو چکا تھا کہ درد بھی اس پر اثر انداز نہ ہوا۔

تم سے نفرت کا ایک چھوٹا سا نمونہ ہے یہ۔۔۔۔۔۔وہ انگلی کی طرف دیکھتے کوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

آنکھوں سے نفرت کے شعلے برس رہے تھے۔۔۔

**********

اس وقت وہ سب ناشتے کی ٹیبل پر موجود تھے۔۔

سوائے دائمہ کے۔

اس وقت ان سب کی گفتگو کا موضوع زرنیش اور شموئل کا نکاح تھا۔

ارے بھئی جنکا نکاح ہے وہ دونوں خود کہاں ہیں۔شافع بولا۔

زرنیش کی طبعیت ٹھیک نہیں تھی اور شموئل تورات سے غائب ہے۔نشا بیگم بولیں۔

السلام علیکم !زہرام نے سب کو سلام کیا

مرال جو اپنے موبائل میں غرقاب تھی۔زہرام کی آواز پر سیدھی ہوئی اور اسے دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

رف سے حلیے، بکھرے بال جو آگے سے ہلکے گیلے تھے اسکی شخصیت میں ایک الگ طلسم پیدا کر رہی تھی جو مرال کو اپنی طرف راغب کر رہا تھا

بڑے صاحب باہر کچھ لوگ آیا ہے آپکو اپنا رشتہ دار بتاتا ہے۔خان بابا نے آکر پیغام دیا۔

کچھ نام وغیرہ بتایا انہوں نے۔۔

ہاں ملک فرقان بتاتا اپنا نام۔وہ بولے۔

اندر بلاؤ اسے۔ملک اقتدار بولے۔

ارشاد اور نشاط صاحب اپنی نشست سے کھڑے ہو گئے۔

مصطفی صاحب ساکت ہو گئے۔

یک دم خاموشی چھا گئی۔فریال،زہرام،رافع،شافع ایک دوسرے کو سوالیہ نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

انکی نظریں دروازے کی طرف تھیں۔جہاں سے ایک ادھیڑ عمر شخص داخل ہوا ۔وہ شخص کسی ماندہ مسافر کی طرح لگ رہا تھا۔

ملک اقتدار کھڑے تھے وہ انکے گلے ملے شاید وہ بھی اسکے انتظار میں تھے۔بھائی کے گلے لگتے ہی انکو بھی

راحت ملی۔

چچا جان کہاں چلے گئے تھے بغیر کوئی خبر دیے ارشاد صاحب نے کہا۔

زندگی نے کھیل ہی ایسا کھیلا میرے ساتھ۔میں تم لوگوں سے نظریں بہیں ملا سکتا تھا اس وجہ سے۔

میرا ہی خون دغا دے گیا۔وہ بولے۔۔۔

کیوں پرانے مردے نکال رہی ہیں۔نشاط صاحب بولے۔

www.novelsclubb.com

السلام علیکم چچا جان! مصطفیٰ صاحب ایک پر وقار انداز میں بولے۔

انکو دیکھ کر فرقان صاجب کے چہرے پر ایک ایک رنگ آیا۔

ساریہ مرال کم ہیئر۔وہ اپنی زوجہ اور بیٹی کو بلاتے ہوئے۔

السلام علیکم ماموں۔ساریہ انکے آگے سر کرتے ہوئے بولی.

انہوں نے شفقت سے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا۔

چچا جان اسے ملے یہ ہے مرال مصطفیٰ۔میری اور ساریہ کی بیٹی۔

یہ سن کر ملک فرقان کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو گئی۔

انہوں نے مصطفی کی آنکھوں میں دیکھا۔

جہاں سے صاف پتہ چل رہا تھا کہ وہ مووآن کر چکے ہیں۔انکے دل میں ایک ٹھیس اٹھی۔کر تو وہ کچھ نہیں سکتے تھے۔

*!!!!**********

www.novelsclubb.com

نومبر کی ٹھنڈی شام اپنے اختتام پر تھی وہ بالکونی میں کھڑی بادشاہی مسجد کو دیکھ رہی تھی جس کے پیچھے سورج چھپ رہا تھا۔

آنکھوں کے سامنے کل کا منظر تھا۔

کیا سے کیا ہو گئی ہو کنزہ۔

ایسی تو نہ تھی کبھی وہ۔ شہزادیوں جیسی زندگی گزارتی تھی۔

اب کیا سے کیا ہو گئی۔ جسے نفرت تھی ان تنگ گلیوں سے گھٹن ہوتی تھی جسے ان چھوٹے مکانوں سے۔۔۔۔

تقدیر نے ایک شہزادی کو ایک پرانے گھر میں رہنے والی عورت بنا دیا جسے اپنا بھی ہوش نہیں۔

مشعل بھی بڑی ہو گئی ہو گی۔ کتنی پیاری گڑیا تھی۔ ایک سال کی تھی سب کی آنکھ کا تارہ تھی پلکوں میں بٹھاتے تھے سب اسے۔

www.novelsclubb.com

اب کیسے زندگی گزار رہی ہو گی۔

آنکھوں سے آنسو بہہ کر گال پر آ گئے۔

تم لوگوں کو کبھی سکون نصیب نہیں ہو گا۔ کانوں میں آواز گونجی۔

ہم نہیں سکون ہیں میں۔ مصطفٰی بھائی ایک مکمل زندگی گزار رہے ہیں مگر انکی آنکھیں انکا کھوکھلا پن ظاہر کرتی ہیں۔

**********"""""""""""""""""""""""""""***

وہ راکنگ چیئر پر بیٹھ کر زندگی کے پرانے دریچوں میں جا چکی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔

افففف دائمہ تمہیں معلوم ہے نہ مجھے چھوٹے گھروں

میں گھٹن ہوتی ہے پھر بھی تم مجھے لے کر انہی گلیوں میں آگئی۔ وہ اندرون لاہور کی تنگ گلیوں میں سے گزرتے ہوتے خفت زدہ لہجے میں بولی۔

دائمہ صرف اسکا چہرہ دیکھ کر مسکرائی غصے اور گرمی سے اسکا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

جیسے ہی وہ گھر میں داخل ہوئیں۔ کنزہ صوفے پر گری اور اے سی اون کیا فرقان صاحب اسے دیکھ کر مسکرائے۔

ایسے باہر سے آکر اے سی میں نہیں بیٹھتے۔ وہ بولے

ابا کچھ نہیں ہوتا۔ شہر لاہور کی گرمی کی بات ہی کیا ہے وہ بولی۔

تب تک ملازمہ پانی سے بھرا چھوٹا ٹب لے آئی اور اس کے قدموں میں رکھ دیا۔ جس میں اس نے اپنے پیر ڈال دیے اور راحت کا سانس لیا۔

دائمہ اور فرحان صاحب اسکو دیکھ کر مسکرائے۔۔

**********

مصطفی یار کیا پلین ہے آج کا۔ ارحام بولا۔

کچھ نہیں ابھی تو میں دائمہ کو لینے جا رہا ہوں چچا کی طرف سے۔

تو چاچو کی طرف جا رہا ہے؟؟ اس نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

ہاں تو بھی چل۔ وہ میسج ٹائپ کرتا ہوا بولا

وہ اسکے چہرے کی طرف دیکھتا رہا۔

نہیں۔وہ انکار کرتے ہوئے بولا اور وہاں سے چلا گیا مصطفی بس ارے ارے کرتا رہ گیا۔

زنگی افسانہ ہے

#چھوتی قسط

#عمارہ نوید۔۔

اس وقت ہر طرف رنگ ہی رنگ تھے۔مختلف اقسام کے کھانوں کی خوشبو سے پورا گھر مہک رہا تھا۔کہیں سے چوڑیوں کی چھنک کی آواز آرہی تھی تو کہیں سے حنا کی مہک۔۔۔۔

اس وقت وہ ہاتھ میں تھال لے کر آگے بڑھ رہی تھی چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ تھی اسی اثنا میں اسکی ٹکر فارا بیگم سے ہوئی۔۔

افففف کنزہ۔وہ اپنی ساڑھی کا پلو ٹھیک کرتے ہوئے بولیں۔

اس وقت وہ سبز رنگ کی ریشمی ساڑھی میں تھیں۔

سوری تائی جان میں نے دیکھا نہیں۔وہ شرمندہ ہوتے ہوئے بولی۔

تم کچھ ڈھنگ کا کام کرتی ہو؟ وہ طنزیہ لہجے میں بولیں۔کنزہ انکی بات سن کر اور شرمندہ ہو گئی۔

اور یہ تمہارا کام نہیں۔ہمارے یہاں ان کاموں کے لیے ملازمہ ہیں۔آفیہ اس سے لو آکر تھال۔وہ اتراتے ہوئے بولیں اور ساتھ ہی ملازمہ کو آواز دی۔

انکی بات سن کر وہ شرم سے پانی پانی ہو گئیں۔

ایکسیوزمی! تھال ملازمہ کے حوالے کر کے وہ وہاں سے چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

فارا بیگم اسکو جاتا دیکھ کر طنزیہ مسکرائیں۔

ملک اقتدار اور ملک فرحان دونوں آپس میں بھائی تھے۔

انہوں نے جو کچھ بنایا اپنے بل بوتے پر بنایا۔دونوں بھائیوں کا نام شہر کے رئیس میں ہوتا ہے۔

فارا بیگم اور ملک اقتدار کی چار اولادیں ہیں تین بیٹے۔

ارشاد نشاط اور مصطفی اور ایک بیٹی دائمہ۔

جبکہ رشنا بیگم اور ملک فرحان کی ایک ہی دختر نیک تھی کنزہ فرحان۔

رشنا بیگم کی وفات کنزہ کی پیدائش کے کچھ ماہ بعد ہوئی۔

انکی وفات کے بعد ملک فرحان خود کو بہت اکیلا محسوس کرنے لگے مگر انہوں نے دوسری شادی نہیں کی اور اکیلے ہی کنزہ کو بڑا کیا اسی لیے وہ اسکا ہر لاڈ خوشی سے اٹھاتے۔

www.novelsclubb.com

******@@@@@@**********

*********

اوہ! عینی کہاں رہ گئی تھی۔فارا بیگم اپنی بہن کے گلے ملتے ہوئے بولی۔

عینی جو کہ پنتیس چالیس سال کی عورت تھی بالوں کو گولڈن کیے ہوئے لال رنگ کا سلیولیس گاؤن پہنے ہوئے تھیں بولی۔

کچھ نہیں یار ساریہ کی وجہ سے لیٹ ہو گئی ابھی دوپہر کو ہی پیرس سے لوٹی ہے نہ تو بس۔۔۔وہ شوخ مارتے ہوئے بولیں۔

ساریہ پیرس تھی؟؟انہوں نے پوچھا۔

ہاں یونواسے پاکستان کا یہ ڈل اور پرانا کلچر اچھا نہیں لگتا۔وہ ادھر ادھر دیکھ کر حقارت سے بولیں۔

ہیلو آنٹی! ساریہ ان کے پیچھے سے نمودار ہوئیں اور انکے گلے لگتے ہوئے بولیں۔

ارے میری جان تمہیں دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔

وہ بھی اس سے ملتے ہوئے بولیں۔۔

آہم آہم۔ کسی نے اس کے قریب آکر گلا کھنکارا۔

وہ جوارد گرد سے بیگانہ فارا بیگم اود ساریہ دیکھ رہی تھی۔ایک دم خوفزدہ ہو کر پیچھے ہوئی اچانک اسکا پاؤں سلپ ہوا اس سے پہلے وہ گرتی

مصطفیٰ نے اسے سنبھالیا۔

میڈم کس کے خیالوں میں اس قدر کھوئی ہیں آپ؟۔ مصطفی نے کنزہ کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

کہیں نہیں۔۔ایکیسوزمی! اس نے ہچکچاتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔

اس کے جانے کے بعد مصطفیٰ کی نگاہوں نے دور تک اس کا تعاقب کیا۔

*،*،*،*،*،*،*،*،*،*******،،،*،**********

،*،*،*،،*_،،،،،

اس وقت وہ اپنے کمرے میں بیٹھی کتاب پڑھ رہی تھی جب دائمہ اندر آئی۔

کنزہ گھر میں اتنے کام ہیں اور تم یہاں پر بیٹھ کر کتاب پڑھ رہی ہو۔حد ہے اور رات کو کیوں جلدی آگئی تھی تم۔

ملک اقتدار کے بڑے بیٹے ارشاد ملک کی شادی تھی ایک ہفتے بعد جس کے لیے اس پورے گھر میں ایک ہفتے کی ڈھولکی رکھی گئی تھی۔۔۔

بس یار طبیعت اپ سٹ تھی اسی وجہ سے۔وہ سرسری سے لہجے میں بولی۔ نظریں ابھی بھی کتاب میں تھیں۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا ہے یار آج کی ڈھولکی نائٹ میں نہیں آؤ گی کیا؟اس نے کتاب چھین کر اس سے کہا۔

نہیں یار! ایک شادی ہے تین دن رکھتے کچھ مزہ آتا یہ کیا ہورا ہفتہ ڈھولکی بجا بجا کر سر میں درد کرنا اور عین مین ایونٹس والے دن سر میں درد کی وجہ سے فریش نہ ہونا۔وہ چڑ کر بولی۔

اس کی بات سن کر وہ مسکرائی

اس گھر کی پہلی خوشی ہے اتنا تو کرنا بنتا ہے نہ۔۔

اچھا اسی کے ساتھ ایک اور بریکنگ نیوز دینی تھی تمہیں۔وہ سر پر ہاتھ مار کر بولی۔

کنزہن نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

گیس واٹ ؟اس نے اس سے خوشی سے اس سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

تمہاری شادی ہو رہی۔۔۔۔شکر الحمد اللہ۔۔۔اس نے دعائیہ انداز میں کہا اور مسکرا دی۔۔

دفعہ دور۔دائمہ بدمزہ ہوئی اور چڑ کر بولی۔

اس کے اس طرح کہنے پر اس نے زوردار قہقہ لگایا وہ جانتی تھی دائمہ کو شادی کی بات سے کتنی چڑ تھی۔

مجھے تم سے کوئی بات ہی نہیں کرنی۔اس کے اس طرح کہنے پر وہ ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے اٹھی اور رخ پھیر کر کھڑی ہو گئی۔

ارے میری جان! میں تو مذاق کر رہی تھی۔وہ اٹھی اور اسے پیچھے سے گلے لگاتے ہوئے بولی۔

ہنہہ! جاؤ میں ناراض ہوں۔وہ نروٹھے پن سے اسے ہٹاتے ہوئے بولی۔

میں آخری دفعہ پوچھ رہی۔کنزہ پیچھے ہٹتے ہوئے بولی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اب وہ مان جائے گی۔

www.novelsclubb.com

اچھا مان گئی۔وہ ہار مانتے ہوئے بولی۔

اب بتاؤ کیا بات ہے۔اس نے ہو چھا۔

اوہاں۔۔۔وہ سر پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی اور آگے بڑھ کر اسکے دونوں ہاتھوں کو تھاما اور گول گول گھومتے کوئے بولی۔

کنزہ اب ارشاد بھائی کی شادی کے ساتھ ساتھ نشاط بھائی کی بھی رخصتی ہو رہی یعنی ڈبل شادی ڈبل انجوائے۔وہ خوشی سے بولی۔

کیا! وہ حیران ہوتے ہوئے اس کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے بولی جس کی وجہ سے وہ صوفے پر جا گری۔۔

آہ پاگل ! کیا دورہ پڑا ہے۔دائمہ کمر سہلاتے ہوئے بولی۔

ڈبل شادی ڈبل تھکن۔۔۔وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

تم تو ہو ہی آدم بیزار۔۔۔۔۔۔۔وہ سر پیٹتے ہوئے بولی۔

یہ کہہ کر وہ وہاں سے نکل گئی۔

اس کے جانے کے بعد وہ آنے والے فنکسنز کے بارے میں سوچنے لگی۔۔۔۔

اس وقت وہ شہر لاہور کے جانے مانے بازار انار کلی میں موجود تھے۔۔

ویسے میڈم کنزہ آپکو ان چھوٹے مکانوں میں جانے سے تو بہت مسئلہ ہوتا ہے مگر یہاں سے کپڑے خریدتے ہوئے کچھ نہیں ہوتا۔وہ طنزیہ لہجے میں بولی۔

یہاں آکر شہر لاہور سے محبت بڑھ جاتی ہے۔۔وہ ایک احساس کے ساتھ بولی۔

دیکھو کیسے سب شاپنگ کرتے اپنائیت کا ایک احساس ہوتا ہے نہ انسان اکیلا پن فیل نہیں کرتا وہ ارد گرد دیکھ کر بولی۔

جی۔جی۔جانتی ہوں آپکو مالز جانے سے ڈر لگتا ہے اسی لیے۔وہ ہنسی دباتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

اس کی بات سن کر اس نے اس سے گھورا۔

اہسا کچھ نہیں ہے۔وہ بولی۔

تو پھر اکیلی کیوں نہیں آتیں یہاں بھی میرے ساتھ ہی آتی۔وہ کمر پر ہاتھ رکھ کر بولی۔

خاموشی سے شاپنگ کرو بعد میں پھر رونے بیٹھ جائے گی۔وہ اسکی طرف ہاتھ میں پکڑا دوپٹہ اچھال کر بولی۔

ہاں تم کعن سا آجاتی ہو میرے ساتھ دوبارہ ڈرہوک اور ویسے بھی لڑکیوں کی یہ چیزیں تو کامن ہوتی ہیں۔وہ بغیر کوئی نوٹس لیتے ہوئے بولی اور دوبارہ کپڑے دیکھنے لگی۔

میں تو کبھی نہیں بولی۔وہ فخر سے بولی۔

میں نے لڑکیوں کی بات کی ہے۔وہ کپڑے دیکھتے ہوئے بولی۔

اسکی بات سن کر کنزہ نے اسے گھورا مگر اس نے نظر انداز کر دیا۔

******،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،*****************
******

آج آخری فنکشن تھا ڈھولکی کا۔

ہر طرف رونو اور ہلہ گلہ تھا۔ کہیں لڑکے شور و غل کر رہے تھی کہیں لڑکیاں ڈھولک لے کر بیٹھی اپنی من لسند گانے گاتے دیکھائی دے رہی تھیں۔

ارے کنزہ آ جاؤ تم بھی مہندی لگوا لو۔ دائمہ جو ابھی ابھی مہندی لگا کر فارغ ہوئیں تھیں اس کو اپنی جانب آتا دیکھ کر بولی۔

جی جی اسی نیک کام کے لیے تو میں آئیں ہوں ورنہ مجھے ان چونچلوں کا شوق نہیں ۔۔ وہ مہندی والی کے آگے ہاتھ کرتے ہوئے بولی۔

شکر ہے کوئی تو لڑکیوں والا شوق ہے۔ وہ شوخ لہجے میں بولی۔

ہیلو گرلز۔۔ کیا ہو رہا ہے ؟؟ مصطفی ان کے پاس آتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

ہیلو برادر۔دائمہ نے سرسری سا کہااور اٹھ کر وہاں سے چلی گئی۔

ہیلو۔۔۔وہ تھوڑا جھک کر کنزہ کے چہرے جو نیچے کی سمت تھا کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔

السلام علیکم !اس نے بھی اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

مصطفی مسکرایااور بولا۔وعلیکم السلام !کیاہو رہا ہے؟؟مہندی کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے پوچھا۔

اس سے پہلے کنزہ کوئی جواب دیتی۔

مہندی والی تنگ آکر بولی۔پائن میندی لگ رہی تسی دیکھدے پئے ہو فیر وی پوچھ رے او۔

جہاں اسکی بات سن کر مصطفیٰ بدمزہ ہوا وہیں کنزہ کی ہنسی چھوٹی۔۔۔

www.novelsclubb.com

کام کرو تم اپنا فضول ہی میں ٹانگ لڑا رہی ہو بیچ میں۔ کنزہ کی ہنسنے سے شرمندہ ہوتے ہوئے مصطفی نے مہندی والی کو گھورا اور کہا۔

باجی تسی ہسدے ہوئے بڑے سوہنے لگدے او۔ مہندی والی نے کنزہ کی تعریف کی جس پر جھنپ گئی۔

مصطفیٰ مسکراتے کوئے وہاں سے چلا گیا۔

دور کھڑی یہ منظر دیکھتی ساریہ کی گرفت تھامے ہوئے گلاس پر اور مضبوط ہو گئی ۔۔

پاس سے گزرتی ہوئی دائمہ کو اس نے روکا۔

www.novelsclubb.com

جی ساریہ کچھ چاہیے آپکو۔ اس نے خوشدلی سے پوچھا۔

نہیں۔ اس نے مسکراتے کوئے کہا

یہ سامنے مہندی لگوانے والی کون ہے۔اس نے نظروں سے اشارہ کرتے ہوئے کنزہ کا پوچھا۔

اوہ تم کنزہ کا پوچھ رہی ہو۔وہ کنزہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

فرحان چاچو کی بیٹی ہے وہ۔اس نے بتایا۔

کوئی کام تھا؟؟ساریہ کو اسکی طرف دیکھتے ہوئے اس نے کہا۔

ہاں۔نہیں مجھے کیا کام ہونا ویسے پی پوچھا۔وہ جوس کا سپ لیتے ہوئے بولی۔

تم کہیں جارہی تھی۔دائمہ کو اپنی طرف دیکھتا پا کر وہ بولی۔

اوہ ہاں مجھے کام ہے میں بعد میں تم سے بات کرتی۔اس نے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

شیور۔وہ بھی مسکراتے ہوئے بولی۔

دائمہ کے جانے کے بعد وہ کافی دیر تک کنزہ کی طرف دیکھتی رہی۔

ہر طرف گہما گہمی تھی۔

ملک ولا آج الگ ہی رنگ بکھیر رہا تھا۔

لان خوبصورت طریقے سے سجایا گیا تھا۔بچے ادھر سے ادھر بھاگ رہے تھے۔

فارا بیگم اپنی سہیلیوں میں تھیں۔اقتدار صاحب اور فرحان صاحب بھی اپنے بزنس سرکل میں کھڑے تھے۔

دائمہ اور کنزہ بھی ہر طرف گھوم پھر رہی تھی۔

کچھ پی دیر میں قاضی صاحب کے آنے کا شور اٹھا۔

www.novelsclubb.com

ہر کوئی متوجہ ہو گیا اور کچھ ہی دیر میں رسم نکاح ادا کر دی گئی اور ہر طرف مبارکباد کی صدائیں بلند ہوئیں۔

عجوہ بیگم کو ارشاد صاحب کے پہلو میں بٹھایا گیا اور نشا بیگم کو نشاط صاحب کے پہلو میں۔

مبارکباد دینے والوں کا اسٹیج پر ایک تانتا بندھ گیا۔

کچھ ہی دیر میں وہاں کھانے کا سلسلہ شروع ہوا لوگ کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے۔

گڈ ایوننگ ویری بڈی! امید ہے آپ سب لوگ بہت خوش ہونگے۔ مصطفی اسٹیج پر کھڑا مائیک میں بولے۔

سب لوگ بشمول فارا بیگم، اقتدار اصاحب اور دیگر گھر والوں کے متوجہ ہو گئے۔

جی تو آج میرے بھائی رشتہ ازواج میں بندھ گئے ہیں۔ اپنے بھائیوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے میں نے بھی اپنے پیر پر کلہاڑی مارنے کا سوچا ہے۔ اتنا کہہ کر وہ خاموش ہوا۔

سب لوگ حیرانک سے اسکی طرف دیکھ رہے تھے۔

کلہاڑی میں ڈھونڈ چکا ہوں۔وہ کنزہ کی طرف دیکھ مر مسکراتے ہوئے دیکھ کر بولا۔

کنزہ اسکے اس طرح دیکھنے پر اس کے چہرے پر حیرانی اور پریشانی کے ملے جلے تاثرات ابھرے۔۔۔

سب لوگ ہنسنے لگے۔

میں اپنے والد محترم اور ولدہ کو اسٹرتج پر مدعو کرتا ہوں وہ آئیں اور بات کو آگے بڑھائیں۔وہ فارا بیگم اور اقتدار صاحب کو دیکھتے ہوئے بولا۔

وہ دونوں وقت اور جگہ کا خیال کرتے ہوئے اسٹیج پر چلے گئے۔

www.novelsclubb.com

جی تو میں اپنے معزز چچا کو بھی دعوت دونگا کہ وہ بھی جلدی سے آئیں انکی بھی اتنی ہی مرضی اور خوشی شامل ہے جتنی میرے واکدیم کی۔۔۔

ملک فرحان بھی اسٹیج ہر آ گئے۔

بیٹا مصطفیٰ یہ کیا ہے؟اقتدار صاحب دھیمی مگر کڑک آواز میں بولے۔

ڈیڈ ابھی بتانے ہی لگا ہوں۔وہ بھی اتنی ہی آواز میں بولا۔

جی تو اب اس کلہاڑی آئی مین لڑکی کا نام بتاتا چلوں وہ لڑکی جس نے میری راتوں کی نیند چرائی ہے میرا دل چرالیا۔۔اس کے بن اب نہیں ہمارا گزارا۔وہ فلمی انداز میں بول رہا تھا۔

بیٹا ڈائیلاگ بعد میں مار لینا نام بتا۔ملک فرحان اپنی گرفت اسکے کندھے ہر مضبوط کرتے ہوئے بولے۔

ریلکیس چاچو بتا دیتا ہوں۔وہ گھبرا کر بولا۔

وہ لڑکی وہ لڑکی ہے "کنزہ فرحان" میرے خوابوں کی شہزادی میرے ہر خواب کی تکمیل۔وہ اسکی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

اسکی بات سن کر سب شاک رہ گئے۔

پورا لان تالیوں سے گونج اٹھا۔

کنزہ کا چہرہ ہفت سے لال ہو رہا تھا۔

اپنی بیٹی کا نام سن کر خاموش ہو گئے۔

کیا ہوا ابو اپ کو میرا فیصلہ پسند نہیں آیا کیا؟ مصطفی صاحب نے اقتدار صاحب سے کہا جو کسی گہری سوچ میں تھے۔

تمہاری زندگی ہے تم جسے پسند کرتے ہو اس کے ساتھ گزارو۔ وہ مسکرا کر بولے۔

جبکہ فارا بیگم چپ تھیں۔

چاچو جان! آپ کیوں خاموش ہیں؟؟ اس نے فرحان صاحب سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

نہیں ایسی بات نہیں ہے میری بیٹی کا نصیب بہت اچھا ہے جو تم نے اس کو انتخاب کیا اور مجھے تم پر مکمل یقین ہے تم اسے خود سے زیادہ چاہو گے۔ وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولے۔

کنزہ بت بنے یہ سب دیکھ رہی تھی جب اسے اپنی کندھے پر زوردار دباؤ محسوس ہوا ۔اس نے مڑ کر دیکھا تو دائمہ کھڑی اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔

میری جان تم جانتی نہیں میں آج کتنی خوش ہوں۔تم میری بھابھی بنو گی کتنا مزہ آئے گا نہ۔۔وہ خوشی سے اسے گلے لگاتے ہوئے بولی۔

آوا سٹیج پر چلیں۔وہ اسے کھینچتے ہوئے لے جا رہی تھی اسکی مزاحمت کسی کام نہیں آئی۔

فضا اور خوشگوار ہو گئی مگر یہاں کوئی ایسا تھا جس کے لیے یہ منظر ناخوشگوار تھا۔

وہ ہاتھوں کی دونوں مٹھیاں بند کیے شعلہ برساتے نگاہوں سے یہ منظر دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

**********)**********

اس وقت وہ اپنے والدین کے کمرے میں بیٹھا تھا جب فارا بیگم بولیں

بلا لینا اسی طرح شادی پر بھی ماں باپ کو مہمانوں کی طرح۔

اچھا خاموش ہو جائیں۔ وہ بالغ ہے اور اپنی زندگی کا ہر فیصلہ لینے میں آزاد ہے۔ ملک اقتدار انہیں سمجھاتے ہوئے بولے۔

میں کہہ رہی ہوں تمہاری شادی کنزہ سے نہیں ہو گی۔ آفٹر آل جب ساریہ ہے تو کہا ادھر ادھر جانے کی ضرورت ہے۔

انکی بات سن کر جہاں مصطفٰی کا دل کھٹا ہوا وہیں اقتدار صاحب کے ماتھے پر بل پڑے۔۔

مام ساریہ۔ کہاں سے سوٹ کرتی ہے وہ میرے ساتھ۔ وہ الفاظ چبا چبا کر بولا۔

کیوں نہیں کرتی۔ پڑھی لکھی ہے ہر چیز میں ماہر ہے کانفیڈنس بھی کمال کا ہے۔ وہ اترا کر ساریہ کی تعریف کر رہیں تھیں۔

مصطفی کی برداشت ختم ہوتی اس سے پہلے کہ وہ پھر بولیں۔

اور ایک کنزہ ہے۔اکیلے مارکیٹ جانے سے بھی ڈرتی ہے۔وہ بولیں۔

اس سے پہلے مصطفی کچھ کہتے اقتدار صاحب بولے۔

فارا! مصطفی کی پسند کنزہ ہے اور اگر کنزہ مصطفی کی پسند نہ بھی ہوتی تو بھی اس نے اسی گھر کی بننا تھا۔

آپ نے اپنے بڑے بیٹوں کی شادی اپنی پسند سے کروائی۔اب مصطفیٰ کی شادی میری پسند سے ہو گی اور کنزہ سے ہو گی۔وہ دھیمے مگر غصیلے لہجے مین بولے۔

فارا بیگم انکی بات سب کر خاموش ہو گئیں مگر دل میں کنزہ کے بارے میں نفرت کا بیج دبالیا اب یہ بیج بڑا ہو کر کیا رنگ لائے گا۔

www.novelsclubb.com

**********!!!!*****

*****

سارا کمرہ بکھڑا ہوا تھا پرفیومز کی بوتل ٹوٹی ہوئی تھیں بیڈ شیٹس آدھی زمین ہر اور آدھی بیڈ پر تھیں۔

ایک طرف زمین پر کپڑوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا جس میں برانڈڈ کپڑے شامل تھے۔

"ساریہ اپنی اترن کسی کو دینے کی بجائے جلا دینا بہتر سمجھتی ہے اور تم ساریہ کی نظروں کے سامنے سے اسی کی محبت کو حاصل کرنے جا رہی ہو۔ کنزہ فرحان! ملک مصطفٰی صرف میرا ہے ساریہ کا۔ ملک مصطفی تم جسے اپنے گلے کا ہار بنانے جا رہے ہو اس کو ہی تمہارے گلے کا پھندا بنا دونگی میں۔ وہ ماچس جلا کر کپڑوں پر پھینکتے ہوئے بولی۔۔

ہاہاہا۔۔۔۔آباد کر کے برباد کرونگی میں تم لوگوں کو۔۔۔

اس نے شیطانی مسکراہٹ لیے وہ کپڑوں کو جلتے ہوئے دیکھ کر بولا۔

**********،**!!*!!!!!!**********

شکر الحمد اللہ۔ شادی ختم ہوئی۔ کنزہ بولی اس وقت سب لوگ ملک اقتندار کے گھر تھے اور وی دونوں دائمہ کے کمرے میں موجود تھے۔

ویسے آج کیا کپل میچنگ کی تھی دونوں نے۔ دائمہ شریر لہجے میں بولی۔

کونسی میچنگ، کیسی میچنگ۔ وہ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولی۔

آہاں!! یہ انجان پن کیوں دیکھا رہے ہو کیوں ہم سے چھپا رہے ہو دل کے زاز بتلاؤ نہ کچھ۔ وہ اس کے پیٹ میں گدگدی کرتے ہوئے بولی۔

اچھا اچھا بس بہت رات ہو گئی ہے۔ سو جاؤ۔ وہ اسے منع کرتے ہوئے مصنوعی آنکھیں دیکھا کر بولی۔

اوہو ابھی بنی نہیں بھابھی اور روایتی پن دیکھانا شروع۔ وہ ابھی بھی مزاح ٹیون میں بولی۔

دائمہ۔۔۔۔ وہ اسے کہتے ہوئے لیٹی۔

سرخ گال کہہ رہے ہیں کچھ اور کہانی۔۔

بول میری رانی۔۔۔۔۔

اس نے بے تکا سا شعر پڑھا۔

جس پر کنزہ نے اسے گھورا اور کمبل سر تک اوڑھ لیا۔

**********"***

کہاں چلا گیا تھا تو ہاں۔۔ایسے بھی کوئی غائب ہوتا ہے کیا؟ وہ اس سے گلے ملتے ہوئے بولے۔اس وقت وہ دونوں ائیر پورٹ پر موجود تھے۔

کہیں نہیں بس مما کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی تو بس جانا پڑا۔ارحم نے بتایا۔

www.novelsclubb.com

اوہ کیسی ہیں اب وہ۔ مصطفی نے پوچھا

بہتر ہیں۔اس نے بھی جواب دیا۔

ارشاد بھائی اور نشاط بھائی کی شادی کا فنکشن کیسا رہا۔اس نے ہو چھا۔

بہت زبردست۔تجھے ایک مزے کی بات بتاتا ہوں۔وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

ارحم نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

میں نے کنزہ کو پرپوز کر دیا ہے ایک سال بعد ہماری شادی ہے۔وہ خوش ہوتے ہوئے بولا۔

وواس قدر خوش تھا کہ اسے ارحم کے چہرے کا اڑا ہوا رنگ بھی دیکھائی نہیں دیا۔

مب۔مبارک۔ہو۔وہ زبردستی مسکراتے یوئے کہا۔

یار لیکن مجھے اس بات کا افسوس رہے گا تو میری خوشی میں شریک نہیں ہوا۔وہ افسوس کرتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

تو کیا ہعا۔میں کونسا خاص ہوں۔وہ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا۔

کیسی باتیں کر رہا ہے تو۔تو میرا یار غار ہے۔سچا اور بہترین دوست۔وہ کندھے سے اسکا بازو تھامتے ہوئے بولا۔

چل اب یہیں کھڑا رہے گا۔وہ مسکراتے ہوئے بولا

اور دونوں گاڑی کی طرف بڑھ گئے۔

زندگی افسانہ ہے

#از قلم_عمارہ_نوید

پانچویں قسط

#عمارہ نوید

نیلے آسمان پر شاہ خاور حکمران تھا۔دور کہیں سے سفید روئی کے گالوں کا گروہ اسکی طرف آرہا تھا۔

www.novelsclubb.com

۔.اگست کی آخری دوپہر اپنے جوبن پر تھی۔ہر سو خاموشی تھی۔

خاموش دوپہر میں گھر کے باہر بنے باغیچے میں پھولوں کی کیاری میں بیٹھی وہ کسی اور جہاں کی مکین بنی ہوئی تھی۔ملازمہ کواٹر میں تھی۔

چہرے کے گرد لپٹا دوپٹہ اس بات کو واضح کر رہا تھا وہ ابھی نماز پڑھ کے آئی ہے۔

سفید رنگ کے نرم شیفون کے دوپٹے میں لپٹا چہرہ کسی نور کے ہالے کا مانند لگ رہا تھا

دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا وہ اس کے قریب آ گیا اس کو سوچوں میں محو دیکھ کر اس کے ذہن میں ایک شرارت آئی۔

اس نے مضبوطی سے اسکے کندھے پکڑے اور جھنجھورا

آہ! مصطفی! وہ اسے پیچھے ہٹاتے ہوئے بولی۔

ہاہا میڈم کن سوچوں میں گم تھی۔ وہ اس کے نزدیک بیٹھ کر بولا۔

www.novelsclubb.com

کہیں نہیں۔ وہ سر جھکا کر گھاس پر اپنی مخروطی انگلی چلاتے ہوئے بولی۔

مصطفیٰ اس کے بغور دیکھ رہا تھا سورج کی کرنوں سے جسکا چہرہ منور ہو رہا تھا۔

نظروں کی تپش محسوس کرتے ہوئے اسنے نگاہیں اٹھا کر دیکھا۔وہ اس کی جھیل جیسی سرمائی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا اسکی آنکھیں کسی پراسرار کھائی جیسی تھیں

کیا دیکھ رہے ہو۔اس نے اسکے اسکی جانب دیکھ کر کہا جو اسکی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔

تمہاری آنکھوں کی گہرائی میں جانا چاہتا ہو۔وہ سنجیدگی سے بولا۔

اسکی بات سن کر وہ مسکرائی اور دوبارہ اسکی جانب دیکھنے لگی مگر مسکراہٹ سمٹ گئی۔

کشادہ پیشانی پر بکھرے بال اسے وجیہہ بنا رہے تھے۔

انسان بہت پراسرار ہوتا ہے اسے کوئی نہیں سمجھ سکتا حتٰی کہ وہ خود بھی نہیں۔وہ شمس النہار کی جانب دیکھتے ہوئے بولی جو سفید بادلوں کی اوٹ میں چھپ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

کن سوچوں میں گم ہو۔اس نے پوچھا۔

مجھے اللہ سے اپنا رشتہ جوڑنا ہے اس نے فضا سے کالے رنگ کی تتلی کو جس کے نرم وملائم پروں پر سفید دھبے تھے اپنی شہادت کی انگلی پر لیتے ہوئے کہا۔

اللہ سے رشتہ ؟؟ وہ تو سب کا ہی ہوتا ہے تم مسلمان پیدا ہوئی ہو اسکی پسندیدہ امت میں تمہارا میرا تو بہت گہرا رشتہ ہے اللہ سے۔ وہ سمجھانے والے انداز میں بولا مصطفی اپنے لفظوں سے اسے قائل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ در حقیقت اسکے پاس جواب نہیں تھا۔

میری دعائیں کھوکھلی ہیں جس کی بنا پر میرا رشتہ بھی رب سے کھوکھلا ہے۔ وہ تتلی کو انگلی سے اڑاتے ہوئے بولی۔

مصطفی ناسمجھی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

میں کیا مانگوں اس سے کہ میری دعائیں کھوکھلی نہ رہیں۔ سب کچھ تو ہے میرے پاس۔ دولت بہترین کپڑے چاہنے والے کیا مانگوں ؟؟

میں چاہ کے بھی نہیں روپاتی اپنی دعاؤں میں۔

میں رب سے وہ رشتہ جوڑنا چاہتی ہوں کہ اسکا ہر حکم میرے لیے پتھر پر لکیر بن جائے۔میرے پاس یہ گھر گاری کوئی سہولت موجود نہ بھی ہو تو میرے لب پر سے صرف کلمہ شکر ادا ہو۔

جانتے ہو یہ جو لوگ جھونپڑی اور چھوٹے گھروں میں میں رہتے ہیں نہ ان کا اللہ سے بہت گہرا رشتہ ہوتا ہے۔وہ غم میں اگر اللہ کو یاد کرتے ہیں تو خوشی میں بھی یاد رکھتے ہیں۔

اور ایک ہم ہیں۔اتنا کہہ کر وہ طنزیہ مسکرائی۔

غم اور مشکلوں میں تو گھر میں درود اور آیت کریمہ کی محفلیں سجا لیتے ہیں اور خوشیوں میں رب کو بھول کر پارٹیز رکھ لیتے ہیں جس میں سب وہ کام ہوتے ہیں جس سے اس نے منع کیا ہے۔

دیکھو ہر کام میں رب کی رضا شامل ہوتی۔ضرور اس نے تمہارے لیے بھی کوئی نہ کوئی مقصد رکھا ہو گا۔بغیر کسی مقصد کے کوئی بھی انسان نہیں۔تمہارے لیے بھی امتحان ہو گے اور میرے لیے بھی۔وہ اسکا ہاتھ تھام کر پیار سے سمجھاتے ہوئے بولا۔

اسکی بات سن کر وہ اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی جہاں اس کے لیے صرف محبت ہی تھی۔

مصطفیٰ کی نظروں میں اپنے لیے محبت دیکھ کر اس نے دل میں "الحمدللہ" کہا اور مسکرا دی۔

**********

www.novelsclubb.com

اس وقت ملک اقتدار فارا بیگم کے ساتھ لان میں بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ شام کے سائے نیلے آسمان کو اپنی لپیٹ میں لے چکے تھے۔ ہوا کے جھونکے خلا میں اٹکیلیاں کر رہے تھے۔

یہ سماں سب ہی کو اپنا دیوانہ کر لیتا ہے۔

ملک اقتدار مسکرائے اور اپنی زوجہ کی جانب دیکھا جو ہاتھ میں تھامے کپ کو لبوں کے ساتھ لگا کر موسم سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔ کوئی بھی انہیں دیکھ کر یہ نہیان کہہ سکتا تھا کہ وہ چار بچوں کی ماں ہے جن میں سے سے دو شادی شدہ ہیں۔

اچانک فارا بیگم کی نظر ملک اقتدار پر پڑی جو انہیں دیکھ کر مسکرا رہے تھے ایک منٹ کے لیے تو وہ حیران ہو گئیں۔

www.novelsclubb.com

کیا دیکھ رہے ہیں۔ انھوں نے پوچھا۔

سوچ رہا ہوں مصطفی اور دائمہ کے فرض سے بھی سبکدوش ہو جاؤ۔اقتدار صاحب بولے۔

دائمہ کا نام سن کر وہ چونک گئیں۔

کیا کہنا چاہتے ہیں آپ۔انہوں نے کسی خدشے کے تحت پوچھا۔

جو تم سمجھ رہی ہو۔چائے کا کپ میز پر رکھ کر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں باہم ملا کر بولے۔

یوسف اچھا لڑکا ہے۔کچھ منٹ کے توقف کے بعد وہ بولے۔انداز گہری سوچ والا تھا۔

www.novelsclubb.com

یوسف؟؟انہوں نے پوچھا۔

میرے دوست کا بیٹا ہے اچھا لڑکا ہے۔اچھی جگہ نوکری کرتا ہے اپنا گھر گاڑی ہے ۔وہ تفصیل بتاتے ہوئے بولے۔

انکی بات سن کر فارا بیگم بھی سوچنے پر مجبور ہو گئیں۔

کچھ دیر تک جب فارا بیگم کی طرف سے جواب موصول نہ ہوا تو اقتدار صاحب نے سر اٹھا کر دیکھا۔

ہوا کے جونکے تیز ہو گئے۔

ان کی آنکھوں میں پانی تھا وہ لان کی طرف دیکھ کر مسکرا رہی تھیں۔

انہوں نے انکی آنکھوں کے سامنے ہاتھ ہلایا۔

کس سوچوں میں ڈوب گئیں ہیں۔اقتدار صاحب نے پوچھا۔

کہیں نہیں۔وقت کتنی جلدی گزر گیا۔وہ حال میں لوٹتے ہوئے بولیں۔

www.novelsclubb.com

ابھی کل کی ہی بات ہے یہ لان اس کی کلکاریوں سے گونجتا تھا۔اسکی اٹکیلیوں ہر مسکراتا ہے۔پتہ بھی نہیں چلا سردی کب آئی گرمی کب گئی ویسے ہی پتہ نہیں چلا

بچپن کب گزرا اور رخصتی کے دن آ گئے۔ فارا بیگم ایک ٹرانس میں بول رہی تھیں

۔

ہمم۔ اقتدار صاحب بھی انکی حامی بڑھتے ہوئے بولے۔

چلیں ٹھیک ہے میں دائمہ سے پوچھوں گی۔ اس کے بعد ہی آپ انکو بلا لینا۔ وہ ہاتھ سے چائے کا کپ رکھتے ہوئے بولیں اور اٹھ کر اندر جانے لگی۔

نارنجی آسمان میں رات کی سیاہی پھیلنے لگی۔۔۔۔

**********

دھیرے سے دروازہ کھولا دروازے کی آواز نے خاموشی کا سکوت توڑا۔

www.novelsclubb.com

کمرے میں گھپ اندھیرا تھا۔ کھڑکیوں پر بھی موٹے پردے گرے ہوئے تھے۔ ایسا لگتا تھا جیسے رات کا درمیانہ پہر ہو۔ وہ ہلکے ہلکے سے قدم اٹھاتی کمرے میں داخل ہوئی اور کھڑکیوں سے ہر دے ہٹائے جس کے باعث سورج کی روشنی

کمرے میں داخل ہوئی اور سیدھا بیڈ پر بیٹھے اس نرم سے وجود پر پڑی جو سر گھٹنوں میں دیے بیٹھا تھا۔

دائمہ۔ کنزہ نے پکارا۔

مگر کوئی جواب موصول نہ ہوا۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے پاس آئی اور اسے دوبارہ آواز دی جواب پھر موصول نہ ہوا۔

اس نے اسکا بازو پکڑا تو اسے یوں لگا جیسے اس نے کسی گرم جلتے ہوئے راڈ کو پکڑ لیا۔

دائمہ تمہیں تو بہت تیز بخار ہے۔ وہ پریشانی سے اسکا چہرہ اوپر کرتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

چہرہ جیسے ہی اولر ہوا سورج کی کرنیں اس کے چہرے پر پڑی۔

آنکھیں رونے کے باعث سوجھ کر سرخ ہو چکی تھیں۔ ناک بھی لال ہو چکا تھا۔ لب کپکپا رہے تھے۔

اسکی حالت دیکھ کر کنزہ کو ایسا لگا جیسے اسکا دل رک گیا ہو۔

یہ۔۔یہ کیا حالت بنا رکھی ہے۔کنزہا پنے دل پر ہاتھ رکھ کر بولی۔

کی۔کین۔زہ۔وہ ٹوٹے ہوئے لہجے میں اسکا نام پکار کر اس کے گلے سے لگ گئی

کیا ہوا ہے اور یہ کیا حالت بنا رکھی ہے۔کنزہ ارد گرد کا جائزہ لے کر بولی۔

مج۔مجھ۔مجھے ش۔شا۔د۔دی۔نا۔ہی۔کر۔ر۔نن۔ی۔(مجھے شادی نہیں کرنی)دائمہ ٹوٹتی ہوئی سانسوں میں بمشکل الفاظ ادا کر پائی۔اسکا جسم بخار میں تپ رہا تھا۔

کنزہ کو اس پر رحم آیا خود سے الگ کر کے اس نے نرمی سے اسکا چہرہ اوپر کیا۔

www.novelsclubb.com

کیا کوئی اور ہے؟؟اس نے محبت سے پوچھا۔

دائمہ بے یقینی سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔

نفی میں صرف سر ہلایا

تو پھر؟؟اسے انکار کی وجہ سے سمجھ نہیں آرہی تھی۔

مجھے تم لوگوں سے دور نہیں جانا ہمیشہ یہی رہنا ہے۔

دائمہ سوں سوں کرتے ہوئے بولی۔

کیا!!!دائمہ تم پاگل ہو سریسلی تم پاگل یو۔جب فاراتائی کی کال آئی کہ تم خود کو کمرے مس بند کیے بیٹھی ہو۔۔میں سمجھی پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے۔اوہ گاڈ تم واقعی پاگل ہو۔وہ سر ہاتھوں میں دیے گہرا سانس لے کر بولی۔

دائمہ سوں سوں کرتے اسے دیکھ رہی تھی۔

یار دیکھو ہر کسی کو اپنے اپنے گھر جانا پڑتا ہے اور تمہارا تو یہ گھر ہے بھی نہیں اصل گھر تو تمہارا وہ ہے جہاں تمنے بیاہ کر جانا ہے اور اللہ کا شکر کرو تمہیں اتنا اچھا گھر اور یوسف بھائی جیسا ہمسفر ملا ہے۔وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی۔

لیکن وہ دوسرا شہر ہے۔وہ دوبارہ بولی۔

اسکی بات سن کر اسکا دل چاہا وہ اپنا سر پیٹ لے۔

افففف دائمہ ! آجکل موبائل کے دور میں فاصلے کہاں فاصلے رہے ہیں۔ موبائل نے تو ساری دوریاں ختم کر دی ہیں۔ کنزہ پھر سمجھاتے ہوئے بولی۔

ہمم۔ مگر۔۔۔۔۔ ابھی الفاظ اس لے منہ میں ہی تھے کہ کنزہ نے انگلی دکھ کر چپ کروادیا اب اور بحث نہیں۔ وہ بولی۔

دائمہ نے ہار مان لی اور خاموش ہو گئی۔

ویسے یوسف بھائی ہیں کیسے ؟؟ اس کا موڈ فریش کرنے کے لیے کنزہ اسے تنگ کرنے لگی۔

مجھے کیا پتہ میں کونسا دیکھا ہے۔ وہ نظریں ادھر ادھر کرتے بولی۔

اوہو۔۔۔ ہماری مشرقی بنّو۔ وہ شرارتی ٹیون میں بولی۔

مر جاؤ۔ دائمہ اسکی طرف تکیہ اچھالتے ہوئے بولی۔

ایسی ہی وہاں پیلو فائٹنگ شروع ہو گئی اور ساتھ ساتھ ہنسی کی گونج سنائی دینے لگیں

۔

**********

افففف تھکا دینے والا ایونٹ تھا۔ کنزہ دھڑام سے بیڈ پر گرتے ہوئے بولی۔

دائمہ جو اپنی کلائیوں سے چوڑیاں اتار رہی تھی اسکی بات سن کر مسکرائی۔

کل آپکا ایونٹ ہے سوچو کل کیا حال ہو گا۔ چوڑیوں سے فارغ ہو کر اب وہ کانوں کو جھمکوں سے آزاد کر رہی تھی۔

کچھ ہی دیر پہلے وہ دائمہ "یوسف" کے عہدے پر فائز ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

آف وائٹ شرارے اور قمیض پر پستہ رنگ کا دوپٹہ اوڑھے وہ آسمان سے اتری حور لگ رہی تھی۔

نہیں بہن ایک ہی جگہ ٹک کر بیٹھنا ہے کیسی تھکان۔وہ آنکھیں بند کیے بیڈ پر ترچھی لیٹی مزے سے بولی۔

ارے مصطفی بھائی! آپ۔اچانک دائمہ کی آواز اسکے کانوں میں پڑی۔

سیکنڈ کے دسویں حصے میں وہ سیدھی ہوئی۔

ہاہاہا۔۔۔ہاہاہا۔۔۔ابھی تو کوئی بہت مزے سے باتیں کر رہا تھا۔

ہاہاہا۔وہ اسکو تنگ کرتے ہوئے بولی۔

دفع ہو۔کنزہ سرخ ہوتے گالوں کے ساتھ بولی۔

ارے میری شرمیلی بھابھی۔وہ محبت سے اسے دیکھ کر بولی۔

www.novelsclubb.com

اسکی بات سن کر مسکرائی اور اپنے نازک پاؤں سینڈلز کی قید سے آزاد کرنے میں مصروف ہو گئی۔

کنزہ نے آج میرون رنگ کی سادی ویلوٹ کی شرٹ کے ساتھ گولڈن شرارا پہنا ہوا تھا۔

ویسے کل تم میری بھابھی کے عہدے پر ہمیشہ کے لیے فائز ہونے جا رہی ہو۔ کیسا لگ رہا ہے۔ وہ۔ اسکے سامنے کھڑی ہو کر بولی۔

کنزہ کی پشت اس وقت دروازے کی جانب تھی۔

خوش قسمت ہے تمہارا بھائی جس کی شادی مجھ سے ہو رہی ہے ورنہ اس سے کس نے شادی کرنی۔ وہ مغرورانہ انداز میں بولی۔

اچھا جی۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی کہ اچانک اسکی نظر پیچھے کھڑے مصطفی پر پڑی اس سے پہلے دائمہ کچھ بولتی کنزہ دوبارہ بولی۔

اور نہیں تو کیا۔۔۔۔ تمہارے بھائی کو تو سو نفل شکرانے کے پڑھنے چاہیے کہ اسکی شادی کنزہ فرحان سے ہو رہی ہے۔

کنزہ بھائی تمہارے پیچھے ہیں۔دائمہ اسکو خبر کرتے ہوئے بولی۔

کنزہ نے اسکو آنکھیں دیکھائیں۔جیسے اب نہیں آؤ نگی باتوں میں

میں ڈرتی ہوں کیا تمہارے بھائی سے آنے دو اسے۔یہ کہتے ہوئے وہ پیچھے مڑی پیچھے مصطفی کو دیکھ کر اسکی سیٹی گم ہو گئی۔

آاپ۔وہ ہکلاتے ہوئے بولی۔

جی۔میں۔وہ نچلا ہونٹ دبا کر بولی۔

وہ اسے بنا پلکے جھپکائے دیکھ رہی تھی۔رائیل بلیو شلوار قمیض میں اوپر کالے رنگ کی ویسکوٹ اسکی شخصیت کو اور نمایاں کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

پیچھے کی جانب سیٹ کیے کوئے بال اسکی شخصیت کو اور سحر انگیز بنا رہی تھی۔کنزہ مصطفی کے سحر میں اس قدر کھو گئی کہ اسے پتا بھی نہ چلا کہ وہ کب وہاں سے گیا۔

اوہ بہن! بھائی گئے۔دائمہ اس کی آنکھوں کے سامنے ہاتھ ہلا کر بولی۔

ہاں۔۔۔وہ ہوش میں آئی۔

تمہارا تو بس نہیں چل رہا تھا کہ میرے بھائی کو نظر لگا دو۔وہ خشمگیں سے گھورتے ہوئے بولی۔

اتنا تمہارا بھائی ٹام کراس جسے نظر لگ جائے۔وہ بھی اسی کے انداز میں بولی

تمہارے سامنے تو ٹام کراس ہی ہیں میرے بھائی۔اتنا کہہ کر دائمہ وہاں سے بھاگ گئی۔

رائمہ کی بچی رک تجھے ابھی بتاتی ہوں۔وہ بھی اس کے پیچھے بھاگی۔

**********

www.novelsclubb.com

کنزہ فرحان ولد ملک فرحان آپکا نکاح ملک اقتدار سے صاحبزادے مصطفی اقتدار سے بخوص ایک لاکھ حق مہر سکہ رائج الوقت کروایا جاتا ہے کیا آپ نے قبول کیا۔

وہ جو پہلے ہی لال جوڑے میں سجی سنوری گھبرائی بیٹھی تھی مولوی صاحب کی آواز سے اور گھبرا گئی۔

ق۔ قبول ہے۔اس نے نروس ہوتے ہوئے کہا۔

کیا آپ نے قبول کیا۔

جی۔

کیا آپ نے قبول کیا۔ تیسری دفعہ پوچھا گیا۔

جی کہتے ہوئے اس نے ہاتھ میں قلم تھاما اور نکاح نامے پر دستخط کرنے لگی۔

دستخط کرتے ہوئے اسکے ہاتھ کانپ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

جیسے ہی ملک فرحان کا شفقت سے بھرپور ہاتھ اس نے اپنے سر پر محسوس کیا۔آنسو جو کب سے باہر آنے کے لیے مچل رہے تھے ایک دم اچھل کر گالوں پر آ گئے۔

بابا۔وہ آنسو روکنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے ان کے گلے لگی۔

ارے میرا بچہ روتے نہیں۔وہ اسکو سینے سے لگاتے ہوئے بولی۔

دلہن کو لے آؤ۔۔۔۔باہر سے صدا آئی لڑکیاں جو اسی انتظار میں تھیں فورا آگے بڑھیں اور کنزہ کو لے کر باہر کی جانب بڑھ گئیں۔

پیچھے ملک فرحان اپنی بیٹی کی خوشی کی دعا کرنے لگے۔

جب کنزہ کو مصطفی کے پہلو میں بٹھایا گیا تو وہ گھونگھت میں تھی۔

ارے بھئی آئینہ۔آئینہ کہاں ہے؟؟ بھیڑ میں سے شور اٹھا۔

آئینہ لایا گیا۔مصطفی کے ہاتھ میں آئینہ تھما کر دھیرے دھیرے سے کنزہ کا گھونگھٹ اٹھایا گیا۔

www.novelsclubb.com

مصطفی کی نظریں آئینے میں نظر آنے والے کنزہ کے عکس پر ٹھہر سی گئیں۔

ناک میں پہنی ہوئی نتھ نے مصطفی کو اپنے سحر میں قید کر لیا۔

ارے بھائی نظر لگاؤ گے کیا۔لڑکیوں میں سے آواز آئی جسے سن کر وہ سیدھا ہوا۔

کنزہ نے نظر اٹھا کر مصطفی کی طرف دیکھا اس کے دل نے چپکے سے کہا۔

فَبِاَیِّ آلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ (پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے)۔

ہر طرف رنگ و خوشیوں کا سماں تھا۔

مگر کچھ لوگ ایسے

سے تھے جن کو یہ منظر اپنی نگاہوں میں سرخ مرچ لگ رہے تھے ایک نہیں دو لوگ تھے۔

کیا ہو گا مصطفی اور کنزہ یا آنے والی زندگی میں۔

@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@

www.novelsclubb.com

-

#زندگی افسانہ ہے۔

#از قلم عمارہ نوید۔

#چھٹی قسط۔

افففف ابھی مجھے گئے ایک ہفتہ بھی نہیں ہوا اور آپ نے یہ حالت کر لی۔وہ ملک فرحان کو یخنی چمچ سے پلاتے ہوئے بولی۔

ہاہا۔ایسی کوئی بات نہیں وہ ہنستے یوئے بولے۔

السلام علیکم!! مصطفیٰ کمرے میں داخل ہوئے اسلام کیا۔

وعلیکم السلام! ملک فرحان سیدھے ہوتے ہوئے بولے۔

ارے لیٹے رہیں۔انکو سیدھا ہوتے ہوئے دیکھ کر مصطفی جلدی سے بولا اور انکے پاس بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

کنزہ کھڑی ہو گئی۔ مصطفی نے اسے ایک نظر دیکھا۔

کچے سیب کا انارکلی فراک پہنے جس کے کناروں اور گلے پر پرل کا خوبصورت کام ہوا تھا۔ بالوں کو کرل کر کے ایک سائیڈ سے آگے کیے ہوتے تھے اور نیچرل میک اپ میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

کھانا لگاؤں آپکے لیے؟؟اس نے ہو چھا۔

ارے ہاں بھئی لگاؤ پہلی دفعہ میرا بیٹا میرے گھر آیا ہے۔ملک فرحان خوشدلی سے بولے۔

مصطفی انکی طرف دیکھ کر مسکرایا۔

جی اچھا۔وہ یہ کہہ کر نکل گئی۔

www.novelsclubb.com

اس کے جانے کے بعد وہ دونوں باتوں میں مصروف ہگئے۔

**********

بیٹا ٹھیک طریقے سے کھانا کھایا؟؟ملک فرحان نے پو چھا۔

جی چاچو۔بہت لذیذ تھا کھانا۔وہ بھی بولا۔

ک

اسکی بات سن کر وہ مسکرائے اور پھر کنزہ کو مخاطب کر کے بولے۔

بیٹا۔کیا سوچ رہی ہو؟؟

۔وہ جو پہلے ہی سوچ رہی تھی کہ وہ یہاں رہنے کی اجازت کیسے لے گی۔ملک فرحان کی آواز سن کر اور پریشان ہو گئی۔

وہ بابا میں سوچ رہی تھی کیوں نہ آج یہی پر رک جاؤں۔اس نے جھجکتے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

ارے کوئی ضرورت نہیں جاؤ اپنے گھر یہاں پر قاسم ہے نہ میرے پاس۔وہ اسے ڈانٹتے ہوئے بولے اور ملازم کا حوالہ دیا۔

چاچو۔اگر رکنا چاہتی ہے تو رک جائے۔مصطفی بولس

ارے نہیں اپنے گھر جائے بے شک صبح دوبارہ واپس آجائے۔انھوں نے سہولت سے منع کرتے ہوئے کیا۔

ٹھیک ہے جیسا آپ کہیں ابو وہ ہار مانتے یوئے بولی۔اسے معلوم تھا کہ بحث کا کوئی فائدہ نہیں۔

**********

ویسے گاجر کا حلوہ بہت کمال کا تھا بیگم صاحبہ۔ مصطفی بیڈ پر بیٹھتے یوئے بولس ابھی کچھ کی دیر پہلے وہ دونوں گھر پہنچے تھے۔

ہمم شکریہ۔وہ اپنے رات کے کپڑے نکالتے ہوئے بولی اور باتھ روم میں چلی گئی۔

مصطفیٰ جانتا تھا اب اسکو اسکا موڈ کیسے ٹھیک کرنا ہے۔

www.novelsclubb.com

کنزہ جیسے ہی چینج کر کے نکلی۔سامنے کا منظر دیکھ کر حیران رہ گئی۔بیڈ پر بنا خوبصورت گلاب کی پتیوں کا دل اور اس کے ارد گرد چاکلیٹس بکھری ہوئیں اور ایک پنک کلر کا بڑا سا ٹیڈی بیئر پڑا ہوا۔

کنزہ مسمائر ہو کر یہ سب دیکھ رہی تھی۔جب اسکو اپنے کندھے پر دباؤ محسوس ہوا۔اس نے مڑ کر دیکھا تو مصطفی آبکھوں میں محبت لیے اسے دیکھ رہا تھا۔

یہ کیا ہے سب؟؟؟اس نے ہوچھا۔

آج میں تمہیں سرپرائز دینا چاہتا تھا اسی لیے یہ سب کیا۔اس نے بتایا۔

تھینک یو یو آر آبیسٹ ہز بینڈ ایور۔وہ خوشی سے بولی۔

تھینکس فار کمپلیمنٹ۔وہ سر کو ہلکا سا خم دے کر بولا۔

******!!*!!!!!!!******

کیا سوچ رہی ہیں بھوہ بھابھی۔نشا نے انکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔

کچھ نہیں۔بس ایسے ہی۔وہ مسکرائیں۔

نشاانکے سامنے بیٹھ گئی۔

اس وقت وہ دونوں کچن میں موجود ٹیبل پر بیٹھی ہوئیں تھیں۔یہ انکا اکثر کا معمول تھا کہ وہ دونوں اور کنزہ بیٹھ کر گپے لگایا کرتے تھے مگر آج کنزہ موجود نہ تھی تو یہ دونوں آپس میں بیٹھی باتیں کر رہیں تھیں۔

کیا ارشاد بھائی نے کوئی بات کی؟؟نشا نے جھجکتے ہوئے پوچھا۔

ارے نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔اس کے غلط اندازے پر عجوہ جلدی سے بولی۔

تو؟؟؟اس نے دوبارہ پوچھا۔

www.novelsclubb.com

وہ میں کنزہ کے بارے میں سوچ رہی تھی۔عجوہ اتنا کہہ کر خاموش ہو گئی۔

کیا کوئی ان بن ہوئی ہے بھابھی کنزہ سے لیکن وہ تو اتنی اچھی ہے۔نشا بیگم کنزہ حمایت میں بولیں۔

ارے نہین اللہ نہ کرے کبھی ایسا کچھ ہو اور تم اپنے سے اندازے لگانا بند کرو بتاتی ہوں۔وہ اسے ڈانٹتے ہوئے بولیں۔

جانتی ہو ساریہ مصطفی سے محبت کرتی ہے۔جب ہمارے نکاح پر مصطفی نے کنزہ جو پرپوز کیا تھا تو ساریہ کے جہرے کے زاویے دیکھ کر مجھے خوف آرہا تھا۔پتا نہیں وہ کیا کرے گی۔اگر اسے کوئی چیز پسند آجائے نہ تو وہ اسکو حاصل کرنے کے لیے ہر حد تک جاسکتی ہے تو پھر یہ تو اسکی محبت ہے۔

ساریہ کی خاموشی کسی طوفان کے آنے کی نوید سنا رہی ہے اور اس طوفان کی زد میں صرف برباد کنزہ ہو گی۔عجوہ خوفزدہ لہجے میں بولیں۔انکی آواز کی لڑکھراہٹ کنزہ سے انکی محبت کو واضح کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

بھابھی کچھ نہیں ہو گا۔وہ بھی ہماری کزن خالہ زاد ہے۔کیا پتہ سمجھ گئی ہو اسی لیے خاموشی سے یہاں سے چلی گئی ہو۔نشا انہیں دلاسہ دیتے ہوئے بولی مگر وہ خود بھی اندر سے خوفزدہ تھی۔

عجوہ بیگم خاموش تھیں۔اتنے میں باہر سے ڈور بیل کی آواز آئی۔

لگتس ہے مصطفی بھائی اور کنزہ آئے ہیں خود کو نارمل رکھیں اور باہر آئیں۔وہ خود بھی اٹھی اور عجوہ بیگم کو بھی اٹھایا۔

السلام علیکم بھابھی! کنزہ عجوہ بیگم کے گلے لگتے ہوئے بولی۔

وعلیکم السلام! آگئی مصطفی نہیں آیا۔وہ اس سے ملتے ہوئے بولی۔

ارے کیوں نہیں آئے انکی کال آگئی تھی تو وہ باہر رک گئے۔وہ نشا بیگم سے مل رہی تھی اور ساتھ ساتھ جواب دے رہی تھی۔

میرے بغیر خوب محفلیں لگ رہیں ہیں۔کنزہ کمر پر ہاتھ جمائے مصنوعی غصے سے بولیں۔

www.novelsclubb.com

ہمم۔نشا بیگم نے سر ہلایا وہ موڈ میں آگئیں اور دوبارہ بولیں رج رج کے برائی کی ہے تمہاری۔

عجوہ بیگم ہلکا سا مسکرائیں۔

اووہ! لیکن صد افسوس آپ لوگوں کو زیادہ موقع نہیں ملا کل سے تو میں بھی یہی ہونگی پھر کس کی برائی کرنی۔ کنزہ بیگم بھی مزے سے بولیں۔

اوہو!!! کوئی نہیں عجوہ بھابھی کی کریں گے۔ نشا آنکھ دبا کر بولیں اور مسجرادی۔

عجوہ بیگم نے مصنوعی آنکھیں دیکھائیں۔ جس سے نشا بیگم ایک دم خاموش ہو گئیں۔

ہاہاہا۔ نشا بیگم کو دیکھ کر کنزہ کی ہنسی چھوٹ گئی۔

عجوہ بیگم بھی مسکرادیں۔

www.novelsclubb.com

اللہ ہمارا ساتھ ایسا ہی قائم رکھنا عجوہ بیگم۔ نے دل ہی دل میں کہا۔

**********

وقت کا پتا ہی نہیں چلا کتنی تیزی سے گزرا وقت ایسے تھا جیسے ہر وقت ہوا کے گھوڑوں ہر سوار ہوتا ہے۔ایسا لگتا تھا کہ ابھی کل ہی انکی شادی ہوئی تھی اور آج تین سال گزر گئے۔

مشعل میری جان میرے بچے چپ ہو جا۔وہ اپنی ایک مہینے کی بیٹی کو گود میں اٹھائے سہلا رہی تھی۔جو پچھلے آدھے گھنٹے سے رو رہی ہے۔

ارے ابھی تک رو رہی ہے لاؤ سے مجھے دو۔بھوک تو نہیں اسے۔عجوہ بیگم کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولیں۔

نہیں بھابھی پتا نہیں اسے کیا ہوا ہے روتی جا رہی ہے۔کنزہ مشعل کو عجوہ بیگم کو دیتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

شموئل آگیا اسکول سے؟؟

نہیں ابھی تک تو نہیں آیا شاید راستے میں ہو۔وہ مشعل کو سہلاتے ہوئے بولی۔

ہممم اور زہرام کہاں ہے۔اس نے کمرہ سمیٹتے ہوئے کہا۔

مشعل ابھی بھی رو رہی تھی۔

لائیں اسکو دیں آپ بلاوجہ پریشان ہو رہی ہیں کنزہ مشعل کو لیتے ہوئے بولیں۔

ارے میری بیٹی ہے میں کیوں ہونے لگی ہریشان۔وہ اسے پیار کرتے ہوئے بولیں۔

ہممم آپ ہی کی امانت ہے یہ۔کنزہ بھی بولی۔

ہاں میرے زہرام کی دلہن ہے یہ میری بیٹی۔عجوہ بیگم اسے محبت سے دیکھتی ہوئیں بولیں۔

www.novelsclubb.com

وہ بھی مسکرادی۔

مجھے لگتا ہے اس کے پیٹ میں درد ہے رکو میں دوائی دیتی یوں تمہیں۔وہ مشعل کو کنزہ کو پکڑا کر وہاں سے چلی گئیں۔

**********

وہ آفس سے تھکا ہوا آیا۔

جیسے ہی وہ اپنے کمرے میں داخل۔ ہوا اسکی نظر کنزہ اور اس کے ساتھ لگی ہوئی مشعل پر پڑی۔

نا جانے وہ اسے سلاتے کوئے کب خود نیند کی وادی میں اتر گئی تھی اسے خود بھی خبر نہ ہوئی۔

وہ بیڈ پر بیٹھ کر اسکا جائزہ لیے لگا۔

بکھرے بال جیسے صبح سے کنگھی نہ کی ہو۔ شکن آلود کپڑے۔ آنکھوں کے گرد ہلکے اسکی شب بیداری بیان کر رہی تھی۔ اسکی یہ حالت دیکھ کر اسکا دل مایوس ہو گیا۔

اچانک کنزہ کی آنکھ کھل گئی مصطفی کو اپنے سامنے پا کر وہ پل بھر کے لیے گھبرا گئی۔

آپ !آپ کب آ گئے۔وہ سیدھی ہوتی ہوئی طولی اس نے مشعل کو آرام سے اس نے بیڈ پر لٹایا۔

ہمم ابھی آیا وہ سادے سے انداز میں بولا۔

میں پانی لائی آپکے لیے۔وہ بولی اور کمرے سے چلی گئی۔

اس کے جانے کے بعد اس نے ٹائی اتاری اور ایزی ہوا ایک نظر سوتی ہوئی اپنی بیٹی کو دیکھا اور مسکرایا۔

"میری زندگی "اس نے اس کے ماتھے ہر بوسہ دیا۔

اتنے میں اسکا فون بجا۔

www.novelsclubb.com

اس نے فون اٹھا کر دیکھا تو ایک مسیج تھا۔

مسیج پڑھ کر اس نے فون سائیڈ پر رکھا۔

اتنے میں کنزہ پانی لے آئی۔

یہ لیں۔ کھانا لگاؤ آپکے لیے۔اس نے اسے پانی دیتے یوئے کہا۔

نہیں ایک دوست آرہا ہے اس کے ساتھ جارہا ہوں۔وہ عام سے لہجے میں کہتا ہوا اٹھا۔

اچھا۔۔۔وہ چہرے پر آئے بالوں کو ہٹاتے ہوئے بولی۔

کنزہ کپڑے ہی بدل لیتی تمہیں پتا ہے نہ تمہیں فریش دیکھ کر میں خود فریش ہو جاتا ہوں۔وہ شکوہ کن انداز میں بولا۔

کنزہ اسکی بات سن کر شرمندہ کو گئی۔

وہ مشعل بہت تنگ کر رہی تھی اس وجہ سے۔اس نے اپنے حق میں جواز پیش کیا۔

www.novelsclubb.com

بس رہنے دو۔وہ یہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔

پیچھے وہ اکیلی رہ گئی۔اس کے دل نے مختلف خدشات پیش کرنے شروع کر دیے۔وہ سارے خدشات جو بالائے طاق رکھ کر اپنی بیٹی طرف بڑھی۔

**********

مصطفی! ویسے یہ پلیس کتنی اچھی ہے نہ۔ وہ اس وقت لاہور کے ایک بہترین ہوٹل میں موجود تھے۔ ساریہ نے کمنٹ پاس کیا۔

ہمم۔ اس نے بھی تائید کی۔

ویسے یہ ڈنر کس خوشی میں۔ مصطفی نے دونوں ہاتھوں کو ملا کر ہو چھا۔

ویسے ہی بھئی۔ ہم اتنے اچھے فرینڈز ہیں تو اچھی فرینڈ شپ کی خوشی میں ہی یہ ٹریٹ سمجھ لو۔ وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

مصطفی نے اسکا مکمل جائزہ لیا۔

www.novelsclubb.com

ٹی پنک کلر کے پلین سوٹ پر پستہ رنگ کا شیفون کا دوپٹہ اوڑھے چہرے ہر نیچرل میک اپ اور بالوں کو کرل کیے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

مصطفی اسکی خوبصورتی میں گم ہو گیا۔

اس وقت اس کے دل و دماغ سے کنزہ مکمل طور پر نکل گئی تھی اس وقت اس کا دل دماغ صرف ساریہ پر مرکوز تھا۔

دوسری جانب ساریہ دل ہی دل میں خوش ہو رہی تھی کہ بہت جلد وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گی۔

لیکن اتنی جلدی ہو گی یہ اس کے وہم۔و گماں میں بھی نہیں تھا۔

**********!!!!!!!!!!!!!!*

مصطفی کو اب ساریہ کے ساتھ گھومنا پھرنا اچھا لگنے لگا تھا وہ مکمل طور پر کنزہ اور مشعل کو نظر انداز کر رہا تھا۔

کنزہ مصطفی کے اس رویے پر اس قدر پریشان رہنے لگی تھی اس نے اپنی صحت کا خیال رکھنا ہی چھوڑ دیا۔وہ کافی کمزور ہو چکی تھی مگر مصطفی کو وہ نظر نہیں آتی تھی۔

صبح صبح کام سے فارغ ہو کر وہ جلدی سے شاور لیا۔ پھر اس نے مشعل کو پنک کلر کا باربی فراک پہنایا جس نے اس بھوری آنکھوں والی گڑیا کی معصومیت کو چار چاند لگا دیے۔

پھر خود بھی جلدی سے تیار ہوئی۔

ریڈ کلر کے انارکلی فراک میں جس کے گلے پر گولڈن خوبصورت کام ہوا تھا ساتھ میچنگ جیولری پہنے اور نیچرل میک اپ کیا ہوا تھا مگر لپ اسٹک شیڈ ڈارک ریڈ کلر کا لگایا تھا جو اسکی دودھیا رنگت کو اور ابھار رہا تھا۔

وہ کب سے مصطفی کا انتظار کر رہی تھی۔ آج انکی شادی کی تیسری سالگرہ تھی اور اسے مکمل طوع پر یقین ر

www.novelsclubb.com

تھا کہ مصطفی آج جلدی گھر آئیں گے وہ تو یہ سوچ سوچ کر ہی خوش ہو رہی تھی کہ مصطفی جب اسے ایسے تیار دیکھے گا تو وہ بہت خوش ہو گا۔

مصطفی کا خوشی سے جگمگاتا چہرہ اس کے ذہن کے پردوں پر لہرا رہا تھا اور اسکی خوشی میں چار چاند لگا رہا تھا۔۔

آئے کیوں نہیں ابھی تک۔اس نے گھڑی کی طرف نظر دوڑاتے ہوئے دیکھا جو رات کے نو بجا رہی تھی۔

عموماً سات بجے تک آجاتے ہیں اور اس خاص دن ہر نو بجا دیے ضرور کوئی سپرائز ہلان کیا ہو گا۔ایک دم یہ سوچ اس کے ذہن میں آئی۔اس سوچ نے اجو اور ھوش جر دیا۔

انتظار کرتے کرتے کب وہ نیند کی وادی میں اتر گئی۔اسے پتا ہی نہیں چلا۔

**********

ہیپی برتھ ڈے ڈیئر ساریہ۔ مصطفی نے تالیاں بجاتے یوئے اسے وش کیا۔

اوہ مصطفی تھینک یو سو مچ!! وہ کیک کٹ کرتے کوئے بولی۔

مائی پلیئر۔اس نے سینے پر ہاتھ رکھ کر سر کو خم دیتے ہوئے کہا۔

اس وقت وہ پی دی ہوٹل میں موجود تھے۔

ہمم میرا گفٹ ساریہ نے ایک ادا سے ہاتھ آگے کرتے کوئے اپنا گفٹ مانگا۔

ہمم گفٹ گفٹ تو میں کوئی لایا نہیں۔وہ دونوں ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں ڈالتا ہوا بولا۔

اس کی بات سن کر ساریہ نے منہ بسور لیا۔

لیکن میرے پاس اسکا ایک حل ہے۔وہ سوچے ہوئے بولا۔

کیا؟؟اسنے دونوں ہاتھ کمر پر رکھ کر پوچھا۔

www.novelsclubb.com

وہ یہ کہ ہم ابھی جائیں گے اور بہت ہی خاص جگہ سے شاپنگ کریں گے ڈنر اینڈ لانگ ڈرائیو پر جائیں گے۔ مصطفی پلان بتاتے ہوئے بولا۔

واہ جناب آپ تو پورا پلان کیے بیٹھے ہیں وہ مسکرا کر بولی۔

اسلی بات سن کر وہ مسکرایا۔

وہ بھول چکا تھا کہ آج اسکی شادی کی سالگرہ ہے اور اسکی بیوی گھر اس کے انتظار میں بھوکی بیٹھی ہوئی ہے

**********

ابھی تک آئے کیوں نہیں۔وہ بے چینی سے چکر کاٹتے ہوئے بولی وہ کب سے فون ٹرائے کر رہی تھی مگر بے سود۔اس نے آفس کا نمبر ڈائل کیا تو مصطفی کی سیکرٹری نے اٹھایا۔

السلام علیکم ! میں مسز مصطفی بات کر رہی ہوں۔ کنزہ نے اپنا تعارف کروایا۔

www.novelsclubb.com

اوہ ! وعلیکم السلام ! ہاؤ کین آئی ہیلپ یو۔خوشدلی سے جواب ملا۔

کیا مصطفی کی کوئی خاص میٹنگ تھی جس کی وجہ سے وہ اب تک نہیں آئے ؟؟ کنزہ نے لوچھا۔

نو میم مصطفی سر تو پانچ بجے کے چلے گئے ہیں ساریہ میم کے ساتھ آج انکی سالگرہ تھی نہ۔اس نے بتایا

ساریہ میڈم کے ساتھ۔وہ قدرے حیرانگی سے بولی۔

جی وہ اکثر آفس آجاتی ہیں اوت وہ دونوں چلے جاتے ہیں۔سیکرٹری نے اسے بتایا۔

فون کٹ گیا۔اکثر ساریہ کے ساتھ چلے جاتے ہیں۔آج بھی وہ اسکے ساتھ ہی ہیں مطلب وہ ہماری شادی کی سالگرہ بھول گئے۔

کتنا اہتمام کیا تھا میں نے کتنے دل سے تیار ہوئی تھی مگر نہیں میری کوئی فکر نہیں وہ ساریہ کے ساتھ چلے گئے۔آنسو مسلسل ٹوٹ کر گالوں پر گر رہے تھے اور وہ خود بھی زمیں پر بیٹھتی جا رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسکا دل کسی خطرے کا اشارہ کر رہا تھا۔

کچھ منٹ بعد وہ اٹھی وضو کیا اور اپنے رب کے حضور دو رکعت نماز حاجت ادا کی اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔

"اے اَللہ ﷻ آپ ہی دلوں کے حال بہترین طریقے سے جانتے ہیں۔ یا اللہ میں تو نادان ہوں۔ بے وقوف ہوں کچھ بھی نہیں جانتی لیکن اللہ آپ تو سب کچھ جانتے ہیں نہ۔ یا اللہ اگر یہ کوئی امتحان ہے آپکی طرف سے تو اللہ مجھے اس امتحان میں آپکا ساتھ چاہیے۔ مجھے تنہا مت چھوڑیئے گا۔"

اس نے دعا مانگ کر ہاتھ چہرے ہر پھیرے اب وہ قدرے پر سکون تھی کیونکہ اس نے اپنے تمام معاملات اپنے رب پر چھوڑ دیے تھے۔

www.novelsclubb.com

*******"""""""""""""""""****

ویسے ماننا پڑے گا تمہاری چوائس کمال کی ہے۔ سار یہ کھانا کھاتے ہوئے بولی۔

اس کا اشارہ شاپنگ کی طرف تھا۔

بس دیکھ لو۔اس تتلے بھی اترا کر جواب دیا۔

ویسے سار یہ شادی کا کوئی پلان ہے کہ نہیں اس نے کھانا کھاتے کوئے بے نیازی سے ہو چھا۔

نہیں۔۔سار یہ مختصر سا بولی

کیوں؟؟ مصطفی نے حیرانگی سے پو چھا۔

جب سے اس دل میں تم آکر بسے ہو۔تب سے اس دل نے ہر کسی پر دروازے بند کر دیے۔وہ سنجیدگی سے بولی۔

www.novelsclubb.com

مصطفی اس کے چہرے کو غور سے دیکھنے لگا اس نے اسکی باتوں کو سیریس لے لیا۔

ساریہ دل ہی دل میں خوش تھی کہ اسکی چال کامیاب ہو گئی۔اس کا تیر ٹھیی نشانے پر لگا ہے کہ اس کے سامنے بیٹھے کوئے شخص کو وہ اپنے جال میں اس قدر پھنس چکا ہے کہ اسے اپنا خاص دن بھی یاد نہیں رہا۔

ہاہاہا۔جسٹ جا کنگ وائے یو آر سو سیریس۔ساریہ اس کے سنجیدہ چہرے کو دیکھ کر ہنسی۔

مصطفی ایک دم ہوش میں آیا۔

چلیں کافی ٹائم ہو گیا ہے۔وہ یہ کہتے کوئے اٹھا اور باہر کی طرف نکل پڑا اس کے پیٹھے عہ بھی شاطرانہ مسکراہٹ لے کر چل پڑی۔

**********

گھڑی اس وقت رات کے گیارہ بجاریی تھی ہو را گھر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا وہ دبے پاؤں گھر میں داخل ہوا۔

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے اپنے کمرے کی جانب بڑھا۔

کمرے کی لائٹ جلی ہوئی تھی جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا اسکی نظر سوتی کوئی کنزہ ہر پڑی جو نا جانے کب اس کے انتظار میں بغیر کھانا کھائے سو گئی تھی۔

انتظار بھی نہیں کر سکتی تھی میرا۔وہ طنزیہ بول کر باتھ روم کی جانب بڑھ گیا۔

یہ دیکھے بغیر کے وہ اسکے انتظار میں کتنا تیار ہوئی تھی۔

**********

اس وقت سب ناشتے کی ٹیبل پر موجود تھے سوائے فارا بیگم اور اقتدار صاحب کے

۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں رات کو ہی کسی دوست کی شادی میں شرکت کی غرض سے دوسرے شہر گئے تھے انکی واپسی ایک ہفتے بعد کی تھی۔

نشا بیگم بھی رات کو ہی لوٹی تھیں اپنے میکے سے۔

ابھی وہ سب موجود ہی تھے کہ کنزہ بھی آکر عجوہ بیگم کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی ۔صبح سے وہ مصطفی کو نظرانداز کر رہی تھی جسے مصطفی نے ابھی نوٹ کیا۔

عجوہ بیگم مے کنزہ کو دیکھا جیسے نظروں ہی میں ہو چھ رہی ہوں مصطفی کے ساتھ کیوں نہیں بیٹھی۔

نشا بھابھی آپ کب لوٹیں۔اس نے عجوہ بیگم کی نظروں کو نظرانداز کر کے نشا بیگم سے پوچھا۔

رات کو ہی لوٹی ملاقات نہیں ہو سکی۔اوہ رکو ایک منٹ۔یہ کہہ کر وہ وہاں سے چلی گئیں اور جب لوٹیں تو انکے ہاتھ میں ایک خوبصورت سا لکڑی کا ہینڈ میڈ باکس تھا۔

یہ لو تمہارا گفٹ ہیپی تھرڈ اینورسری۔کل نہیں دے پائی۔وہ اسے وش کرتے ہوئے بولا۔

شکریہ بھابھی۔اس نے خوشدلی سے قبول کرتے ہوئے کہا۔

مصطفی ایک دم حیران ہو گیا اور اسکو یاد آیا کل اسکی اینو سری تھی اور جب وہ لوٹا تو کنزہ نے اسکا پسندیدہ لباس زیب تن کیا ہوا تھا اور اس نے اسکو نظر انداز کیا اور اس وجہ سے اب وہ ایسا برتاؤ کر رہی تھی۔

اوہ شٹ! مجھ سے بڑا کوئی اسٹوپڈ نہیں ہو گا۔اس نے آہستہ سے کہا

کنزہ کی نظر اس پر پڑی تو وہ اس کو ہی دیکھ رہا تھا۔

اس نے جلدی سے نظروں کا رخ بدلا اور وہاں سے مشعل کا بہانہ کر کے چلی گئی۔

مصطفی اسکو جاتا دیکھتا رہ گیا۔

**********

www.novelsclubb.com

آہم آہم!! ابھی وہ مشعل کو سیدھا لٹا کر اٹھی تھی۔جب اسے پیچھے سے آواز آئی۔

اس نے مڑ کر دیکھا تو مصطفی مسکرا رہا تھا۔

اس نے منہ پھیر لیا۔

نارض ہو؟اس نے پوچھا۔

میں کیوں ناراض ہونے لگہ یہ حق تو آپکو ہی حاصل ہے جب چاہے جس بات پر بھی ناراض ہو جائے۔وہ رندھے ہوئے لہجے میں بولی۔

انسوؤں کو روکنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے بولی

سوری نہ۔۔وہ اس کے سامنے آکر کان پکڑتے ہوئے بولا۔

آپ ہماری اینورسری بھول گئے۔مجھے کوئی بات نہیں کرنی وہ اسے پیچھے دکھیل کر باہر چلی گئی۔

مصطفی سیک گہرا سانس لے کر بس اسے جاتا دیکھتا رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

#زندگی افسانہ ہے

,epi7#

#عمارہ نوید

بغیر اجازت کے کاپی پیسٹ کرنا ممنوع ہے

دسمبر کی ٹھٹرتی شام اپنے عروج پر تھی۔۔

اس وقت وہ سب روانہ ہو چکے تھے۔اس وقت وہ گھر صرف مصطفی کا انتظار کر رہی تھی

آج عجوہ بیگم کے میکے دعوت تھی انکی سب لوگ روانہ ہو چکے تھے سوائے اسکے۔

آئے کیوں نہیں صبح بتایا تو تھا میں نے۔وہ ہاتھ میں فون تھامے چکر کاٹ رہی تھی اور بار بار گھڑی کی جانب دیکھ رہی تھی۔

اچانک اس کا دھیان مشعل کی جانب گیا اسے سوئے ہوئے تین گھنٹے سے زیادہ ہو گئے تھے اتنی دیر تو کبھی نہیں سوئی۔وہ اسے دیکھنے کے لیے اوپر بھاگی۔

مشعل! مشعل! وہ اسے پکارتی گود میں لیا۔

یااللہ ! یہ تو بخار میں تپ رہی ہے اور سانس کیوں نہیں لے رہی۔ وہ اسے زور سے ہلاتے ہوئے بولی۔

وہ مکمل طور پر حواس باختہ ہو گئی تھی اور اسکو سہلانے کے ساتھ ساتھ مصطفی جو فون ملا رہی تھی۔

فون اٹھائیں مصطفی ! فون اٹھائیں اسے اس وقت کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

اچانک دروازے کی آواز آئی وہ یہ کہہ کر نیچے بھاگی۔

مگر سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر ٹھٹک گئی۔

**********

www.novelsclubb.com

اس وقت لاؤنج میں بیٹھے تھے۔ وہ غصے اور اضطراب کی ملی جلی کیفیت میں چکر کاٹ رہا تھا گاہے بگاہے گھڑی کو دیکھ رہا تھا جو رات کا ایک بجا رہی تھی۔ اس کے غصے کا اندازہ ماتھے پر تنی رگوں سے لگایا جا سکتا تھا۔

ساریہ آگے بڑھی اور اس کے کندھے ہر ہاتھ رکھ کر بولی

"کم ڈاؤن"

اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتا کہ کنزہ اندر داخل ہوئی مشعل کو گود میں لیے اور اس کے پیچھے ارحم بھی تھا۔

ارحم کو دیکھ کر اس کا پارہ اور ہائی ہو گیا۔

کہاں تھی تم اتنی دیر! وہ اس کی طرف لپکا اور اونچی آواز میں چلایا۔

اس کے ایسے رد عمل سے وہ گھبرا گئی۔

وہ وہ مشعل!! ہاسپیٹل لے کر گئی تھی۔اس نے سہمے ہوئے لہجے میں بولی۔

www.novelsclubb.com

چٹاخ! ایک زوردار تھپڑ اس کے چہرے پر مارا مصطفی نے۔

باہر سے زوردار بجلی کے چمکنے کی آواز آئی۔

یہ تھپڑ نہیں تھا ایک ضرب تھی جس نے چکنا چور کر دیا تھا اس کے مان کو اس کے بھروسے کو اور "شاید" اس کے رشتے کو۔

مصطفی۔۔۔وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

خبردار! جو اپنی ناپاک زبان سے میرا نام کیا تو کیا چاہتی تھی۔ تھک گئی تھی مجھ سے جو کسی غیر محرم کے ساتھ تعلقات بڑھائے۔

کیوں باپ مر گیا تھا اسکا کیا۔۔۔وہ اسے جھنجوڑ کر پوچھ رہا تھا۔

نہیں میں نے آہکو بہت دفعہ فون ملایا مگر آپکا فون بند تھا اور مشعل کی طبیعت بہت زیادہ خراب تھی اس وجہ سے مجھے جانا پڑا۔وہ روتے کوئے کہہ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ارارحم تم ہی بتاؤ انہیں۔اس نے نم آنکھوں سے ارحم کو دیکھا جس میں ایک امید چمک رہی تھی

ارحم کے چہرے کے تاثرات سرد تھے۔ایک گہرا سانس لے کر وہ بولا۔

کنزہ اگر انہیں حقیقت پتا چل ہی گئی ہے تو میرے خیال سے تمہیں بھی کچھ چھپانا نہیں چاہیے۔وہ اس قدر پختہ لہجے میں بولا کہ کنزہ بھی حیران رہ گئی۔

واہ! کیا اداکار ملا ہے مجھے۔ساریہ نے دل ہی دل میں سوچا۔

ارحم ہلکی سی چنگاری لگا کر چلا گیا لیکن وہ اسے پیچھے سے پکارتی رہی۔

ارحم رکو رکو ارحم تم کیس جھوٹ بول رہے ہو۔کیا بگاڑا ہے میں نے تمہارا وہپ اس کے پیچھے بھاگی مگر وہ ظالم بہرا بن کر چلا گیا وہ دوبارہ اندر آئی۔

مصطفی وہ وہ جھوٹ بول رہا تھا آپکو مجھ پر یقین نہیں میں تو آپکی محبت تھی نہ۔

مصطفی!! وہ اس کو بلا رہی تھی جو اسکو سن نہیں رہا تھا شک کی پٹی اسکی آنکھوں پر اس قدر بندھی ہوئی تھی کہ اسے اسکی معصومیت اور بے گناہی نظر نہیں آرہی تھی۔

اوہ جسٹ شٹ اپ کنزہ یہاں کوئی اندھا نہیں ہے سب کی آنکھیں ہیں اور سب دیکھ رہے ہیں۔ساریہ آگے بڑھ کر بولی۔

یو جسٹ شٹ اپ ہمارے معاملات میں مت بولو۔وہ اسکے اس طرح بیچ میں بولنے پر بھڑکی۔

اوہ یو شٹ اپ! وہ بلکل ٹھیک بول رہی ہے اور تم کیوں اس لہجے میں بات کر رہی ہو کس نے تمہیں حق دیا ساریہ سے ایسے بات کرنے کا۔ مصطفی زہر خندہ لہجے میں بولا۔

وہ بے یقینی سے اسکی طرف دیکھ رہی تھی کہ اسے ساریہ پر یقین ہے۔کیا اس کے سارے خدشات ٹھیک تھے۔

www.novelsclubb.com

میں تمہیں ہمیشہ کے لیے اپنی زندگی سے بے دخل کرتا ہو طلاق دیتا ہوں طلاق دیتا ہوں طلاق دیتا ہوں۔وہ کڑک اور نفرت سے بھرپور لہجے میں بولا۔

ایک زوردار بجلی چمکی اور ساتھ ہی موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔

کنزہ کو ایسے لگا جیسے کسی نے اس کے ہاتھ پاؤں شل کر دیے ہوں۔

اس کے سامنے کھڑا شخص اس قدر اندھا تھا یا اب اسے اس سے محبت نہیں رہی تھی جو اتنی جلدی شک کی دلدل میں پھنس گیا تھا۔

وہ وہاں سے جا چکا تھا اور سارہ اس کے پیچھے چل پڑی۔

اس نے ایک نظر صوفے پر بیٹھے اپنے باپ کو دیکھا جیسے انہیں کوئی فرق ہی نہ پڑا ہوا ہو۔

اس نے ہمت جمع کر کے اپنی باپ کو مخاطب کیا۔

www.novelsclubb.com

"بابا"

ایک امید تھی کہ چاہے دنیا ٹھکرا دے باپ کبھی اولاد کو نہیں ٹھکراتے۔

انہوں نے ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر دور کھڑی بت بنی دائمہ کو دیکھا۔

"دائمہ"

انکی پکار سن کر اس نے نظریں اٹھا کر دیکھا۔

دائمہ بیٹا گواہ رہنا میری بیٹی میرے لیے مر گئی۔ مر گئی اب میں صاحب اولاد نہیں رہا۔

انکی بات سن کر کنزہ کو ایسا لگا کہ اسکا دل کسی نے کھینچ لیا ہو گا وہ دوبارہ سانس نہیں لے پائے گی۔

چچا جان میں گواہ ہوں کہ آپکی بیٹی اور میری دوست اب نہیں رہی وہ مر گئی ہے۔

رہی سہی کسر دائمہ کے جملوں نے ہوری کر دی۔

www.novelsclubb.com

"غیروں سے کہا شکوے کریں

جب اپنے ہی غیر نکلیں"

بنایا گیا جب بیچ چوراہے پر ہمارا تماشا"

"نظر اٹھا کر دیکھا تو تماشائی میرے اپنے تھے"

**********

دسمبر کی رات اور ساتھ موسلا دھار بارش نے ٹھنڈ میں اور اضافہ کیا رات کے آخری پہر میں وہ سڑک پر اکیلے دو ماہ کی بچی کے ساتھ تھی اس وقت سب لوگ اپنے گھروں میں ہیٹر جلا کر خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہے تھے اور ایک وہ تھی جو اپنا سائبان چھین جانے کا سوگ منا رہی تھی۔

دو ماہ کی بچی کو سینے سے لگائے وہ ہر طرح سے اسے محفوظ کر رہی تھی۔

وہ مکمل طور پر بھیگ چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

یا اللہ! تو ہی کوئی راہ نکال۔اس نے شدت سے اللہ کو پکارا۔

اسے اپنے سر پر ایک ماں سے بھرپور لمس کا احساس ہوا اس نے اپنا گھٹنوں میں دیا سر اٹھا کر سامنے دیکھا تو ایک بوڑھی عورت کھڑی تھی۔

کیا ہوا بیٹا ادھر کیوں ایسے بیٹھی ہے۔شفقت سے چور لہجہ اس کو اندر تک رس گھولتا محسوس ہوا۔

گھر نہیں ہے کیا تیرا؟؟؟؟وہ اپنے مٹی سے اٹے ہاتھ جس میں روغن اور فینائل کی بدبو اپنا بسیرا کیے ہوئے تھے ان دونوں بونے مل کر انکے ہاتھ کی اپنی مہک کو مار دیا تھا اس کے چہرے پر پھیرتے ہوئے بولیں۔

وہ انکی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی جہاں اسے اپنا ٹوٹا ہوا وجود مکمل نظر آرہا۔۔۔۔

بول بیٹا بول مرد کہاں ہے تیرا۔انہوں نے دوبارہ ہوچھا شفقت لہجے میں اور بڑھ گئی۔

میں یتیم ہوگئی ہوں ایک ہلکی سی ہوا نے میرا آشیانہ تتر بتر کر دیا۔وہ حال دل کھول کر بیٹھ گئی۔

اسکی بات سن کر وہ مسکرائیں۔

پتر جس رب نے تجھ سے لیا وہ بہترین عطا کرے گا۔

وپ بولی۔

اس سے بہترین کیا ہو گا؟؟اس نے دل میں سوچا۔

پتر ہماری سوچ کا حلقہ بڑا تنگ اور محدود ہے ہم کبھی سوچ نہیں سکتے کہ اَللّٰہ ﷻ نے اس سے زیادہ بہترین کیا سوچا ہو گا۔

تو صبر کر وہ صبر کو ضائع نہیں کرتا

وَاصۡبِرۡ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ۝

ترجمہ:

اور صبر سے کام لو، اس لیے کہ اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

www.novelsclubb.com

اس صبر کے بدلے کیا پتا تجھے وہ اپنا آپ دے دے جس کے آگے دنیا کی کر چیز پھیکی ہے کیا پتہ تیری یہ آزمائش ایک راستہ ہو اپنے رب سے جڑنے کا۔ وہ اسکی سوچ پڑھ کر بولیں۔

اسکی بات سن کر اس کے دماغ میں اپنے کہے کوئے جملے کلک ہوئے

"مجھے اللہ سے اپنا رشتہ جوڑنا ہے"

بارش تھم چکی تھی۔ بارش کی شدت کے باعث اس کے ہونٹ نیلے ہڑ چکے تھے۔

بوڑھی عورت اسے اپنے گھر لے آئی۔

جس رات کنزہ اس کے ہمراہ اس گھر میں داخل ہوئی تھی اس عورت کا اسی رات انتقال ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

شاید اسکی حیات کا مقصد پورا ہو گیا تھا۔ اللہ نے شاید اسے اسی کام کے لیے منتخب کیا تھا اسی لیے تو اپنے آخری سفر پر روانہ ہونے سے پہلے اسکا چہرہ پر نور تھا۔۔

❤ پلکوں کی منڈیروں پہ اُتر آتے ہیں چُپ چاپ

غم ایسے پرندے ہیں جو پالے نہیں جاتے ❤

"ماں" وہ یادوں کے تلخ حصے میں گم تھیں جب مشعل کی آواز ان کے کانوں میں گونجی۔

اس کی رس گھولتی آواز پر انکے چہرے پر ایک مدھم سی مسکراہٹ نے رقص کیا۔

اسکی آواز سن کر ہی تو وہ زندگی کی جانب لوٹی تھیں اگر وہ بھی نہ کوتی تو شاید وہ کب کی ہار چکی ہوتی۔

www.novelsclubb.com

جی میرے گوشۂ جگر۔انھوں نے محبت سے جواب دیا۔

وہ راکنگ چیئر کی پیچھے کھڑی تھی اس کا سر ان کے چہرے پر جھکا تھا۔

ماں کیوں بار بار ماضی کو یاد کرتیں ہیں۔اس نے پوچھا۔وہ حقیقت سے واقف تھی۔

"انسان کو اپنا ماضی کبھی بھی نہیں بھولنا چاہیے انسان کا حال اسکے ماضی ہر ہی منحصر ہوتا کے اگر ہم اپنے ماضی کو بھلا دیں گے تو ہم اپنے حال پر متکبر ہو جائیں گے" وہ دھیمے لہجے بولیں۔

وہ انکے پیچھے سے اسکے سامنے آکر بیٹھ گئی تھی۔

ماں برا نہ مانے تو ایک پوچھو؟اس نے ہچکچاتے ہوئے بولا۔

ہمممم۔وہ مسکرا کر اسکی طرف دیکھ کر بولیں۔

www.novelsclubb.com

رات کا پہلا پہر اپنے اختتام کو تھا۔آج چودھویں کی رات تھی۔چاند کی کرنیں کھڑکیوں کے شیشے سے اندر داخل ہو رہی تھیں۔کمرے میں کوئی بھی بلب نہیں جل تہا تھا صرف ایک شمع تھی۔

یہ اس علاقے میں ہمیشہ سے تھا کہ لوڈشیڈنگ کب اور کس ٹائم ہو جائے کسی کو خبر نہیں ہوتی۔۔

شمع اور چاند کی چاندنی مل کر کمرے کو اور سحر انگیز بنا رہی تھیں۔

ماں وہ تو آپ ست محبت کرتے تھے پھر انہوں نے ہقین کیوں نہ کیا آپکا۔اس نے کبھی بھی مصطفی کو باپ نہیں کہا تھا۔

اسکی بات سن کر کنزہ کے چہرے اے مسکراہٹ سمٹی۔

"مشعل! نبھانے والا اور جانے والا ایک موقع کی تلاش میں ہوتے ہیں۔ مصطفی مجھ سے اکتا گئے تھے تو یہ بات ان کے لیے بہانہ بن گئی اب یہ حقیقت تھی کہ نہیں اس نے انکو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا انہیں تو بس مجھے چھوڑنا تھا۔وہ سنجیدہ لہجے میں کہتے ہوئے بولی۔

اس کی بات سن کر مشعل خاموش ہو گئی۔

**********

اس وقت وہ ائیر پورٹ پر کھڑا اس بڑی سی عمارت کو دیکھ رہا تھا کتنا کچھ بدل گیا تھا ان چند سالوں میں۔

ارد گرد کے لوگ اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے اس نے نظریں گھما کر ہوتے ائیر پورٹ کا جائزہ لیا۔

اسے ایک خوف اندر سے کھائی جا رہا تھا وہ جس کام کے لیے آیا تھا کیا وہ مکمل ہو جائے گا۔

وہ آنکھیں بند کر کے چند گھنٹے پیچھے چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

"دیکھیں مسٹر ارحم میں جانتا ہوں آپ اس وقت تکلیف کے کس مرحلے میں سے گزر رہیں ہیں یہ وہ بیماری ہے جس میں لوگ اتنی دیر تک سروائیو نہیں کر پاتے آپکا اندر مکمل طور پر ختم ہو چکا ہے۔ میں آپکو موت کا انجیکشن تو دے دوں لیکن یہاں تو

آپکا کوئی بھی نہیں تو پھر بولیں۔دیکھیں شاید یہ اللہ کی طرف سے آپکے لیے مہلت ہے اپنے گناہوں کی تلافی کا۔"

پلیز سائید!اس کے کانوں میں آواز پڑی جس کی وجہ سے ہوش میں آیا۔

کیا وہ مجھے معاف کر دے گی؟؟؟اس کے دماغ میں سوال نے جنم لیا۔

دو پر امید نم آنکھیں اسکی نظروں کے سامنے لہرائیں جس میں بستی امید کی اس نے کرچیاں کرچیاں کر دی تھیں۔

وہ بھاری ہوتے ہوئے قدموں سے ائیر پورٹ سے اپنی منزل کی جانب گامزن ہوا۔

www.novelsclubb.com

**********"""""""""""**

حرفِ تازہ نئی خوشبو میں لکھا چاہتا ہے

باب اک اور محبت کا کھلا چاہتا ہے

ایک لمحے کی توجہ نہیں حاصل اُس کی

اور یہ دل کہ اُسے حد سے سوا چاہتا ہے

اک حجابِ تہہِ اقرار ہے مانع ورنہ

گل کو معلوم ہے کیا دستِ صبا چاہتا ہے

ریت ہی ریت ہے اِس دل میں مسافر میرے

اور یہ صحرا تیرا نقشِ کفِ پا چاہتا ہے

www.novelsclubb.com

یہی خاموشی کئی رنگ میں ظاہر ہو گی

اور کچھ روز کہ وہ شوخ کھلا چاہتا ہے

رات کو مان لیا دل نے مقدر لیکن

رات کے ہاتھ میں اب کوئی دیا چاہتا ہے

تیرے پیمانے میں گردش نہیں باقی ساقی

اور تیری بزم سے اب کوئی اُٹھا چاہتا ہے 💔

www.novelsclubb.com

وہ اپنی ہی دھن میں گاڑی چلا رہا ہوتا ہے کہ اسکی نظر سامنے کھڑی اپنی دشمن جان پر پڑ تو اس نے وہ ایک دم ٹھٹک گیا۔

"افففف یہ وین آ کیوں نہیں رہی! وہ کب سے کھڑی بس کا انتظار کر رہی تھی خلاف معمول آج یہ سڑک زیادہ خاموش تھی۔

اچانک دو نقاب ہوش اسکے پاس رکے اور پسٹل اس پر تانی۔

ک کون ہیں آپ اور کیا چاہتے ہیں؟؟اس نے گھبراتے کوئے ہو چھا۔

فون نکالوں اور پرس دو۔وہ پسٹل کا رخ اسکی طرف کیے بائیک سے اترتے ہوئے بولے۔

میر میرے ہاس کچھ نہیں پے پلیز مجھے چھوڑ دو۔وہ گھبراتے ہوئے بولی۔

اے کیا مسئلہ ہے تم دونوں کو اور کیوں ستا رہے ہو اس لڑکی کو۔اس سے پہلے وہ کچھ کہتے اس کے پیچھے سے آواز آئی۔

www.novelsclubb.com

مشعل نے شکر ادا لیا کہ مدد کے لیے مسیحا آیا۔

اے تو کون ہے اور پرائے پھڈے میں کیوں ٹانگ اڑا رہا۔بہت مہنگا پڑے گا تجھے۔ان میں سے ایک نقاپوش بولا۔

کیا کرو گے لوگ ہاں۔وہ جیبوں میں ہاتھ ڈالے پر سکون لہجے میں بولا۔

رک بتاتا ہوں تجھے یہ کہہ کر اس نے ہسٹل کا رخ اسکی طرف کر دیا۔

یہ منظر دیکھ مع مشعل دو قدم پیچھے ہٹی۔مارے خوف کے اس کے گلے سے آواز آنا بند ہو گئی تھی۔

زہرام نے اسکے ہاتھ سے پسٹل لینے کی کوشش کی مگر اسی اثنا میں فائر ہو گئے۔۔۔۔۔

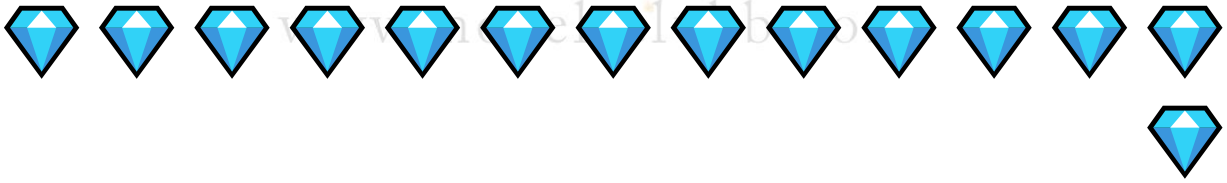

زندگی افسانہ ہے

{10 جنوری 2021 بروز اتوار}

epi8#

#عمارہ_نوید

🚨 بغیر اجازت کے کی پیسٹ کرنا ممنوع ہے 🚨

دوپہر ڈھل چکی تھی وہ دروازے پر نظر جمائے ہریشان حال میں کھڑی تھیں کیونکہ ابھی تک وہ واپس نہیں آئی تھی انہوں نے فریال کو فون کیا تو معلوم ہوا کہ اس کی ایکسٹرا کلاس کی وجہ سے وہ رک گئی تھی مگر اب انہیں پریشانی لاحق تھی۔

اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔

www.novelsclubb.com

لگتا ہے مشعل آگئی یہ کہتے ہوئے دروازے کی جانب لپکیں۔

مگر۔۔

جیسے ہی دروازہ کھولا تو وہ ٹھٹک گئیں۔

حیرانی غصہ کی ملی جلی کیفیت کا اندازہ انکے چہرے پر سے لگایا جا سکتا تھا۔

سامنے ہاتھ جوڑے سر جھکائے وہ کھڑا تھا اس نے نظریں اٹھا کر بھی نہیں دیکھا تھا اسے یہ ڈر لاحق تھا کہ اگر وہ آنکھ اٹھا کر دیکھے گا تو وہ دوبارہ کبھی بھی اپنی نظروں سے نظریں نہیں ملا پائے گا۔

وہ دو قدم پیچھے ہوئیں۔

اچانک انکے چہرے پر غصے اور اجنبیت کے تاثرات نے جنم لیا۔

کون ہیں آپ اور کیا چاہتے ہیں آپ۔ کنزہ سرد لہجے میں بولی دروازہ آدھے سے زیادہ بند ہو چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

لہجے سے اجنبیت واضح تھی۔

"فقیر ہوں خیرات میں معافی چاہتا ہوں" وہ جھکے سر سے بولا ایک ہاتھ دروازے پر رکھا ہوا تھا گویا وہ دروازہ ہی بند نہ کر دے۔

میرے پاس کچھ نہیں ہے تمہیں دینے کے لیے معافی بھی نہیں۔وہ سرد لہجے میں بولی۔

اس پورے وقت میں پہلی بار اس نے نگاہیں اٹھا کر اسکو دیکھا تھا۔

وہ آنکھیں جس میں کل تک رونقیں بسیرا کیے ہوئے تھیں وہ آنکھیں آج ویران صحرے کے مانند تھی جس میں امید کھو چکی تھی۔

میری غلطی اتنی بڑی بھی نہیں تھی۔اس نے دھیمے لہجے میں بولا۔

لہجے میں ایک آس تھی شاید وہ معاف کر دے۔

اسکی بات سن کر اسکے لبوں پر ایک تمسخرانہ مسکراہٹ

www.novelsclubb.com

بالکل ! تمہاری غلطی تو بہت چھوٹی تھی۔تمہاری اس چھوٹی سی غلطی نے میرا گھر برباد کر دیا۔تمہاری اس چھوٹی سی غلطی نے میری بیٹی کو باپ کے ہوتے ہوئے یتیم

کر دیا۔ میری بیٹی باپ کے ہوتے ہوئے بھی ہر چیز سے محروم رہی جس پر اسکا حق تھا اس چھوٹی سی غلطی نے مجھے باکردار ہوتے ہوئے بھی بدکردار کر دیا۔

میری بیٹی بغیر باپ کے جی رہی ہے یہ احساس مجھے دن بہ دن مجھے اندر سے مار رہا ہے اور تم کہہ رہی ہو کہ تمہاری غلطی چھوٹی سی ہے۔ وہ زہر خندہ لہجے میں بول رہی تھی۔

اس کی بات کر اسکا چہرہ اور جھک گیا۔

واقعی وقت کا پہیہ الٹی سمت گھومتا ہے کل وہ جو ظالم بنا تھا اور وہ مظلوم تھی آج مقام وہی ہے بس فرق اتنا ہے مظلوم وہ ظالم خود ہے۔

چلے جاؤ یہاں سے میرے پاس کچھ بھی نہیں اور میری بچی کچی عزت کا جنازہ مت نکالو وہ زہر خندہ لہجے میں بولی۔

نہیں ایسا مت کرو میرے پاس کچھ نہیں ہے۔میں بس موت کے انتظار میں ہوں لیکن مجھے موت بھی نہیں آتی مجھے معاف کر دو شاید تمہاری معافی کے صدقے وہ مجھے معاف کر دے۔وہ اسکے قدموں میں پڑ گیا۔اور گڑ گرا رہا تھا۔

کچھ منٹ کے توقف کے بعد وہ بولی۔

ارحم جاؤ میں نے تمہیں معاف کیا مگر ایک چیز کا خیال رکھنا دوبارہ میری زندگی میں مداخلت اور اس گھر کی جانب اپنا رخ مت کرنا۔یہ کہہ کر وہ گھر کے اندرونی حصے کی جانب پڑ گئی۔

وہ خاموش نگاہوں سے اسے جاتا دیکھتا رہا۔

ایک منٹ کے بعد وہ اٹھا اور چل ہڑاا ھی اسے کہیں اور بھی جانا تھا۔۔

**********

اس وقت وہ گھر سے آفس کے لیے نکلا تھا کہ آدھے راستے میں اسے کال آئی تو پریشانی کی حالت میں اس نے گاڑی کا رخ ہاسپٹل کی جانب موڑا

مصطفی صاحب جو اس کے ہمراہ تھے ایک دم حیران ہو گئے۔

کیا جا رہے ہو؟؟؟انھوں نے ہو چھا۔

ہاسپٹل !اس نے عجلت میں جواب دیا۔

کیوں؟سب خیریت لے؟انھوں نے پریشانی سے کہا۔

زہرام کو گولی لگی ہے چاچو۔ شموئل نے جواب دیا۔

اللہ خیر !

www.novelsclubb.com

**********

بھاگتی بھاگتی وہ ہاسپٹل میں داخل ہوئیں نرس سے وارڈ کا پوچھ کر تیزی تیزی سے وہاں کی جانب بڑھنے لگی۔

تیزی سے بھاگنے کے باعث انکا سانس پھولا ہوا تھا۔

کمرے کے باہر ہی وہ انکو مل گئی۔

تم۔۔ٹھیک ہو نہ میری جان !انھوں نے اسکا تفصیلی جائزہ لیا کچھ دیر پہلے ہی اس نے انکو فون کر کے سب بتایا۔

وہ اس کے ہمراہ وارڈ میں داخل ہوئیں جہاں وہ لیٹا ہوا تھا۔

بیٹا میں کس منہ سے تمہارا شکریہ ادا کروں تم تو فرشتہ بن کر آئے ہو۔کنزہ تشکر آمیز لہجے میں بولیں۔

آنٹی اب آپ شرمندہ تو نہ کریں مجھے۔وہ شرما کر بولا۔گولی صرف بازو کو چھو کر نکلی تھی۔

www.novelsclubb.com

بالکل آپکا جتنا شکریہ ادا کریں کم ہے۔مشعل بھی بولی۔

سوری! میری وجہ سے آپ اس حالت میں پہنچے۔ مشعل شرمندہ ہوتے ہوئے بولی۔

ارے۔اس سے پہلے زہرام کچھ بولتا۔ شموئل کمرے میں داخل ہوا۔

کنزہ بیگم کھڑی ہو گئیں اور مشعل بھی ذرا محتاط ہو گئی۔

ارے بھائی اپ آئیں نہ۔ شموئل کو دروازے پر رکتے ہوئے دیکھ کر وہ بولا۔

شموئل جس کی نظریں کنزہ بیگم پر ہی تھی۔اسکی آواز پر چونکا۔

ہاں کیسے ہوا یہ سب۔اس نے پاس بیٹھتے یوئے پوچھا۔

کچھ نہیں بھائی جوئی اتنی بڑی چوٹ نہیں۔وہ ہنستے کوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

آنٹی یہ میرے بھائی ہیں شموئل۔اس نے کنزہ بیگم سے تعارف کروایا۔

انھوں نے اسکو مسکرا کر دیکھا۔

کیا چچی نے پہچانا نہیں مجھے؟؟اس کے دل نے سوال کیا اس سے پہلے وہ جواب دیتا زہرام بولا۔

بھائی یہ مشعل ہیں اور یہ انکی امی۔

شموئل نے مشعل کو دیکھا۔

نین نقوش رنگت سب کچھ اس نے مصطفی صاحب سے لیا تھا۔

اس کے اس طرح دیکھنے پر وہ بدتذبب ہو رہی تھی۔

چلو بیٹا ہم چلتے ہیں اللہ ﷻ تم دونوں کی ماں کی آنکھوں کی ٹھنڈک سلامت رکھے۔وہ زہرام کے سر پر پیار دیتے ہوئے بولیں۔

www.novelsclubb.com

مشعل کو وہ پر شوق نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

وہ بچی نہ تھی جو اسکی نگاہوں کا مفہوم نہ سمجھ سکے۔

کیسے جانتے ہوں انکو۔ان کے جانے کے بعد اس نے اس سے پوچھا۔

اس نے اسے سب کچھ بتادیا چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔

کب سے اسے محبت کرتے ہو؟؟اس نے پوچھا۔

معلوم نہیں مگر احساس تب ہوا تھا جب اس نے ہمارے گھر قدم رکھے تھے۔

یہ ہمارے گھر آچکی ہے؟؟شموئل کے لہجے میں حیرانگی تھی۔

ہاں وہ فریال کی دوست ہے۔اس نے سرسری سا جواب دیا۔

شموئل اسکی بات سن کر خاموش ہو گیا۔

****************

اماں آپ یہ کتابیں پکڑیں ذرا۔ مشعل کتابیں کنزہ بیگم کو دیتے کوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

تم کہاں جارہی کو۔انھوں نے حیرانگی سے پوچھا۔۔

آپکی میڈیسن لینے۔آئی ہوئی لوں تو لے جاؤں آپ یہی رکیں۔وہ کتابیں انہیں پکڑا کر اوپی ڈی کی جانب بڑھ گئی۔

وہ کاریڈور میں موجود تھیں وہ تھوڑا سا آگے بڑھیں جیسے ہی وہ مڑیں انکا تصادم سامنے سے آنے والے شخص کے ساتھ ہوا جس کے نتیجے میں ہاتھ سے کتابیں گر گئیں۔

سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر انھوں نے چادر کا آنچل سے اس نے منہ ڈھانپ لیا۔

سوری بہن جی۔ مصطفی صاحب نیچے بیٹھ کر کتابیں اٹھانے لگے۔

وہ کھڑی ہو گئیں۔ چہرے کا رخ دوسری طرف کر لیا۔ کتابیں اٹھا کر وہ کھڑے ہوئے اور انکی جانب بڑھا دیں۔

انہوں نے کتابیں پکڑ لیں اور نظریں اٹھا کر انکو دیکھا۔

دونوں کی نگاہوں کا تبادلہ ہوا۔

آؤ!! جانچ لیتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

درد کے ترازو پر۔۔۔۔۔۔۔

کس کے غم۔۔۔۔۔۔۔۔کہاں تک ہیں؟

شدتیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کہاں تک ہیں؟

کچھ عزیز لوگوں سے۔۔۔۔۔۔۔

پوچھنا تو پڑتا ہے

!آج کل محبّت کی۔۔۔۔۔۔۔

قیمتیں کہاں تک ہیں۔۔۔۔۔؟؟

ایک شام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔چلے آؤ!!

www.novelsclubb.com

کھل کے حالِ دل کہہ لیں۔۔۔۔۔۔۔

کون جانے سانسوں کی۔۔۔۔۔۔۔۔

مہلتیں کہاں تک ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!

سیکنڈ لے ہزارویں حصے میں وہ یہ آبکھیں پہچان گئے تھے۔وہ آبکھیں جو آج بھی اتنی ہی گہری تھیں۔فرق بس اتنا تھا پہلے یہ انکو کتاب جیسی لگتی تھی مگر اب کسی خوفناک بھول بلھیا جیسی اگر وہ اس میں کھو گئے تو جبھی نکل نہیں پائیں گے۔وہ جا چکی تھی وہاں سے۔

انکی نگاہوں نے دور تک انکا تعاقب کیا۔

دل ہجر کے درد سے بوجھل ہے،اب آن ملو تو بہتر ہو

www.novelsclubb.com

اس بات سے ہم کو کیا مطلب،یہ کیسے ہو،یہ کیونکر ہو

یہ دل ہے کہ جلتے سینے میں،اک درد کا پھوڑا الہڑ سا

نہ گپت رہے، نہ پھوٹ بہے، کوئی مرہم ہو، کوئی نشتر ہو

ہم سانجھ سمے کی چھایا ہیں، تم چڑھتی رات کی چندرما

ہم جاتے ہیں، تم آتے ہو، پھر میل کی صورت کیونکر ہو

اب حسن کا رتبہ عالی ہے، اب حسن سے صحرا خالی ہے

چل بستی میں بنجارہ بن، چل نگری میں سوداگر ہو

www.novelsclubb.com

وہ راتیں چاند کے ساتھ گئیں، وہ باتیں چاند کے ساتھ گئیں

اب سکھ کے سپنے کیا دیکھیں، جب دکھ کا سورج سر پر ہو

اب انشاء جی کو بلانا کیا، اب پیار کے دیپ جلانا کیا

جب دھوپ اور چھایا ایک سے ہوں، جب دن اور رات برابر ہوں۔

**********

اس وقت سب کھانے کے ٹیبل پر موجود تھے اور خلاف معمول آج خاموشی حد سے زیادہ۔

زہرام گھر آ چکا تھا اور اپنے کمرے میں آرام کر رہا تھا۔

کھانے سے فارغ ہو کر ملک اقتدار نے گفتگو کا آغاز کیا۔

www.novelsclubb.com

اس جمعہ کو نکاح ہے ان دونوں کا۔ انکا اشارہ زرنیش اور شموئل کی طرف تھا۔

اس موضوع پر ایک بحث چھیڑ گئی تھی وہاں۔ زرنیش تو برتن اٹھا کر وہاں سے جا چکی تھیں۔

عجوہ بیگم کی نظر اپنے بیٹے پر ہڑی جو آج بہت خاموش تھا یا کسی اور جہاں کا باسی بنا ہوا تھا۔

**********

اس وقت وہ بستر پر لیٹا ہوا تھا۔جب وہ کمرے میں داخل ہوئیں آنکھوں پر بازو رکھے ہوئے تھا اسکے اس حرکت کا مطلب تھا اسے کوئی بات بہت پریشان کر رہی ہے اور وہ اب تھک گیا ہے۔

"شموئل" عجوہ بیگم نے اسے پکارا۔

انکی پکار کر وہ سیدھا ہوا۔

کیا بات ہے جو میرے بیٹے کو تنگ کر رہی ہے۔انھوں نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا۔

کچھ نہیں امی! وہ انکی گود میں سر رکھ کر بولا۔

ماں ہوں تمہاری تب بھی تمہاری بات سمجھ جاتی تھی جب تم بول بھی نہیں سکتے تھے اب مجھ سے چھپا رہے ہو۔ عجوہ بیگم اس کے بالوں میں مسلسل انگلیاں چلاتے ہوئے بول رہیں تھیں۔

امی! آپکو پتہ ہے آج جس لڑکی کی جان بچاتے ہوئے زہرام کو گولی لگی وہ مشعل تھی۔

مشعل؟ انھوں نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔

امی مشعل بھول گئیں آپ؟ اس نے حیران کن لہجے میں پوچھا۔

میں مل چکی ہوں اس سے کیا۔ ذہن میں نہیں آرہا میرے۔ وہ نا سمجھی سے بولیں انکا دھیان اس طرف نہیں گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

مشعل مصطفی چاچو اور کنزہ چچی کی بیٹی۔ وہ بولا

اسکی بات سن کر انکی چلتی ہوئی انگلیاں رک گئیں۔

کیا بولا تم نے۔انھوں نے تصدیق کرنے کے لیے پوچھا۔

میں نے وہی بولا جو آپ نے سنا۔وہ سیدھا ہو کر بولا۔

آج میں نے انکو دیکھا تھا ہاسپیٹل میں۔امی وہ بہت بدل چکی ہیں۔انھوں نے مجھے بھی نہیں پہچانا۔وہ انکو مزید بات بتاتے کوئے بولا۔

اسکی بات سن کر وہ خاموش ہو گئیں۔

کیسی تھی وہ؟؟کچھ دیر بعد انھوں نے پوچھا۔

امی وہ پہلے جیسی نہیں رہیں انکے لہجے میں اب وہ شوخ پن نہیں رہا۔

امی آپکو پتہ ہے کنزہ چچی کو اکیلے ادھر ادھر آنے سے گھبراہٹ ہوتی تھی۔امی وہ بہے بہادر ہو گئیں ہیں۔انکو ڈر نہیں لگتا۔امی جو چیز نہیں بدلی وہ ہے انکے لہجے کی مٹھاس انکا لہجہ آج بھی اتنا ہی شیریں ہے۔

وہ بچوں کی طرح بول رہا تھا۔انکا چہرہ سرد تھا۔

امی اس دن کیا بات کوئی تھک۔انکا قصور کیا تھا؟؟اس نے بچوں کی طرح پوچھا۔

وہ اس گھر کا سگا بہٹا نہیں تھا۔عجوہ بیگم سے زیادہ وہ کنزہ بیگم سے اٹیچڈ تھا۔

اسکا قصور بس اتنا تھا کہ وہ معصوم تھی۔

امی ایک اور بات بتاؤں۔کچھ یاد آنے کر اس نے کو چھا۔

ہمم۔وہ بولی۔

زہرام کنزہ سے محبت کرتا ہے۔وہ بولا

عجوہ بیگم اسکا چہرہ دیکھنے لگیں۔وہ قدرت کے نظام پر حیران پریشان تھیں

**********

www.novelsclubb.com

وہ راکنگ چیئر ہر بیٹھی دوپہر والے حادثے کو سوچ رہیں تھیں۔

وہ کتنا اطمینان سے زندگی گزار رہا اسے کوئی ملال نہیں اسکو راتوں کی نیند کیسے آتی کے کیا اسے مشعل کی یاد آتی ہے۔انکے ذہن میں بہت سے سوال گردش کر رہے تھے جنکے جواب انکے پاس موجود نہ تھے۔

تمہاری آنکھیں آج بھی اتنا ہی گہری ہیں جتنی پہلے تھیں۔ مصطفی سوچتے ہوئے بولا اس نے ایک نظر اپنے پہلو میں سوئی ہوئی بیوی کو دیکھا۔

میں کیوں سوچ رہا ہوں اس بے وفا کے بارے میں۔وہ بے وفا تھی۔انھوں نے سوچا یا شاید وہ اپنے دل کو یقین دلا رہا ہو ہاں وہ بے وفا تھی۔

**********

کہا،!!بتلاؤ نہ سچ سچ تمہیں ہم سے محبت ہے؟

کہا،،!!یہ پوچھنے والے,,,,اجی تم کون ہوتے ہو؟

کہا،!!!آنکھوں میں یہ بیداری ءشب کی اداسی کیوں؟

کہا،،!!!یہ دیکھنے والے،،،اجی تم کون ہوتے ہو؟

کہا،،!!خوابوں خیالوں میں تمہارا ہی بسیرا ہے،،،،

کہا،!!یوں سوچنے والے،،،اجی تم کون ہوتے ہو،،؟

کہا،،!!جب دل کے من مندر کے تم ہی دیوتا میرے،،،

تو بولے پوجنے والے،،،،اجی تم کون ہوتے ہو،؟

www.novelsclubb.com

کہا،،،!!!یہ راز دل اپنا زرا ہم کو بھی بتلاؤ،،

کہا،،!!یہ کھوجنے والے،،،اجی تم کون ہوتے ہو؟

ملا جب بعد مدت کے کہا شکوے گلے چھوڑو،،،

کہا،،!!دل توڑنے والے،،اجی تم کون ہوتے ہو؟

تیری یادوں کے سب موسم میں پیچھے چھوڑ آئی ہوں،،

یہ محبت بھی کتن عجیب احساس ہے نہ۔ہر کسی جو اپنے اندر جکڑ لیتا ہے۔پہلے محبت صرف ایک افسانہ لگتا تھا کتابی باتیں لگتی تھیں مگر شاید یہ افسانہ نہیں یہ حقیقت ہے۔ہاں مجھے بھی محبت ہو گئی ہے۔پہلی نظر کی محبت۔اس کا قلم چلتے چلتے رک گیا۔

کسی اجنبی کی دستک ہر اسکے دل نے دروازے کھول دیے تھے۔کیا ہو گا مشعل کی محنت کا انجام۔

کیا یہ محبت اسکی تمام تر محرومیوں کو پورا کرے گی یا پھر اسکو تباہ کرے گی۔

**********

اس وقت وہ اکیلا ٹیرس پر موجود تھا ماں کے سامنے حال دل بیان کر کے وہ پر سکون ہو چکا تھا۔

اچانک اسے اپنے کندھے پر نرم سا لمس محسوس ہوا

پیچھے مڑ کر دیکھا تو اسکی دشمن جان تھی جس کو دیکھ کر اس کا موڈ بگر گیا اور وہ وہاں سے جانے لگا تھا۔جب اس نے اسکا راستہ روکا۔

www.novelsclubb.com

دو منٹ میری بات سنو گے ہلیز۔زرنیش نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

اسکی بات سن کر اس نے اپنے دونوں بازو باندھ لیے اور ناگواری سے اسے دیکھنے لگا

۔

آپ مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہیں اس نے ایک ہاتھ اپنے دوسرے بازو پر رکھتے ہوئے کہا جو حرکت نہیں کر سکتا تھا۔

تم سے شادی اور وہ بھی میں۔ہاہا اچھا مذاق ہے۔

زرنیش خان میں تم سے اس قدر نفرت کرتا یوں جب جب تمہارا چہرہ میرے سامنے آتا ہے نہ میرا دل کرتا ہے میں اس دنیا کو ختم کر دوں یا پھر خود کو۔۔

اس شادی میں میری کوئی مرضی شامل نہیں یہ بر باسی ہے تمہاری اور میری۔

www.novelsclubb.com

یہ کہہ کر وہ تو چلا گیا مگر وہ وہیں بیٹھ گئی۔

کیا میں اتنی بڑی ہوں۔روتے یوئے اس نے خود سے سوال کیا۔

**********

زندگی افسانہ ہے

Episode9#

#عمارہ نوید

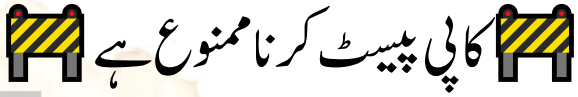
کاپی پیسٹ کرنا ممنوع ہے


شنوئل اور زرنیش کے نکاح کی تیاریاں زور و شور سے چل رہیں تھیں اب بس ایک دن باقی رہ گیا تھا۔

شموئل تو اس رات اگلے دن ہی اسلام آباد چلا گیا تھا زرنیش نے بھی یہ دن زیادہ تر اپنے کمرے میں گزارے تھے گھر والے اس قدر مصروف تھے کہ کسی نے زیادہ دھیان نہیں دیا۔

www.novelsclubb.com

زرنیش باجی اٹھ جائیں دیکھیں سورج راجا بھی اٹھ گئے ہیں کب کے۔ ملازمہ کھڑکیوں سے ہردے اٹھاتے ہوئے بولی۔

زرنیش کی طرف سے کوئی جواب موصول نہ ہونے پر وہ اسکی طرف بڑھیں۔۔

اس نے زرنیش کو ہلایا مگر اسکے موجود میں کوئی جنبیش نہیں ہوئی۔

**********

ٹھ ٹھک! دروازے پر دستک ہوئی اس وقت وہ کچن میں موجود تھی اماں گھر پر موجود نہیں تھی۔

دروازے پر ردو بارہ دستک ہوئی۔

وہ ہاتھ صاف کرتے دروازے کی جانب بڑھی۔

جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا سامنے مشعل موجود تھی۔

www.novelsclubb.com

اسکو دیکھ کر وہ حیران رہ گئی۔

"کیا ہوا میڈم آپ تو ہمیں بھول ہی چکی ہیں ہمیں" وہ اسکو یوں بت بنے دیکھ کر بولی۔

"ادھر سے ہی واپس چلی جاوں" اسکو یوں دروازے پر ہی کھڑے دیکھ کر اس نے نرم لہجے مگر طنزیہ لہجے میں پوچھا۔"

نہیں اندر آؤ۔ وہ ہٹتے ہوئے بولی۔

وہ اندر آتے یوئے بولی۔

وہ اس کے گلے لگی۔ آج اس کو ماہنور کا لہجہ اور رویہ سرد لگا۔

کیا کوئی بات ہے۔ اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

تم اندر آؤ۔ وہ اسکو اندر بلاتے ہوئے بولی۔۔

**********

www.novelsclubb.com

جی السلام علیکم ! اس وقت وہ میٹنگ میں تھا جب اسے فون آیا۔

دوسری طرف سے معلوم نہیں کیا کہا وہ ہڑبڑی میں وہاں سے نکلا اس کے چہرے ہر سنجیدگی اور ہریشانی کی عکاسی کرتے ہوئے تاثرات ابھرے۔

**********

تسبیح کے دانے گراتے ہوئے وہ اسکی دلامتی کی دعا کر رہے تھے۔

نشاط صاحب ایک طرف کرسی ہر بیٹھے یوئے تھے۔

وہ تیز تیز قدم اٹھاتے اندر آرہا تھا۔

کیا ہوا سب خیریت ہے نہ؟ کیسے ہوا یہ۔ شموئل اندر آتے ہوئے پوچھا۔

وہ چاہے جیسا بھی تھا لیکن اتنا برا بھی نہیں تھا بلکہ وہ تو برا تھا ہی نہیں۔

نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے اسکا۔ ارشاد صاحب بولے۔

انکی بات سن کر اسکو پتا نہیں کیوں بے چینی لگ گئی تھی یہ سمجھنے سے وہ خود بھی قاصر تھا۔

www.novelsclubb.com

ڈاکٹرز نے کیا کہا۔ وہ نشا بیگم کے پہلو میں بیٹھتا ہوا بولا۔

بس دلاسہ ہی دے رہیں ہیں۔ وہ روتے ہوئے بولیں۔

حوصلہ رکھیں۔ شموئل انکو دلاسہ دیتے ہوئے بولا۔

اسکو اپنا دل بھاری ہوتا ہوا محسوس ہوا۔

ناجانے کس کی نظر لگ گئی۔ میری ہنستی کھیلتی بچی کو۔ نشا بیگم روتے ہوئے بولیں۔

اب یہاں اس کا بیٹھنا محال ہو گیا تھا۔

وہ وہاں سے اٹھ کر باہر آ گیا۔

**********

مانو! بتاؤ تو سہی۔ وہ دونوں اس وقت اس کے کمرے میں موجود تھیں جب مشعل نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

ایک بات بتا۔ مجھے۔ سنجیدگی سے ماہنور نے پوچھا۔

ہمممم۔ اس نے جواب دیا۔ مشعل بہت حیران تھی اسکا یہ رویہ دیکھ کر وہ جو ہر ٹائم غیر سنجیدہ رہتی تھی آج اتنی سنجیدہ کیسے۔۔

محبت کیا ہے؟؟اس نے بیڈ کی چادر پر انگلی گھماتے ہوئے پوچھا۔

اس کی بات سن کر اسکے ذہن کے پردوں ہر زہرام کا سراپا لہرایا۔

ایک انجانی سی خوشی اس نے دل میں محسوس کی گالوں ہر گلابی پن نے بسیرا کیا اور ہونٹوں پر ہلکے سے تبسم نے رقص کیا۔

"محبت ایک احساس ہے جسے صرف محسوس کیا جاتا ہے محبت کا کوئی چہرہ کوئی روپ نہیں ہوتا یہ تو سب ہو جاتی ہے"

یہ محبت کیا صرف امیر سے ہی ہوتی ہے کیا؟؟اس کے لہجے میں سرد پن تھا۔

نہیں جانتی کو جب تمہیں محبت ہو جاتی ہے نہ تو تمہیں اگلے بندے سے کسی چیز کا سروکار نہیں رہتا بس وہ تمہاری عزت کرے اور جانتی کو جو لوگ پیڈہ دیکھ کر محبت کرتے ہکں تو کبھی بھی وہ لوگ خوش نہیں رہ ہاتے اور تو اور اس احساس سے محروم رہتے ہیں۔وہ بولی۔

لیکن ایک منٹ تم کیوں ہو چھ رہی ہو؟؟ کہیں تمہیں بھی تو محبت نہیں ہو گئی۔ وہ پر جوش ہو کر بولی۔

اسکی بات کر وہ گر بڑائی اور پھر سنبھل کر بولی۔

نہیں بھئی دماغ خراب تو نہیں ہو گیا۔

ایک منٹ تمہیں بھی سے کیا مراد۔ وہ بات گھما کر بولی۔

اسکی بات کر اس کے چہرے پر ایک شرمیلی سی مسکراہٹ آئی اور گالوں سے گلابی چھلکنے لگی۔

اس کے چہرے جو گلابی ہڑتے دیکھ کر وہ بولی۔

www.novelsclubb.com

"کمینی" اور ساتھ ساتھ اسے کشن سے مارنے لگی۔

**********

ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے کسی نے مخمل کا کمبل بچایا ہو جس کے اوپر وہ دھیرے دھیرے سے چل رہا تھا سامنے ہی سفید خوبصورت لباس پہنے کھڑی تھی وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھا کر اسکی جانب بڑھ رہا تھا۔

مشک کی خوشبو سے فضا معطر تھی

جیسے ہی اس کے قریب پہنچا۔ وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے پیچھے ہٹی دو آنسو موتیوں کی آنکھوں سے ٹوٹ کر گرے

میں نے خود سے زیادہ اسکی حفاظت کی اور آج تم نے اس حال میں پہنچا دیا اسے۔ تو میں نے تمہیں سونپا تھا خود کی جان قربان کر کے اور تم نے آج اسے توڑ دیا" وہ روعی اور وہاں سے چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

وہ کچھ کہنا چاہتا تھا مگر زبان ساتھ نہیں دے رہی تھی۔

کہ اچانک آنکھ کھولی اور اس کا وجود پسینے سے شرابور تھا۔عہ لمبی لمبی سانسیں لے رہا تھا۔

"وردہ"۔۔۔۔۔۔زرنیش"

یہ دو الفاظ تھے جو سانس بحال ہونے کے بعد اس نے لیے تھے۔

یااللہ۔وہ اپنا سر ہاتھوں میں گرا کر بولا۔

**********

ابھی ابھی وہ اپنے گھر پہنچی تھی کہ اس کے فون پر ایک مسیج موصول ہوا۔

مسیج دیکھتے ہی اس کا چہرے خوشی سے دھمک اٹھا۔

www.novelsclubb.com

اگلے ہی لمحے اس نمبر سے کال آنے لگی۔

اس نپے کال اٹینڈ کی۔

السلام علیکم۔دوسری طرف سے مردانہ آواز آئی۔

وعلیکم السلام! مشعل نے جواب دیا۔

کیسی ہیں اور کیا کر رہی ہیں محترمہ؟ زہرام شوخ لہجے میں بولا۔

کچھ نہیں۔ آپ بتائیں۔ مشعل نے جواب دیا۔

ہمیں آپکی یادوں سے فرصت ملے تو کچھ کریں نہ۔ وہ بولا۔

اسکی بات سن کر مشعل کچھ جواب دیتی فون کسی نے اسکے ہاتھ سے چھینا۔

اگر تم سچ میں محبت کرتے ہو تو عزت سے اپنے والدین کے ساتھ آکر رشتہ لے کر جاؤ۔ کنزہ بیگم کی کی کڑک آواز سن کر زہرام چونک گیا اور مشعل کو اپنا دل رکتا ہوا محسوس ہوا۔

www.novelsclubb.com

امی۔ وہ بولی۔

کنزہ بیگم خاموشی سے وہاں سے چلی گئیں۔

انکو جاتا دیکھ کر اسکو بہت دکھ ہوا۔

**********"********

وہ ہاتھ جوڑے اسکے سامنے بیٹھا تھا۔ابھی کچھ ہی دیر پہلے وہ انکو اکیلا چھوڑ کر باہر گئے تھے۔

مجھے معاف کر دو۔۔۔پلیز دیکھو میں نہیں جانتا تھا کہ میری وجہ سے تم اس حال میں پہنچ جاؤ گی مجھے معاف کر دو اللہ کے لیے۔وہ رو رہا تھا۔

زرنیش سر جھکائے اسے سن رہی تھی۔آنسو گر رہے تھے۔

خواب صرف شموئل کو نہیں اسے بھی آیا تھا۔

میں جانتی یوں آپ غلط نہیں تھے وہ ایک وقتی ٹروما تھا آپکی جگہ کوئی اور بھی ہوتا اگر میں بھی ہوتی تو میرا بھی رد عمل یہی یوتا جائیں معاف کیا آپکو مگر۔۔۔آج کہ بعد اگر ایسا ہوا تو میں برداشت نہیں کرو نگی۔وہ سادہ لہجے میں بولی وہ آخری جملے میں دھمکی تھی۔

www.novelsclubb.com

اسکی بات سن کر وہ مسکرایا دل میں ایک اطمینان اتر گیا۔

**********

غم کے سائے ہٹ چکے تھے شموئل اور زرنیش کا نکاح بخیر و عافیت ہو گیا تھا۔ باقی کے فنکشنز زہرام کی شادی کے ساتھ کیے جائیں گے ایسا سوچا گیا تھا۔

ہاں جی تو میاں کب لڑکی دیکھنے جانا ہے۔ ملک اقتدار نے پوچھا۔

داداجان! ہفتے والے دن۔ زہرام نے مسکرا کر جواب دیا۔

اس وقت ٹیبل پر سب موجود تھے۔

جب زرنیش اور شموئل بھی آئے۔

www.novelsclubb.com

شموئل کرسی نکالو بیگم کے لیے۔ دائمہ پھپھو نے کہا۔

ہائے پھپھو ابھی تو رخصتی بھی نہیں ہوئی اور آپ مجھے جوڑو کا غلام بنا رہی ہے۔ وہ منہ بنا کر بولا۔

اسکی بات سن کر زرنیش جھنپ گئی سب کے قہقے بے ساختہ تھے۔

ملک جی باہر کوئی آیا۔۔۔ملازم نے خبر دی۔

کون ہے؟؟اقتدار صاحب نے ہو چھا۔

ارحم نام بتا رہے ہیں وہ اپنا۔وہ بولا۔

مصطفی اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا اور چہرے کے اثرات پتھریلے تھے۔

اسے بولو دفع ہو جائے یہاں سے۔ملک مصطفی اپنی نشست سے کھڑے کو گئے اور دھاڑے۔ہاتھ میں پکڑا جوس کا گلاس زمین بوس ہو کر چکنا چور ہو گیا۔

گھر کے بچے اپنے سوئیٹ چاچو کا یہ روپ دیکھ کر ڈر گئے۔

www.novelsclubb.com

مرال بھی اپنے ڈیڈ کی یہ سائیڈ یکھ کر شاک رہ گی تھی۔

ایک بار بات سن لو۔ملازم کے پیچھے سے ایک آواز آئی۔

تم۔۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے گھر میں داخل ہونے کی۔وہ غصے کے مارے آگے بڑھا۔

شموئل اور زہرام نے انہیں سنبھالا۔

میں بھی یہاں آنے کا روادار نہیں تھا بس ایک چیز بتانے آیا تھا۔راحم بولا۔

مجھے کچھ بھی نہیں سننا۔یہ کہہ کر وہ اوپر کی جانب بڑھا۔

"کنزہ بے قصور تھی" ابھی آدھی سیڑھیاں چڑھا تھا جب یہ الفاظ اس کے کانوں میں پڑے۔

اس کے قدم وہیں ساکت ہو گئے ملک فرحان اٹھ کھڑے ہوئے۔ساریہ کو اپنا دل رکتا ہوا محسوس ہوا۔ینگ پارٹی ایک دوسرے کو نا سمجھی سے دیکھ رہی تھی صرف شموئل تھا جو سارے حالات سے واقف تھا۔

کیا کہا تم نے۔؟؟وہ مڑ کر بولا۔

"کنزہ معصوم تھی۔اس رات میں نے جھوٹ بولا تھا میرا اس سے کوئی تعلق نہیں تھا ہم نے تو کبھی روبرو بات بھی نہ کی تھی"۔وہ آگے آتا ہوا بولا۔

"کمینے۔تجھے شرم نہ آئی دوست کے گھر آگ لگاتے ہوئے". وہ برق رفتاری سے اسکی جانب بڑھا اور اسکا گلا دباتے کوئے بولا۔

نشاط صاحب اور ارشاد صاحب نے مشکل سے اسے چھڑوایا۔

وہ کھانس رہا تھا۔

"میں نے اسے یار غار کہا تھا اور اس نے میری پیٹھ پر ہی خنجر مارا ہے۔"وہ چلاتے یوئے بول رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ملک فرحان کرسی پر ڈھ گئے تھے۔

ارحم کی برداشت سے باہر ہوا تو وہ بھی بولا۔

"تمہیں خود نہیں یقین تھا اس پر تم اندھے تو نہیں تھے جو اسکی معصومیت نہیں دیکھ پائے اور نہ بہرے جو اسکی باتیں نہیں سن سکے اور اپنی اس بیوی سے ہو چھو جس کی وجہ سے تم نے اس معصوم کی زندگی تباہ کر دی یہ سب پلاننگ ساریہ نے کی تھی جس کے ساتھ تم نے اتنے سال زندگی کے گزارے اور جانتے ہو ہماری پلاننگ تو یہ تھی ہی نہیں تم خود اس سے اکتا چکے تھے جو ایک چھوٹی سی بنیاد بنا کر اسے چھوڑ ڈالا"

"سچ کہوں تو مصطفی تم نے ایک پیتل کے لیے انمول ہیرا گنوا دیا"

"محبت کو پا لینا اصل کامیابی نہیں آخری دم تک نبھانا کامیابی ہے۔ جانتے ہو جب وہ میرے ساتھ گاڑی میں تھی تو میں نے اسے کہا تھا مصطفی ساریہ سے محبت کرتا ہے اور وہ جلد تمہیں چھوڑ دے گا اس نے یقین نہیں کیا اور کہا مجھے مصطفی کی محبت ہر یقین ہے انکی محبت ہر میرا ایمان ہے اور تم نے اس کے مان کی کرچیاں کر دیں"

بہت خسارے کا سودا کیا تھا تم نے۔ راحم نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولا۔

مصطفی چپ لو گیا تھا واقعی قصور تو اسکا تھا وہ چھٹکارا ہی تو چاہتا تھا۔اس سے۔

اور آپ۔اب وہ ملک فرحان کی جانب بڑھا۔

آپ باہ تھے نہ اسکے۔اسکو تب سے جانتے تھے جب سے وہ بول بھی نہیں سکتی تھی

پھر پھر کیسے آپ نے اسے دھتکارا آپ تو اسکی آخری امید تھے مگر صد

افسوس۔۔۔۔

یہ کہہ کر وہ وہاں سے چلا گیا۔

مصط۔ مصطفی میری بات سنیں بکواس کر کے گیا ہے وہ۔ساریہ آگے بڑھی اور اسکا

بازو پکڑا

چٹاخ۔ہاتھ مت لگانا مجھے زندگی برباد کر

دی تم نے میری۔وہ اس نے اسکو تھپڑ مارتے ہوئے کہا۔۔

ساریہ بے یقینی کے ساتھ اسے دیکھ رہی تھی جو اسکے سامنے سے جا چکا تھا۔

**********

السلام علیکم ❤❤❤❤❤

آپ لوگوں نے پچھلی قسط پر مایوس کیا اس قسط پر مت کیجیئے گا ضرور بتایئے گا کہ قسط کیسی لگی۔

**********

زندگی افسانہ ہے۔

---

🚨epi10#

www.novelsclubb.com

وہ کالے رنگ کے اس بڑے سے گیٹ سے جیسے ہی اندر داخل ہوئی اس کا سر اس کے کشادہ سینے سے ٹکرایا۔

آؤچ! وہ اپنا سر تھام کر رہ گئی اس نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا ناجانے اس کی آنکھوں میں ایسا کیا تھا جو وہ اس کی آنکھیں نہیں ملا پاتی تھی اس کو اپنا دل زور زور سے دھڑکتا محسوس ہوا۔

ویلکم بیک! مس نعمان! کیسی ہیں اب آپ؟ اس نے اپنے ایک پر وقار لہجے میں بولا۔

فائن سر۔ وہ نظریں جھکا کر مختصر سا بولی۔

اس کے "سر" کہنے پر اس کے چہرے ہر ایک مسکراہٹ ابھری۔

ابھی وہ کوئی جواب دیتا پیچھے سے کوئی آگیا۔

تو باہر کب آیا۔ شافع پوچھتا ہوا بولا ایک دم اس کی نظر سامنے کھڑی ماہنور ہر پڑی تو ایک ہ دم ساکت ہو گیا۔

ماہنور بھی اسے پہچان چکی تھی مگر اس نے شو نہیں کروایا۔

اوکے مس نعمان۔تابش بولا وہ نہیں چاہتا تھا ماہنور یوں شافع کے سامنے رہے۔

ایکسیوزمی! ماہنور اتنا کہہ کر وہاں سے اندر کی جانب بڑھ گئی۔

شافع کی نظریں اسکا پیچھا کر رہی تھیں۔

یہ کون ہے؟اس نے ہو چھا۔

نتھنگ ون اسپیشل۔تم چلو۔عام سے لہجے میں کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔شافع بھی چلا گیا۔

مگر وہ وہیں کھڑی رہی تابش کے ان سلفاظوں سے اس کے اندر چھن کر کے کچھ ٹوٹا۔

www.novelsclubb.com

**********

وہ صبح سے کمرے میں بند تھا نہ کسی سے کوئی بات نہیں کی تھی۔

"وہ وہ مشعل!!ہاسپیٹل لے کر گئی تھی"

"نہیں میں نے آہکو بہت دفعہ فون ملایا مگر آپکا فون بند تھا اور مشعل کی طبیعت بہت زیادہ خراب تھی اس وجہ سے مجھے جانا پڑا۔"

ذہن میں یہ جملے گردش کر رہے۔آنکھ تھی کہ آبشار کی مانند پانی بہا رہی تھی۔

"اللہ بس ایک دفعہ مل جائے میں اپنی ہر گناہ کو معافی مانگ لونگا۔یااللہ بس ایک بار ایک بار بھی ملادے۔حبیب رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کے واسطے یااللہ اس نام کے صدقے ملادے جس نام کے صدقے تونے حوا اور آدم کو ملایا تھا" وہ رو رہا تھا گڑگڑا رہا تھا۔

اور صرف ملاقات کی خواہش کر رہا تھا۔

**********

مام آپ بالکل ٹھیک تھیں بھئی آپکی تھوڑی غلطی ہے اس میں ڈیڈ بس ایویں۔ بھئی تھپر کیوں مارا۔ مرال اپنی ماں نے ہاتھ بیٹھی انکی حمایت کر رہی تھی جو غصے سے آگ بگولہ ہو رہی تھیں

********************

بچوں آپکی ٹیچر کہاں ہے۔ ابھی وہ گھر داخل ہوا تو سامنے کھیلتے کودتے بھانجو کو دیکھ کر پوچھا۔

وہ تو چلی گئیں۔ ایک بولا۔

ہیں! چلی گئی لیکن ابھی انکا ٹائم تو ابھی نہیں ہوا۔

جی مگر انکی طبیعت خراب ہو گئی تو مما نے گھر بھیج دیا انکو۔

مگر چاچو وہ اتنا زیادہ ہوم ورک دے گئیں۔ دوسرا بھانجا منہ کے زاویے بگاڑ مر بولا۔

وہ ہنس پڑا مگر دل ماہنور کی طرف ہی متوجہ تھا۔

**********

امی! میں تو ڈر ہی گئی تھی جب آپ ایسے ناراض ہوئیں تھی تو۔وہ انکی گود میں سر رکھے لیٹی تھی۔

ارے میں ناراض نہیں تھی وہ لڑکا مجھے بھی پسند تھا مگر نامحرم کی محبت گناہ ہے اسی لیے اسے رشتہ لانے جو کہا اور تو اور دیکھو وہ کل رشتہ لا رہا ہے۔

بیٹا میری ایک بات یاد رکھنا اپنے شوہر کو زیادہ سے زیادہ وقت دینا ہمم۔وہ اسکا سر چوم کر بولیں

جی امی۔وہ بھی مسکرائی۔۔۔

کل کیا ہونے والا تھا۔۔کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔

**********!!!!!!!!!!**

وی جب سے گھر آئی تھی کمرے میں بند تھی اماں سے اس نے طبیعت خراب کا بہانہ کر لیا تھا۔

"میں نے اس سے محبت کی تھی میرا دل پہلی بار کسی کے لیے یوں دھڑکا تھا پہلی دفعہ اور اور۔۔۔۔۔اس کے لیے میں نتھنگ اسپیشل ہوں۔

اس نے اس کے سامنے ذلیل کیا اس شخص کے سامنے جس سے میں اس قدر نفرت کرتی ہوں۔

ماہنور غلطی تمہاری ہی تھی جو تم نے اس پر یقین کر لیا۔

جس کا دوست ایسا اس سے کیا امید رکھی جا سکتی ہے۔وہ طنزیہ مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

مایوس نہ ہو ماہنور اللہ نے بہترین ہی سوچا ہو گا تمہارا وہ اپنے بندے کے ساتھ ناانصافی نہیں ہونے دے گا۔"

وہ اٹھی وضو کیا اور اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہوئی۔

"بے شک یاد الٰہی میں سجدوں قلب ہے"

*******##Rs*********

دادو میں سوچ رہا ہوں منع کر دوں جیسے گھر کے حالات ہیں۔زہرام اقتندار صاحب سے بولا۔

ارے نہیں۔شاید موڈ اچھا ہو جائے ان دونوں کا ایسے۔جو فضا سوگواریت کی پھیلی ہوئی ہے کم ہو گی۔کوئی ضرورت نہیں منع کرنے کی۔اقتندار صاحب ڈپٹے۔

اس وقت وہ دونوں ان کے کمرے میں موجود تھے۔

اچھا یہ بتائیں جائے گا کون کون؟؟اس نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

دائمہ، مصطفی، فرحان تمہارے والدین اور میں۔انھوں نے جواب دیا۔

جی بہتر۔زہرام بولا۔

**********

السلام علیکم !اس نے جیسے ہی فون اٹھایا دوسری جانب سے تابش کی آواز سن کر ماہنور چونک گئی۔

وعلیکم السلام !اس نے جواب دیا۔

مس نعمان آر یو فائن ؟آپ رو رہی تھیں۔اس نے پریشانی سے پوچھا۔

نہیں !اس نے سرد لہجے میں بولا۔

"مجھے آپ سے ملنا ہے "کچھ منٹ کے توقف سے تابش بولا لہجے میں سنجیدگی تھی۔

جی؟؟ماہنور نے قدرے حیرانگی سے پوچھا۔

"میں آدھے گھنٹے بعد آپکی گلی کے باہر موجود ہونگا۔

www.novelsclubb.com

اس نے اپنا فیصلہ سنا کر تابش نے فون بند کر دیا۔

وہ بس خالی فون جو تکتی رہ گئی

کیا بات کرنی ہو گی؟؟؟

**********

افففففف کیوں میں سوچ رہا ہوں اس کے بارے میں۔وہ جھنجلا گیا۔وہ جب سے آیا تھا اسکا دماغ گھوم پھر کے ہمر ماہنور کی طرف چلا جاتا تھا۔

مجھے اس سے معافی مانگ لینی چاہیے تھی واقعی اس دن غلطی میری تھی میری وجہ سے اسکی آنکھوں میں آنسو آئے تھے۔شاید اسی لیے میں اسے سوچ رہا ہوں۔شافع نے خود کو دلاسہ دیا۔

ہمم شاید اسی لیے میں کل ہی جاؤں گا اور اس سے معافی مانگ لونگا۔"اس نے سوچا اور پکا ارادہ کیا۔

اور نام بھی پوچھ آؤنگا۔دل نے پھر شرارت کی اور دماغ اس شرارت پر مسکرایا۔

افففف پھر سے نہیں۔وہ تنگ آکر بستر پر لیٹ گیا۔

**********

اس وقت وہ دونوں تابش کی گاڑی میں موجود تھے۔

"مس نعمان آپ میرے بارے میں کیا سوچتی ہیں؟؟اس نے کار ڈرائیو کرتے ہوئے پوچھا۔

جی؟ کیا مطلب ہے آپکا۔وہ نظریں جھکائے انگلیاں مڑورتے ہوئے بول رہی تھی۔

آپ مجھے آز آلائف پارٹنر کیسا دیکھتی ہیں۔۔۔اس نے بات گھمائے بغیر اس سے پوچھا۔

اس کے اس طرح پوچھنے پر اس کا دل دھڑکنا بھول گیا دماغ ماؤف ہونے لگا۔

پل بھر کے لیے اس نے نظریں اٹھا کر دیکھیں لیکن اگلے ہی پل جھکالی۔

www.novelsclubb.com

ناجانے اسکی آنکھوں میں ایسا کیا تھا جو وہ اس کی آنکھوں میں نہیں دیکھ پاتی تھی۔

مس نعمان! میں نے آپ سے کچھ پوچھا ہے۔اب کہ وہ گاڑی روک چکا تھا۔اور اسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔

مج مجھے نہیں پتا۔اس بے باہر کی طرف دیکھرے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے ایک ہفتے بعد میری موم آرہی ہیں وہ آپکی والدہ سے خود جواب لے لیں گی۔

وہ حیرانگی سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

جو گاڑی چلا رہا تھا۔

کیا دعائیں ایسے قبول ہوتی ہیں کیا یہ کوئی خواب ہے؟؟

حرفِ تازہ نئی خوشبو میں لکھا چاہتا ہے

باب اک اور محبت کا کھلا چاہتا ہے

www.novelsclubb.com

ایک لمحے کی توجہ نہیں حاصل اُس کی

اور یہ دل کہ اُسے حد سے سوا چاہتا ہے

اک حجابِ تہہِ اقرار ہے مانع ورنہ

گل کو معلوم ہے کیا دستِ صبا چاہتا ہے

ریت ہی ریت ہے اِس دل میں مسافر میرے

اور یہ صحرا تیرا نقشِ کفِ پا چاہتا ہے

یہی خاموشی کئی رنگ میں ظاہر ہو گی

اور کچھ روز کہ وہ شوخ کھلا چاہتا ہے

www.novelsclubb.com

رات کو مان لیا دل نے مقدر لیکن

رات کے ہاتھ میں اب کوئی دیا چاہتا ہے

تیرے پیمانے میں گردش نہیں باقی ساقی

اور تیری بزم سے اب کوئی اُٹھا چاہتا ہے 💔

واقعی میرا نصیب لکھنے والے نے بہت خوبصورت لکھا۔

اس نے آنکھیں بند کر کے سوچا۔

*******\\\\\"""""""""""""""""""**

www.novelsclubb.com

کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں تمہیں نہیں ڈھونڈا میں نے۔۔۔

کنزہ میری جان تم کہاں چلی گئی ہو۔کیوں ستا رہی ہو آؤ بات کرو مجھ سے کہاں ہو تم لوٹ آؤ میرے بچے۔آج ایک ہفتہ ہونے کو ہے مگر وہ کہیں بھی نہیں ملی انکو۔

اللہ مجھے معاف کر دے مہرے اللہ۔ملک فرحان رو رہے۔

"اب پچھتاوا کیوں جب وقت بھی گزر گیا اور طلب بھی باقی نہ رہی"

**********!!!!!!**********

مانو مجھے بہت ٹینشن ہو رہی ہے۔ مشعل انگلیاں مڑورتے ہوئے بولی۔

کیوں بھئی۔وہ کباب فرائی کر رہی تھی اور ساتھ اسکو جواب دے رہی تھی۔

بس معہوم نہیں یہ بتاؤ میں ٹھیک تو لگ رہی ہوں نہ؟اس نے ماہنور سے ہو چھا۔

ماہنور نے اسکی طرف دیکھا پیچ کلر کے شارٹ فراک اور پلازو پہنے سر پر پستہ رنگ کا دوپٹہ سیٹ کیے ہوئے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

فیشل کروانے کی وجہ سے اسکی اسکن چمک اٹھی تھی اور تیکھے نین نقوش واضح ہو رہے تھے جن سے اسکی گھبراہٹ صاف پتہ چل رہی تھی۔

میری جان بہت خوبصورت لگ رہی زہرام بھائی ایسے ہی دل تھوڑی تم پر ہارے ہیں تمہاری سادگی ہی تو ان کو بھائی ہے۔ماہنور اسکا گال کھینچتے ہوئے بولی۔

اتنے میں باہر بیل بجی۔

لگتا آ گئے تم کمرے میں جا کر لپ اسٹک شیڈ تھوڑا ڈارک کرو میں دروازہ کھولتی۔یہ کہہ کر ماہنور دروازہ کھولنے چلی جاتی ہے۔

**********

اندرون لاہور کی تنگ گلیوں میں واقع یہ پرانا اور خستہ حال مکان جس کے باہر یہ لوگ کھڑے تھے۔

زہرام وہ واقعی یہی رہتی ہے۔مصطفی صاحب نے ایک اچھنبے پن سے پوچھا۔

جی !اس نے جواب دیا۔

پلیز آپ لوگ ان کے سامنے ایسی بات کیجیئے گا وہ بہت اچھے لوگ ہیں ان کے دل بھی بہت خوبصورت ہے اور آنٹی کو دیکھ کر آپ حیران رہ جائیں گے۔ وہ انکو بتاتے ہوئے بول رہا تھا۔

مصطفی خاموش ہو گئے۔

اتنے میں دروازہ کھلا۔

السلام علیکم! ماہنور نے سلام کر کے استقبال کیا اور اندر آنے کا راستہ دیا۔

ملک اقتدار اور ملک فرحان نے پیار سے سر پر ہاتھ پھیرا۔

مصطفی صاحب نے اندر داخل ہو کر پورے گھر کا جائزہ لیا۔

www.novelsclubb.com

چھوٹا سا گھر جس کے دیواروں پر سیم نے قبصہ کیا ہوا تھا ایسا لگ رہا تھا عرصے سے اس گھر میں پینٹ نہیں ہوا ایک طرف لگی پھولوں کی چھوٹی سی کیاری بنائی گئی تھی

جس سے صاف اندازہ لگایا جاسکتا تھا کہ گھر کے مالکان کا پھولوں سے کس قدر لگاؤ ہے۔ مصطفیٰ اسے دیکھ کر متاثر ہوا۔

اس طرف آئیں۔ ماہنور دائیں طرف بنے ایک کمرے میں آنے کی دعوت دے رہی تھی جو کچھ اونچا تھا۔

جیسے ہی وہ لوگ کمرے میں داخل کوئے تو حیران رہ گئے۔

کمرہ بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا صوفے پر ہاتھ سے بُنے ہوئے استر انکی خوبصورتی بڑھا رہے تھے۔

ماہنوران کو بٹھا کر کنزہ بیگم کو بلانے چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

دیکھا چاچو! زیرام بولا۔

واقعی قابل تعریف ہیں یہاں کے رہنے والے لوگ۔ وہ ستائشی انداز میں بولے۔

ابھی وہ سب باتیں کر رہے تھے کہ دائمہ بیگم کی نظر ماہنور کے ہمراہ آتی کنزہ پر پڑی۔

"کنزہ" وہ بے ساختہ بولیں۔

انکے کہنے پر سب متوجہ ہو گئے اور نظروں کا رخ دروازے کی جانب کیا جہاں سے وہ داخل ہو رہی تھی۔

دوسری طرف اندر آتی کنزہ بیگم کا حال بھی مختلف نہ تھا۔

ملک فرحان اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے تھے وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہے تھے۔

مصطفی ابھی تک شاکڈ حالت میں تھا کہ یہ گھر واقعی کنزہ کا تھا جہاں وہ اتنے عرصے سے رہ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"شاید کنزہ کے وجہ سے ہی اس گھر کو خوبصورتی ملی تھی"

بیٹا۔ ملک فرجان آگے بڑھے اسے اپنے سینے کے ساتھ لگانے کے لیے۔

مگر کنزہ نے ہاتھ سے روک دیا۔

کون ہیں آپ؟ کیا جانتے ہیں ہم ایک دوسرے کو۔ان کے لہجے میں بیگانگی تھی جو ملک فرجان کو بہت تکلیف دے رہی تھی۔

بیٹا ایسا مت کرو باپ ہوں میں تمہارا میں۔وہ بے بسی سے بولے۔

جناب شاید آپ بھول چکے ہیں کہ آپکی بیٹی بہت سال پہلے مر گئی اگر یاد نہیں تو گواہ آپکے ساتھ ہے۔کنزہ کا اشارہ دائمہ کی طرف تھا۔

انکی بات کر جہاں ملک فرجان شرمندہ ہوئے وہیں دائمہ بھی شرمندگی کے باعث سر جھکا گئی۔

مصطفی آگے بڑھے اور اس کو دیکھنے لگے۔وہ جو چھوٹی چھوٹی سی بات پر خوفزدہ ہو جاتی تھی آج کیسے نڈر بن کر کھڑی تھی۔

"کنزہ" وہ بولے۔

پلیز! میرا نام مت لیجیئے آپ۔وہ مصطفی کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بولی۔

میں نے تمہیں بہت ڈھونڈ ڈھونڈا۔۔۔وہ اسے بتاتے ہوئے بولے۔

اوہ! سچی۔ہاہاہا۔کوئی طعنہ یا کوئی الزام باقی رہ گیا تھا وہ طنزیہ ہنس کر بولیں۔

مجھے معاف کر دو پلیز۔۔۔مصطفی قدموں میں گر کر بولا

کیا چیز ہیں آپ لوگ۔پہلے خود الزام لگا کر کے اتنے سال سکون کی زندگی گزار کر جب ایک ہفتے پہلے پتا چلا کہ جس پر ہم نے اتنے الزام لگائے وہ بے قصور تھی اور جس کے ساتھ زندگی اتنی عیش و عشرت کے ساتھ گزاری وہ مجرم تھی اور کچھ ہی دن آپ لوگوں نے شرمندہ کیا ہو لیا اب معافی مانگے اور سب ٹھیک لیکن میرے اتنے سال کی اذیت کا ازالہ کیا آپ لوگوں کی یہ معافی کر دے گی؟ نہیں۔۔کبھی معاف نہیں کرونگی مس آپ لوگوں۔

اور آپ آپ تو باپ تھے نہ میرے پھر بھی مجھ پر یقین نہیں کیا کسی غیر ہر اعتبار کیا ۔۔۔۔وہ ملک فرحان نے شکوہ کرتے کویے بول رہی تھی اور۔۔۔

آپ تو شوہر تھے نہ نہیں بلکہ میں تو محبت تھی نہ پھر کیوں نہیں کیا اعتبار کیا اتنا کمزور تھا ہمارا رشتہ ایک چھوٹی سی بات ہر ختم کر دیا گیا۔۔وہ ملک مصطفی سے شکوہ کرتے ہوئے بولے۔

آپ لوگ عزت سے آئیں ہیں اور عزت سے ہی طلیں جائیں یہاں آپ کو کچھ نہیں ملے گا یہ کہہ کر وپ باہر کی طرف پلٹی مگر رک کر دوبارہ مڑی۔۔

دعا کرو نگی میں کہ اب ہمارا سامنا اس جہاں میں تب ہو جب لب بولنے کے قابل نہ یو۔آنکھوں میں بصارت باقی نہ ہو اور کانوں میں سماعت نہ رہے۔

اور آپ سے میں نہ ملن کی دعا اس جہاں میں کرتی یوں نہ اس جہاں کے ملن کی جہاں اس جہاں کے بچھڑے ملن کی دعا کرتے۔

الفاظ تھے کہ سیسہ جوان کے کانوں میں ڈال دیا گیا۔

کیا یہ وہی کنزہ تھی جو رحم دل تھی۔ نہیں کنزہ تو بے رحم ہے وہ کنزہ تو مر چکی قتل کر دیا گیا اس کنزہ کا۔۔۔۔۔

**"**********

#زندگی افسانہ ہے

episode11#

ہر سو خاموشی تھی یوں لگتا تھا اس گھر میں ذی روح نہیں پایا جاتا تھا۔

www.novelsclubb.com

فریال کو اور باقی ینگ پارٹی کو جب پتا لگا تو انکے کے لیے یقین کرنا مشکل تھا۔۔۔

زہرام نے اب مشعل کا خیال چھوڑ دیا تھا اسے یقین تھا کہ اب وہ اسے کسی صورت نہیں ملے گی۔

اے اللہ ! بے شک دلوں میں محبت آپ ڈالتے ہیں اور محبت بھی آپکی ہی نعمتوں میں سے ہے اور آپ جب بھی چاہے دیں اور جب چاہے لیں آپکے ہر عمل میں ہمارے لیے بہتری ہے۔

مشعل شاید میرے لیے نہیں بنی تھی اسی لیے شاید آپ نے اسے مجھ سے لے لیا۔

اسے ہمیشہ اپنی امان میں رکھنا یارب میں جانتا ہوں وہ میرے لیے نامحرم ہے مگر آپ تو اسکو چاہتے ہو نہ اسے محبت کرتے ہو یارب بس اسکا نصیب اچھا کرنا اور جسے میرے نصیب میں لکھے مجھے اس کے حق میں بہترین بنانا۔ آمین۔

یہ کہہ کر زہرام نے چہرے ہر ہاتھ پھیرا اور اٹھ کر آسمان پر دیکھا جہاں پورا چاند چمک رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

**********

بھابھی ! کیا سوچ رہی ہیں ! نشا نے انکے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

دیکھ رہی ہوں اللہ کی قدرت بھی کیسی ہے کیسے زہرام اور مشعل کے دل بھی ملا دیے اس نے۔وہ بولیں۔

لیکن بھابھی کیا آپکو واقعی لگتا ہے کہ ان دونوں کی شادی ممکن ہے۔نشا بیگم نے ڈرتے ڈرتے ہو چھا۔

مجھے امید ہے یقین ہے اس پاک ذات رب پر جس نے ان دونوں کے دل ملائے ہیں۔عجوہ بیگم کی آواز میں ایک امید تھی ایک یقین تھا اپنے رب کی ذات پر۔۔

بے شک !نشا بیگم بھی بولیں مگر وہ دلی طور پر اس بات کا یقین کر چکی تھیں کہ یہ رشتہ ناممکن ہے۔

بابا کہاں گئے ہیں؟ عجوہ بیگم نے پوچھا۔

گاؤں سے فون آیا تھا جلدی میں بغیر کچھ بتائے گئے ہیں۔نشا بیگم نے جواب دیا

**********

پورا گاؤں اس وقت خوف وہراس سے لپٹے ہوئے تھے یہاں پانچ پانچ لاشیں پڑی ہوئیں تھی اور انہیں قتل کرنے والے درندے ہتھکڑ وم میں جھکڑے ہوئے تھے۔

دیکھ لیا انجام ہاہاہا میرے خلاف جاتی ہے بے غیرت محبت کی شادی کرتی ہے مار دیا اسکا تو یہی ہونا چاہیے تھا اسکا انجام اور اسکے ساتھ دینے والا۔انود زوردار قہقے لگا کر ہنس رہا تھا جیسے ان باتوں سے اسے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔

خاموش ہو جاؤ! تم جیسا درندہ میں نے آج تک نہیں دیکھا جس نے اپنے سگے رشتوں کا بھی احترام نہیں کیا۔ملک اقتندار للکارے۔

ہاہا صاحب بے غیرت لوگوں سے میرے کوئی رشتہ نہیں۔وہ ڈھیٹ بن کر بوکا۔

اسکی بات سن کر وہ نفی میں سر ہلایا اور حوالدار کو اشارہ کیا۔

وہ تو جیسے اشارے کے انتظار میں لے گئے اور جاتے جاتے جو الفاظ جو الفاظ انکے کان میں پڑے وہ یہ تھے۔

"دیکھ لو نگا ایسی کوئی جیل نہیں بنی جو انور کو قید کر سکے"

اسکی بات پر دھیان دیے بغیر وہ واپس مڑ گئے اور لاشوں کے کفن دفن کا انتظام کرنے لگے۔

**********

مانو! وہ بھی انکا ہی خون نکلا مانو میں اسے کیسے محبت کر سکتی ہوں مانو وہ لوگ میری ماں کے مجرم تھے میں پھر بھی اسکی محبت میں قید ہو گئی کیوں مانو کیوں؟؟ وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے اسکے گلے لگ کر رو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

بس کر میری جان بس یہ سب تو اللہ کے کام ہے تم بس اسکی ذات ہر یقین رکھو اسکی کوئی نہ کوئی مصلحت ہو گی۔ وہ اسے تسلی دیتے ہوئے بولی۔

اللہ نے ہمیشہ ہمارے ساتھ ہی تو ناانصافی کی ہے ہمیشہ ہم سے ہی تو سب لیا ہے وہ تو جیسے کل خوش باش تھے آج بھی ویسے ہی خوش ہیں ساری محرومیاں کیا صرف ہمارے نصیب میں لکھی ہیں وہ روتے ہوئے بول رہی تھی۔

اسکا یہ حال دیکھ کر اسکا دل کٹ رہا تھا۔

اس سے پہلے وہ کوئی اور دلاسہ دیتی باہر سے گلاس ٹوٹنے کی آواز آئی اور ساتھ کنزہ بیگم کی چیخ جس نے ان دونوں کو اپنی طرف متوجہ کر لیا

امی یہ کہہ کر مشعل باہر کی طرف بھاگی اور ماہنور اسکے پیچھے ہولی۔۔

**********

وہ ناراض ہے مجھ سے۔زیادہ دیر نہیں رہ سکتی۔کل جا کر منالوں گا میں اسے مجھے امید ہے وہ مان جائے گی۔۔۔

میری محل میں رہنے والی بچی کیسے گھر میں رہتی ہے اسے تو وہاں گھٹن ہوتی ہو گی سانس بھی لہنا محال ہو گا بس اب کوئی مشکل نہیں بس کل کا سورج اگنے دو دیکھنا ہر مشکل سے تمہیں آزادی مل جائے گی۔

ملک فرحان نے سوچا۔

آزاد تو کل واقعی وہ شاید ہو جائے ہر مشکل سے مگر آنے والا کل کس نے دیکھنا ہے۔

''''''''''''''''''''*****

کنزہ تم آج بھی اتنی ہی حسین ہو جتنی تب تھی۔

دیکھنا کل میں تمہیں منالو نگا اور تم مجھے معاف بھی کر دو گی۔

www.novelsclubb.com

مشعل میری بیٹی وہ تو ہو بہو میری کاپی ہے زہرام بھی اچھا لڑکا ہے اور انکی شادی سے میری بیٹی ہمیشہ میری بیٹی پاس رہے گی۔

مصطفی صاحب مستقبل کی پلاننگ کرنے لگے۔

شاید وہ بھول چکے ہماری ہر پلاننگ قدرت کے فیصلوں کے آگے بیکار ہے۔

*****!!!**********

ابھی وہ کفن دفن سے فارغ ہوئے تھے کہ ایک ایسا فون کال آیا جس نے انکے پیروں سے زمین کھینچ لی۔

میں میں ابھی آتا ہوں۔۔وہ ہکلاتے ہوئے جلدی سے وہاں سے نکلے۔

**********

رات کا اندھیرا اپنا اثر ان سب کی زندگی پر چھوڑتا ہوا چلا گیا۔

چھوٹے سے گھر کے کشادہ صحن میں چارپائی پر سفید کفن کے لپیٹا وجود ہر پریشانی اور مشکل سے آزادی پا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ واقعی یہ اسکی ماں ہے۔وہ ماں جو اسکے بخار میں تڑپ اٹھتی تھی جہاں بھی چلی جاتی مگر اسکا ساتھ نہیں چھوڑتی کیسے وہ اسے دنیا کے لوگوں اور بھیڑ میں تنہا چھوڑ گئی۔

قدرت کا یہ کھیل بھی عجیب ہے جسے لوگ "موت کہتے ہیں۔

موت کے معنی ہر کسی کے لیے علیحدہ ہوتے ہیں۔کسی کے لیے یہ آزادی ہوتی ہے کسی کے لیے یہ ٹریجدی ہوتی ہے۔انسان پلانگز تو بہت کرتا ہے مگر یہ جو موت ہوتی ہے نہ اسکی اپنی ہی ایک پلانگ ہوتی ہے۔

ایک ماں جو اپنے آنے والے بچے کے بارے میں بہت سے ارادے کرتی ہے اسکا مستقبل سوچتی ہے اور وہی ماں جب بچے کی پیدائش کے وقت دم توڑ جائیں تو کیسی پلانگز کیسا بچہ۔

اسی طرح ایک ماں بچے کو بڑا کرتی ہے اس نے اسکی شادی کے کتنے ارمان سجاتی ہے مگر اسے نہیں معلوم ہوتا کہ وہ یہ دن دیکھ پائے گی کہ نہیں اور ہر جب یہ موت آتی ہے تو سارا خوشیوں کا سماں دکھ میں تبدیل ہو جاتا ہے اسی طرح کنزہ نے بھی مشعل کے لیے کتنے خواب سجائے تھے مگر ہائے یہ ظالم موت جہاں کنزہ کا ہر خواب ادھورا رہ گیا وہیں یہ اس لے لیے آزادی تھی۔۔۔۔۔

مگر ملک فرحان اور ملک مصطفی کا کیا جو اپنی پلاننگ کر کے بیٹھے ہیں۔ 💔💔

**********

اس وقت وہ سب ناشتے کے ٹیبل پر موجود تھے۔۔

ملک فرحان بھی آ کر بیٹھے تھے کل کی نسبت آج وہ کچھ فریش لگ رہے تھے۔

آج آسماں پر گہرے کالے سلیٹی بادلوں کا قبضہ تھا۔ سورج تو جیسے آج روٹھا ہوا۔

زہرام کہاں ہے ابھی تک آیا کیوں نہیں۔ عجوہ بیگم نے زہرام کی خالی جگہ دیکھی تو پوچھا۔

آگیا امی جان! السلام علیکم۔ وہ جواب دینے کے ساتھ سلام کرتے ہوئے بولا اور کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

ابھی اس نے جوس کا گلاس پکڑا تھا کہ فون پر بیل ہوئی۔

جیسے ہی اس نے فون اٹھا کر چیک کیا تو ایک ان نون نمبر سے کال آرہی تھی۔ اس نے فون اٹھالیا۔

السلام علیکم! اس نے سخت انداز میں پوچھا۔

www.novelsclubb.com

وعلیکم السلام میں ماہنور بات کر رہی ہوں مشعل کی دوسرا اس سے چھپ کر کال کر رہی یوں ایک خبر دینی تھی آپکو۔

جی جی بولیں۔ مس ماہنور سب خیریت ہے۔ اس نے تحمل سے ہو چھا

دوسری طرف سے کچھ ایسا کہا گیا کہ اس کا رنگ سفید پڑ گیا

فون کٹ چکا تھا اس نے ایک نظر ناشتہ کرتے ملک مصطفی کو دیکھا جو اس کے اس طرح دیکھنے پر رک گئے پھر اس نے ملک فرحان کو دیکھا جو جوس کے چھوٹے چھوٹے سپ لے رہے تھے اور پھر اپنی ماں کی طرف دیکھا جو پہلے ہی اسکی طرف متوجہ تھی۔

"ماں"

اسکی آواز میں ایک سرد پن تھا۔

جی میری جان سب خیریت ہے؟ انکے دل میں مختلف خدشات پیدا ہو رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

امی! وہ وہ مشعل! اتنا کہہ کر وہ خاموش ہو گیا۔

مشعل کا نام سن کر وہ دونوں بھی متوجہ ہو گئے۔

کیا ہوا ہے میری نواسی کو۔ ملک فرحان نے پوچھا۔

اس نے انکی جانب دیکھا چہرے سے ہلکا سا غصہ چھلکا۔

کچھ نہیں ہوا مشعل کو۔

انکی بات سن کر انہوں نے سانس لیا۔

ڈرا دیا۔۔۔۔۔ابھی وہ جملہ پورا کرتے کہ زہرام بولا۔

"کنزہ چچی اس دنیا میں نہیں رہیں"

گویا کسی نے انکے سر پر بم گرا دیا ہو۔

مصطفی صاحب کے ہاتھ سے چمچ گر گیا۔

کیا کہا تم نے؟؟ عجوہ بیگم بولیں۔

www.novelsclubb.com

امی کنزہ چچی ہم میں نہیں رہیں وہ اس دنیا کے ہر غم سے آزاد ہو گئیں۔

یااللہ۔ عجوہ بیگم نے اپنا سر ہاتھوں میں گرا لیا۔

ملک فرحان کو لگا کسی نے انکے پیروں سے زمین کھینچ لی ہو۔

کیسے کیسے جا سکتی ہے وہ مجھے چھوڑ کر میں نے تو اسے منانا تھا کیا اتنی ناراض تھی وہ مجھ سے۔وہ کرسی کے ساتھ سر ٹیکے آنکھیں موندے سوچ رہے تھے۔

.....

زندگی افسانہ ہے

episode12#

سفید گاڑی پھر اسی پرانے خستہ حال گھر کے باہر رکی خاموشی اس بات کو عیاں کر رہی تھی کہ وہاں قیامت ہو کر گزر چکی ہے۔

www.novelsclubb.com

آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے وہ اندر کی جانب بڑھ رہے اگلا ہر قدم پچھلے قدم سے بھاری ہوتا تھا۔

جیسے جیسے وہ قریب پہنچ رہے تھے لوگوں کا جھرمٹ ان پر واضح ہو رہا تھا۔

عورتیں جو باتوں میں محو تھیں ان لوگوں کو گھر میں داخل ہوتا دیکھ کر پل بھر کے کیے خاموش ہو گئیں۔

"یہ لوگ کون ہیں"؟؟؟ایک نے دوسری سے ہو چھا۔

مینوں کی پتا"دوسری نے جواب دیا۔

بڑے امیر لگ رہے ہیں۔پہلی والی نے عجوہ بیگم کو ستائشی نگاہوں سے دیکھا۔

ہاں اتنی تو کنزہ اللہ والی تھی اسی کے جاننے والے ہونگے کوئی۔دوسری بولی۔

ملک فرحان سب کچھ سن رہے تھے اپنے آنسوؤں پر وہ قابو پاتے وہ آگے بڑھے گھر کا اندرونی حصہ ویران تھا۔

www.novelsclubb.com

کنزہ کی میت کو شاید وہ لے جا چکے ہوئے تھے۔

💔 ہمیشہ یاد رکھنے کی کھائی تھی قسمیں جس نے پتا نہیں وہ بھول کیسے گیا میرے ساتھ رہنا تھا جس نے عمر بھر پتا نہیں وہ چھوڑ کیسے گیا جو وعدے کیے تھے اس نے پیار میں پتا نہیں وہ توڑ کیسے گیا 💔

انھوں نے مٹھی بند کر لی انھوں نے پھر دیر کر دی

مصطفی نہیں آیا تھا اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ سامنا کر سکے کسی کا۔

ماہنور انکو دیکھ کر کھڑی ہو گئی اور آگے بڑھ کر سلام کیا۔

وعلیکم السلام! جیتی رہو خوش رہو۔ملک فرحان اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولے۔

انکل آنٹی کو وہ لوگ لے گئے ہیں مگر۔۔آپ مشعل سے مل لیں۔یہ کہتے ہوئے وہ کمرے کی جانب بڑھی جہاں مشعل موجود تھی۔

ہمت جمع کر کے وہ اندر داخل ہوئے۔

بکھرے بال کل رات والے کپڑے جو شکن آلود ہو چکے تھے سر گھٹنوں میں دیے وہ بیٹھی تھی۔

زہرام کا حوصلہ نہیں تھا کہ وہ اسکا سامنا کرے۔

وہ وہاں کمرے سے باہر نکل پڑا۔

مشی دیکھو کون آیا ہے۔مانو نے اسے پیار سے ہلایا۔

**********

اس وقت وہ کمرے میں بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے نیچے بیٹھے ہوئے تھے ہاتھ میں ایک البم تھا جس میں انکی اور کنزہ کی کچھ پرانی اور خوشگوار یادیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

کوئی خاموش زخم لگتی ہے

زندگی ایک نظم لگتی ہے

بزمِ یاراں میں رہتا ہوں تنہا

اور تنہائی بزم لگتی ہے

اپنے سائے پہ پاؤں رکھتا ہوں

چھاؤں چھالوں کو نرم لگتی ہے

چاند کی نبض دیکھتا ہوں میں

رات کی سانس گرم لگتی ہے

www.novelsclubb.com

یہ روایت کہ درد مہکے رہیں

دل کی دیرینہ رسم لگتی ہے

کیوں گئی تم۔ غلطی تمہاری نہیں ہماری تھی سزا تمہیں کیوں ملی گنہگار ہم تھے۔

وہ تصاویر پر ہاتھ پھیرتے خیالات میں کنزہ سے مخاطب تھے۔

صحیح کہا تھا ارحم نے میں نے حاصل تو کر لیا مگر نبھانہ پایا۔اس وقت گھر بلکل خالی اور انسان تھا سب لوگ گئے تھے سوائے اسکت حوصلہ جو نہیں تھا۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

www.novelsclubb.com

اس وقت وہ اس قبر پر بیٹھا ہوا تھا۔ جس کی مٹی گیلی تھی۔

اس قبر پر تازے تازے پھول تھے۔

کیسا سکہ چلاتا کے نہ وقت۔۔۔۔

جانا تو میں نے تھا مگر چلی تم گئی ڈاکٹرز نے جواب مجھے دیا تھا اور قدرت تمہیں لے گئی۔

ہم دونوں ہی کے ساتھ تو موت کھیل رہی ہے چھپن چھپائی کا۔

تمہیں جلدی ڈھونڈ لیا اور میں اسی انتظار میں رہا کہ وہ مجھے پہلے ڈھونڈے گی۔ارحم زخمی سا مسکرایا اور اٹھ کر فاتحہ ہڑھ کر وہاں سے چل پڑا ایک گمنام منزل کی جانب۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

اس نے سرخ ہوتی آنکھوں سے ملک فرحان کو دیکھا۔۔

ملک صاحب کیا دیکھنے آئے ہیں مر چکی ہے میری ماں۔۔۔ نہیں! بلکہ آج میری ماں کا جسم خاک کے سپرد ہوا ہے مرتو۔نہیں! وہ مری نہیں تھیں انہیں مارا تھا۔ہاں! مارا تھا آپ سب نے انکو اتنے سالوں سے تو وہ ایک بے حس جسم لے کر گھوم رہی تھیں مگر آج اس کو بھی دنیا سے آزادی مل گئی۔

انکی ہر خوشی احساس کا تو آپ لوگوں نے خود گلہ گھونٹا تھا۔

آپ تھے نہ۔آپ کو ذرا رحم نہ آیا اس پر ذرا سا بھی نہیں۔جب آپ انکی آخری آس کا درشتی سے قتل کیا تھا۔

وہ اونچا اونچا بول رہی تھی۔

ملک فرحان کے دل پر ایک ایک لفظ ہتھوڑے کی طرح برس رہا تھ۔

وہ شرم سے سر جھکا گئے

چلے جائے یہاں سے جو بچی کچی عزت ہے مہربانی کر کے اسکا جنازہ مت نکالیں۔وہ انکے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

وہ بہت کچھ کہنا چاہتے تھے مگر آواز اور لب ساتھ دینے کے حامی نہیں تھے۔

ایسا لگ رہا تھا کہ ابھی وہ زمین پر گرے گے اس سے پہلے کوئی رد عمل کرتے زہرام معاملے کے پیش نظر اندر آیا اور انہیں یہاں سے لے گیا۔

**********

مام ہم کب تک یہاں رہیں گے۔ چلیں واپس چلتے ہیں۔

مرال انکو سمجھاتے ہوئے بولی۔

نہیں میں کبھی نہیں جاؤنگی اس گھر جہاں میری عزت نہیں۔وہ غصے سے بولیں۔۔۔

امی غلطی مگر آپکی تھی امی آپکو اگر ان سے محبت ہوتی تو آپ کبھی بھی یہ قدم نہ اٹھاتیں کبھی ایسا نہ کرتیں بلکہ آپ انکے لیے کچھ ایسا کرتیں جن سے ان دونوں کی خوشی ہوتی آپکی ضد تھے وہ محبت نہیں اور وہ محبت ہوتے تو کبھی ایسا نہیں کرتی آپ

--

www.novelsclubb.com

ہر کوئی زلیخا نہیں ہوتا کہ اسکو یوسف اور جوانی ملے۔وہ انکو سمجھاتے ہوئے بولی۔

اسکی بات سن کر وہ پچھتانے لگیں جو کچھ تھا سچ ہی تو تھا۔

**********

رات کے پہر وہ اس بڑے سے گیٹ کے باہر کھڑی ہوئی ہنوز اسکے بند گیٹ کو گھور رہی تھی۔

جہاں نا آنے کی قسم اس نے کھائی تھی آج وہ اپنی ماں سے کیے وعدے کی پاسداری کے لیے اس نے ہر قسم توڑ دی اور آج وہ اس دہلیز کو پار کر گئی۔۔۔

آج یہ دہلیز سر شار ہو گئی تھی۔

اقتدار صاحب اسے اپنے ساتھ لے کر اندر آئے وہ ارد گرد نظر دوڑا رہا تھ۔

گھر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا اقتدار صاحب دائیں جانب بنے گیسٹ روم میں اسے لے گئے اور آج رات یہاں گزارنے کا کہا جس پر اس نے حامی بھر لی۔

**********

معمول کے مطابق چہل پہل عام تھی سب لوگ اپنے کام پر روانہ ہو چکے تھے سوائے مصطفی صاحب کے اس وقت صبح کے گیارہ بج رہے تھے جب وہ ناشتے کے ٹیبل پر آئے عین اسی وقت اقتدار صاحب بھی آ گئے عجوہ بیگم اور نشا بیگم جو کچن کے کاموں میں محو تھیں انہیں دیکھ کر حیران رہ گئیں۔

عجوہ بیگم نے پوچھا

بابا! آپ کب آئے؟؟ ناشتہ لگاؤں آپکے لیے بھی؟ انہوں نے پوچھا۔

انہوں نے ایک نظر دیکھا اور اثبات میں سر ہلایا۔

عجوہ بیگم پلٹی مگر انکی آواز پر دوبارہ مڑیں۔

فریال کے ساتھ جو کمرہ خالی ہے اسے تیار کرا دو۔ ملک اقتدار بولے۔

جی بابا۔ کوئی مہمان آ رہا ہے لیکن انکے لیے تو مہمان خانہ ہے نہ؟ انھوں نے کہا۔

وہ مہمان نہیں ہے اس گھر کا فرد ہے۔وہ بولے اور سنجیدگی سے کہتے اٹھے اور مہمان خانے کی طرف بڑھ گئے۔

عجوہ بیگم انہیں ناسمجھی سے دیکھنے لگی۔

کچھ دیر بعد وہ اپنے ساتھ مشعل کو لے کر آئے۔

مصطفی صاحب کی پشت تھی۔اس وجہ سے وہ دیکھ نہ پائے تھے اسے۔

عجوہ بیگم کے چہرے پر حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات ابھرے۔

مشعل۔انھوں نے ہکارا۔

مصطفی صاحب نے انہیں ایسے دیکھا جیسے سننے میں ان سے کوئی غلطی ہو گئی ہو۔

www.novelsclubb.com

انہوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ اٹھ کھڑے ہوئے انکی آنکھیں بلر ہو گئیں خوشی سے۔

مشعل نے انکو نظر انداز کیا وہ آکر اقتدار صاحب کے برابر بیٹھ گئی۔

نشا بہو ہماری بیٹی کے کیے ناشتہ لاؤ۔انہوں نے نشا بیگم کو کہا۔

نشا بیگم جو بت بنی تھی انکی آواز سن کر جلدی سے ناشتہ لے کر پہنچیں۔

آج وہ پہلی بار اسے دیکھ رہی تھیں اور بہت خوشی محسوس کر رہیں تھیں۔

مصطفی صاحب کی نظریں اسکے معصوم چہرے پر تھیں۔

بیٹا شروع کرو ناشتہ۔اقتدار صاحب پیار سے بولے۔

وہ انکی طرف دیکھ کر بولی۔

"بھوک نہیں مجھے "لہجہ سرد تھا۔

میرا پیارا بچہ تمہاری ماں سے آخری وعدہ کیا تھا میں نے۔وہ اسے یاد دلاتے ہوئے

www.novelsclubb.com

اس کے ان طرح کہنے ہر اس نے ناشتہ شروع کیا۔

مصطفی صاحب کا پیٹ تو اسکو ناشتہ کرتے دیکھ کر ہی بڑھ گیا تھا۔

اس وقت انکے دل میں شدت سے یہ خواہش اٹھی کاش وہ انہیں ایک بار بابا کہہ کر پکارے۔

زندگی افسانہ ہے

#عمارہ_نوید

epi13#

اللہ تو نے جس طرح میرا دل بدل دیا اسی طرح میری ماں کا دل بھی بدل دے یا اللہ میں جانتی ہوں میں نے زندگی کا ایک لمبا حصہ گناہوں کی دلدل میں گزارا ہے اللہ میں آپکی اس بات پر بے حد شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے موت سے پہلے ہدایت دے دی اللہ میری ماں کو بھی معاف کر دے اللہ مین جانتی وہ گناہگار ہے تیری ۔میرے باپ کی۔اللہ میرے باپ کے دل میں اسکے لیے نرمی پیدا فرما۔وہ دعا

مانگ کر اٹھی اور جاہ نماز فولڈ کر کے گیلری میں آگئی اور باہر کا خوبصورت نظارہ دیکھنے لگی۔

آج وہ لوگ واپس جا رہے تھے۔۔

آنے والے وقت مہس کیا ہونے والا تھا وہ نہیں جانتی تھی۔ لیکن اب اسکا دل مطمئن ہو چکا تھا۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

اس وقت وہ چھت پر کپڑے ڈال کر آئی تھی کہ دروازے کی بیل بجی وہ بڑبڑاتے کوئے دروازے کی جانب بڑھی۔

جیسے ہی دروازہ کھولا سامنے تابش آفندی تھا ساتھ ایک عمر رسیدہ خاتون تھیں۔

اس نے جلدی سے دوپٹہ سر پر ڈالا اور سلام کیا اور انکو اندر آنے کا راستہ دیا۔

اس وقت وہ انکے ہمراہ ڈرائینگ روم میں بیٹھی ہوئی تھی جب فردوس بیگم نے بات شروع کی۔

"دیکھیں ہم بغیر کوئی دوسری بات کیے اصل مدعے پر آتے ہیں ہمیں آپکی بیٹی پسند آئی ہے اور ہم اپنے بیٹے لے لیے اسکا رشتہ مانگنے آئے ہیں"

ہمیں جہیز میں کچھ نہیں سوائے اچھی تربیت کے ماشاءاللہ سے وہ آپکی بیٹی میں ہے"

فائزہ بیگم حیرانگی سے انکو دیکھ رہی تھیں

"میں اسکے ابا سے بات کرونگی" وہ رسانیت سے بولیں

جیسا آپکو ٹھیک لگے لیکن جواب ہاں میں ہونا چاہیے۔

www.novelsclubb.com

فردوس بیگم بولیں۔

فائزہ بیگم کو یہ لوگ بہت بھلے معلوم ہوئے۔

انہوں نے بہترین طریوپے سے انکی خاطر مدارت کی۔

♥♥♥♥♥♥♥♥

اس وقت وہ لان میں اکیلے بیٹھے دھوپ سینک رہی تھی اور ارد گرد کا جائزہ لے رہی تھی۔

جب دائمہ اسکے پاس آکر بیٹھی۔

کیا کر رہی ہو؟انہوں نے محبت سے پوچھا۔

کچھ نہیں۔اس نے سرد لہجے میں کہا۔

کنزہ کا سن کر بہت افسوس ہوا کوئی بیماری تھی اسے کیا؟انہوں نے پوچھا در حقیقت وہ اس سے بات کرنے کا موقع تلاش کر رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

انہیں ٹی بی تھی۔وہ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولی۔

مگر ٹی بی کا تو علاج ممکن ہے۔دائمہ حیرانگی سے بولیں۔

جی لیکن ہمارے پاس اتنے پیسے نہ تھے کہ انکا اچھے ہاسپٹل سے علاج کروا سکتے۔وہ سر جھکا کر بولی۔

ہمممم۔وہ بولیں۔

میں اندر جاؤں۔یہ کہہ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

دائمہ نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

جیسے ہی وہ گھر کے اندرونی حصے میں داخل ہونے لگی۔

ایک کار گھر میں داخل ہوئی۔

جس میں سے فریال نکلی اور اس سے لپٹی اسکے پیچھے ہی زہرام تھا۔

www.novelsclubb.com

واٹ آ پلیزینٹ سپرائز مجھے تمہیں یہاں دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔وہ اسکے ساتھ گلے لگتے ہوئے بولی۔

اچانک مشعل کی نظر زہرام پر پڑی جو اس کی طرف ہی دیکھ رہا تھا اس نے نظروں کا رخ پھیر لیا۔

وہ بھی اسکے سائیڈ سے ہو کر گھر کے اندر داخل ہو گیا۔

اسکے اس طرح جانے ہر اسکے دل میں ایک ٹھیس اٹھی۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

وہ تھکا ہارا گھر میں داخل ہوا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ کمرا اس وقت اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا شام کا وقت تھا اس وجہ سے کھڑکیوں سے ہلکی ہلکی روشنی تھی اس نے کمرے کی لائٹ جلانے کا کشت نہیں کیا اور ایسے ہی بیڈ پر لیٹ گیا۔

کچھ ہی دیر میں اس نے محسوس کیا کہ بیڈ پر کچھ ہل رہا ہے مگر رافع نے اسے اپنا وہم سمجھا۔

"میاؤں" جیسے ہی یہ آواز اس نے کانوں میں پڑی وہ کرنٹ کھا کر سیدھا ہوا اور کمرے کی لائٹس جلائیں اور بستر سے کمبل ہٹا کر دیکھا تو اسکی نظر حیرت سے پھیل گئیں۔

ایک سفید رنگ کی بلی جس کے جسم پر براؤن دھبے تھے مزے سے اسکے کمبل پر سوئی ہوئی تھی۔

رافع کو معلوم تھا یہ کس کی حرکت ہے اس نے شافع کو آواز۔

"شافع""شافع" وہ غصے سے آواز دے رہا تھا۔

شافع اسکی آواز سن کر وہ کمرے میں بھاگا ہوا آیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا" اس نے پوچھا۔

یہ کیا ہے؟؟ اس نے بیڈ کی طرف اشارہ کیا۔

رافع کچھ خیال کرو تم نے اس معصوم سے کمبل ہٹایا۔وہ بلی کے گرد کمبل لپیٹتے ہوئے بولا جیسے کوئی نومولود بچہ۔

رافع حیرانگی سے اسے دیکھ رہا تھا جس نے اسکا کمبل اس بلی کے نام کر دیا تھا۔

شافع یہ کیا کر رہے ہو۔اس نے حیرانگی سے پوچھا۔

بھائی یہ بلی باہر گلی میں تھی اسکو چوٹ لگی تھی تو میں اسے لے آیا۔وہ بتاتے ہوئے بولا

یہ اکیلی تھی۔رافع نے بغیر سوچے سمجھے پوچھ لیا۔

نہیں اسکے بچے بھی تھے وہ دیکھو صوفے پر سو رہے ہیں۔شافع نے معصومیت سے بتایا۔

www.novelsclubb.com

رافع کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں

شافع میں کہا سوؤنگا آج؟؟اس نے ہو چھا۔

مہمان خانے میں ایک ہی رات کی بات ہے۔وہ بے نیازی سے بولا۔

رافع نفی میں سر ہلا کر رہ گیا

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

اس وقت کچن میں رات کے کھانے کی تیاریاں زور و شور سے چل رہیں تھیں۔

نشاسب کچھ تیار ہو گیا۔ عجوہ بیگم نے پوچھا۔

جی بھابھی سب تیار ہے بس میٹھا رہ گیا ہے آج گاجر کا حلوہ بنانا ہے گاجر کٹ چکی ہے بس اب وہ تیار کرنے لگی ہوں وہ جواب دیتے ہوئے بولی۔

ہمممم۔

www.novelsclubb.com

"کیا میں آجاؤں" مشعل نے کچن میں جھانکتے ہوئے کہا۔

آجاؤ میری جان تمہیں اجازت کی کیا ضرورت تمہارا ہی گھر ہے۔ عجوہ بیگم محبت سے بولیں۔

میں اندر بور ہو رہی تھی تو سوچا ادھر آجاؤں۔اس نے وجہ بتائی۔

ہاں تو آجاؤ۔نشا بیگم بولیں۔

میں کچھ مدد کر دوں آپکی۔اس نے پوچھا۔

سب کچھ تو ہو گیا ہے۔کوئی کام نہیں ہے بس حلوہ بنانا ہے وہ میں بنا لیتی ہوں تم رہنے دو۔نشا بیگم بولیں۔

تو میں بنا دیتی ہوں بہت اچھا بناتی ہوں۔وہ معصومیت سے بولی۔

عجوہ بیگم کے اشارے پر نشا بیگم نے اسے راستہ دیا۔

سنیں مجھے بتائیں چیزیں کہاں ہے۔نشا بیگم نے مسکراتے ہوئے سارا سامان نکال کر رکھا۔

www.novelsclubb.com

عجوہ بیگم اسے دیکھ رہی تھیں اور دل میں اسکی خوشی کی دعائیں کر رہیں تھیں۔

ہلکی

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

اللہ تیری مصلحت کیا ہے۔یہ تو ہی جانتا ہے ہمارے حق میں کیا بہتر ہے یہ تجھ سے بہتر کوئی نہیں جانتا۔اللہ تو نے اسکو یہاں تک تو لے آیا بس اسکے دل میں نرمی بھی پیدا فرما۔زہرام بالکونی میں کھڑا پورے چاند کو دیکھتے ہوئے بولا۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

اس وقت سب کھانے کے ٹیبل میں موجود تھے سب کو مشعل کے آنے کی خوشی بھی تھی اور خیرت بھی تھی۔

ہلکا پھلکا سلسلہ باتوں کا چل رہا تھا جب نشاط صاحب بولے۔

ا مممم واہ بھائی آج تو حلوہ بہت زبردست بنا ہے بیگم کونسے یوٹیوب چینل سے دیکھا ہے"

انکی بات سن کر مشعل سر جھکا گئی۔

وہیں نشا بیگم کا چہرہ دھواں دھواں ہوا تھا۔

کیا مطلب میں اچھا کھانا نہیں پکاتی۔وہ مارے صدمے کے بولیں۔

انکی بات سن کر سب کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

مذاق کر رہا ہوں۔ویسے یہ تمہارے ہاتھ کا ذائقہ نہیں۔وہ بولے۔

یہ حلوہ میں نے نہیں مشعل نے بنایا ہے۔وہ خوشی سے بتاتے ہوئے بولیں۔

انکی بات سن کر سب نے مشعل کی طرف دیکھا جو انجان بنی کھانا کھا رہی تھی

ارے واہ! ہماری بیٹی کے ہاتھ میں تو بہت ذائقہ ہے ماشاءاللہ۔انہوں نے تعریف کی۔

www.novelsclubb.com

مصطفی صاحب نے اپنی پلیٹ میں حلوہ لیا اور جیسے

ہی انہوں نے ایک چمچ لی انہوں نے مشعل کی طرف دیکھا جو پہلے سے ہی انکو چوری دیکھ رہی تھی شاید وہ ان کا تبصرہ سننا چاہتی تھی۔

مگر وہ کچھ کہے بغیر دوبارہ سے کھانے مصروف ہو گئے۔

سب نے اسے بہت سراہا۔

مصطفی صاحب کی طرف سے کوئی جواب موصول نہ ہونے پر اسکا دل مایوس ہو گیا۔

میرا ہو گیا۔یہ کہہ کر وہ وہاں سے اٹھ گئی۔

اقتدار صاحب نے مصطفی کو گھورا مگر وہ بے نیاز بنا رہا۔

بڑے صاب وہ قاسم کا فون آیا جی۔ادھر چھوٹے ملک سائیں کی طبیعت بگھڑ گئی ہے

بلا رہا تھا وہ ادھر آپ سب کو۔

یہ کہہ کر ملازم چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

اس وقت وہ سب گھر سے نکل رہے تھے۔

بچے گھر ہی موجود تھے بڑے ہی جا رہے تھے۔

سب باہر پورچ میں جا چکے تھے عجوہ بیگم بھی جلدی جلدی سب کھڑکیاں چیک کرتے ہوئے باہر کی طرف روانہ یوئیں تھیں۔

"بڑی امی" انکے کانوں میں ایک جانی پہچانی آواز پڑی۔

انہوں نے تصدیق کے لیے پیچھے دیکھا تو وہ سہمی ہوئی کھڑی تھی۔

انکو اپنی سماعت پر یقین نہیں آ رہا تھا۔

"بڑی امی۔۔وہ یہ یخنی آپ انکو پلا دیجیئے گا"

اس نے ایک ٹفن انکی طرف بڑھاتے ہوئے کہا جسے انہوں نے خوشی تھام لی۔

www.novelsclubb.com

وہ آج کتنا خوش ہوئی تھی جب اس نے انکو بڑی امی کہا تھا۔

وہ اسکا ماتھا چومتے ہوئے باہر نکلیں۔

خوشی سے انکی آنکھیں بھیگ گئیں بچپن سے ہی انکا انتظار رہا ہے کب وہ انھیں بڑی امی بولے۔

آج یہ خواہش بھی ہوری کردی تھی اس نے

انکی خوشی کا اندازہ انکی آنکھوں سے لگایا جاسکتا تھا۔

اسکو دلی طور پر ان سب سے مل کر خوشی ہو رہی تھی اس نے سب میں گھلنا ملنا شروع کر دیا جو بھی تھا وہ اسکے اپنے تھے۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

تمہیں کہا بھی تھا کہ ہمارے ساتھ آکر رہو یہاں اکیلے کیا کرو گے کیا حسلت بنالی ہے تم نے وہ تو اچھا ہوا نہ

www.novelsclubb.com

قاسم نے بتادیا ورنہ تم نے تو ہمیں کچھ سمجھا ہی نہیں تھی۔اقتدار صاحب بھڑکے ہوئے تھے۔

ملک فرحان سر جھکا کر انکی باتیں سن رہے تھے۔

نشاط صاحب نے آگے بڑھ کر روکا اور عجوہ بیگم نے انھیں یخنی نکال کر دی۔

جسے پینے سے انھوں نے انکار کر دیا۔

پی لو اسکو شرافت سے۔اقتدار صاحب پھر بولے۔

ناچاہتے ہوئے انہوں نے ایک چمچ لیا تو وہ ٹھٹھک گئے۔

"کنزہ" اس میں میری کنزہ کے ہاتھ کا ذائقہ ہے۔یہ کس نے بنایا۔بتاؤ مجھے یہ ذائقہ صرف اسی کے ہاتھ میں ہے۔وہ بول رہے تھے۔

مشعل نے بنائی ہے یہ یخنی۔عجوہ بیگم بولیں۔

www.novelsclubb.com

مشعل کا نام سن کر وہ حیران ہو گئے تھے۔

مشعل! وہ کہاں سے آئی بھائی وہ آپکے گھر میں ہے کب سے اور مجھے کیوں نہیں بتایا وہ۔

اسے لے کر کیوں نہیں آئے یہاں میرے پاس میں نے ملنا ہے اس سے۔ملک فرحان بول رہے تھے۔

ہاں وہ میرے ساتھ آئی تھی۔کنزہ سے وعدہ کیا تھا میں نے اسکا خیال رکھنے کا اور وہ بھی کنزہ کے وعدے کی وجہ سے ہی میرے ساتھ آئی ہے۔کنزہ اسکی ساری ذمہ داری مجھے دے کر گئی ہے۔ملک اقتدار بول رہے تھے۔

تم تم کنزہ سے کب ملے۔حیرت سے ہو چھا گیا۔

جب وہ زندگی کے آخری لمحات ہسپتال میں گزار رہی تھی تب اس نے مجھے ملنے کے لیے بلایا تھا۔وہ آرام سے بولے۔

یہ وہاں کھڑے ہر شخص کے لیے ایک بریکنگ نیوز تھی

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

اس وقت وہ بالکونی میں کھڑا سوچوں میں گم تھا جب اس کے کانوں میں مشعل کی آواز آئی۔

"شموئل بھائی!"

اس نے مڑ کر دیکھا تو وہ ہاتھ میں کافی لیے کھڑی تھی۔

آو آو بیٹا۔ وہ خوشدلی سے بولا۔

آپکی کافی۔ کافی اسکی طرف بڑھاتے ہوئے بولی اور واپس پلٹی۔

رکو! شموئل نے کہا۔

اسکی آواز سن کر اسلے قدم منجمد ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

جی! اس نے پلٹ کر کہا۔

اگر کبھی بھی کوئی مسئلہ ہوا تو گھبرانا نہیں تمہارے سر پر ابھی اس بھائی کا ہاتھ۔ اس نے شفقت سے اسکے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے۔

اسکی بات سن کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری۔

#زندگی افسانہ ہے

#عمارہ نوید

😍😍😍LAST MeGa Episode

🔴اس ناول کے تمام جملہ حقائق محفوظ ہیں کاپی پیسٹ کرنے کی صورت میں سخت نتائج سامنے آئیں گے لہذا گریز کریں🔴⚫

"زندگانی کی حقیقت کوہ کن کے دل سے پوچھ

جوئے شیر و تیشہ وسنگ گراں ہے زندگی۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

زندگی بھی کتنی عجیب ہوتی ہے نہ کسی کے ساتھ مخلص اور کسی کے ساتھ

بے وفا۔۔۔۔۔

کیا واقعی تابش میرا ہونے جا رہا ہے؟؟

"ہاں کوئی خواب نہیں حقیقت ہے یہ سب مجھے مشعل کو بتانا چاہیے"۔ماہنور نے یہ کہتے ہوئے فون ملانے لگی

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

ابھی ابھی وہ ناشتے سے فارغ ہو کر کمرے میں آئی تو اس نے فیکھا کہ اسکے فون پر ماہنور کی مسڈ کالز تھی اس نے کال بیک کی۔

"کہاں غائب تھی اب تو میڈم کے تیور ہی بدل گئے ہیں"۔ جیسے ہی فون اٹھایا ماہنور شروع ہو گئی۔

"نہیں ایسا کچھ نہیں ہے وہ بس ابھی ناشتے سے فارغ ہو کر کمرے میں آئی ہوں تو دیکھا کال آئی ہوئی تھی تو کر لی۔'اس نے وجہ بتائی۔

"اچھا تمہیں ایک بات بتانی تھی۔"مانو بولی

"جی کہو۔"وہ بولی

"وہ تابش رشتہ لائے تھے امی ابو نے ہاں کر دی ایک ہفتے بعد نکاح ہے میرا"۔وہ شرماتے ہوئے بولی۔

"کمینی میسنی مجھے باتیں سنا رہی تھی بچو تم اب میرے ہاتھ سے آ رہی ہوں میں وہاں ۔۔۔۔"یہ کہہ کر اس نے فون رکھ دیا۔

اور اپنی چادر لے کر باہر کی طرف لپکی۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

اس وقت وہ پورچ میں تھی جب شموئل داخل ہوا۔

"کہیں جانا ہے کیا؟"اس نے رسانیت سے مشعل سے پوچھا

"جی وہ میں نے دوست کی طرف جانا تھا لیکن ڈرائیور شاید نہیں ہے۔"اس نے اپنا مسئلہ بیان کیا۔

شموئل مسکرایا۔

"آجاؤ میں تمہیں چھوڑ دیتا ہوں۔" وہ بولا

"جی ٹھیک ہے۔" مشعل نے مسکرا کر کہا اور اس کے پیچھے چل پڑی۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

"اوئے میرے ویر داویاہ اے اوہ بھلے بھلے اوشاوں اوشاواں۔"۔ شافع بھنگڑے ڈالتا اپنا ہی کوئی ایجاد کردہ گانا گانے میں مصروف تھا۔

"اوہ میرا کھوتا گھوڑی چڑھیا۔۔۔۔اللہ خیر کرے گھوڑی دی۔۔" اپنے سے ہی بول بناتے ہوئے وہ گانے میں مگن تھا جب اس کے سر پر ایک چپت لگائی تھی تابش نے۔

"بس کر۔ بس کر! بڑے سے بڑے سنگر تیرے گانے سن کر خود کشی کر لیں گے ۔۔" تابش تنک کر بولا۔

"افففف لاکھوں جانوں کو مرنے سے بچانے کے لیے میں یہ کڑوا گھونٹ پی ہی لیتا ہوں" وہ ڈرامائی انداز میں بولا۔

"اوہ بس کر دے باز آجا۔۔۔کچھ پلان کر اچھا سا تابش آفندی کی شادی ہے آفٹر آل۔" تابش اترا کر بولا

"ہاں ایسا کرتے ہیں تیری بارات گدھا ریڑھی کی بگھی بنا کر لے جاتے ہیں کتنا سہانا منظر ہو گا جب ایک گدھا دوسرے گدھے پر چڑھے گا"۔وہ پورا منظر کھینچتے ہوئے بولا۔

"آہ۔۔۔آوئی چھوڑ مجھے۔" اسکی گردن اس وقت تابش کی گرفت میں تھی۔

"کیا بکواس کر رہا ہے تو انسان بن انسان۔" وہ اسکی گردن زور زور سے ہلاتے ہوئے بولا

"اچھا اچھا یار مذاق کر رہا تھا تو ہمارا پرنس ہے بلکہ گینگ ہے ہمارا "ڈونکی گنگ" وہ ابھی بھی مستی کے موڈ میں تھا۔

شافع۔۔۔اسکی آواز میں ایک دھمکی تھی جو شافع کو اچھے سے سمجھ آگئی تھی۔

اوکے۔۔۔وہ بولا

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

"بدید، بے فیض، بے مروت ہاں مجھے باتیں سنا رہی تھی تو دوست کہلانے کے لائق نہیں ہے بہت بہت بے شرم ہے بات نہ کری مجؓ سے اور میں تیرے نکاح میں بھی نہیں آؤنگی۔۔۔" وہ مارتے مارتے جب تھک گئی تو ایک طرف بیٹھ کر منہ پھلا کر بولی۔

www.novelsclubb.com

"یار دیکھ سب سے پہلے تجھے ہی بتایا ایسا ہو سکتا تھا کہ میں تجھ سے کچھ چھپاتی تو میرا کلیجہ جگر سب کچھ ہے میرے دل کی دھڑکن ہے" وہ اسکو گلے لگاتے ہوئے بولی۔

"خالہ آپ نے بھی مجھے غیر کر دیا"۔وہ شکوہ کناں نظروں سے فائزہ بیگم کو دیکھ کر بولیں جو انکی لڑائی کے مزے لے رہی تھیں۔

"ارے میرا بچہ ایسا کچھ نہیں ہے۔تمہارے بغیر میں اس بندریا کو رخصت کر سکتی بھلا کیا نہیں نہ تو بس پھر ناراض نہ ہو"۔وہ شفقت سے بھرپور لہجے سے بولیں۔

"میں تمہارے پسندیدہ پکوڑے بنائے لاتی ہوں۔" یہ کہہ کر وہ باہر کی جانب بڑھ گئیں۔

انکے جانے کے بعد اس نے ماہنور کو اور نخرے دکھائے اور وہ بھی اسکو منانے کی تگ ودو میں لگی رہی۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

www.novelsclubb.com

اوئے بات سن کہاں کھو گیا ہے تو۔تابش جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا تو شافع کسی گہری سوچ میں تھا چہرے سے سنجیدگی نمایاں ہو رہی تھیں۔

یار میں سوچ رہا ہوں تیری شادی ماہنور سے ہو گی۔۔

ہمم!"تابش نے اسے گھورا۔

اوہ ہو آئی مین بھابھی سے جب تیری شادی ہو گی تو بڑے رشتے نکل آئیں گے۔۔وہ سنجیدہ بولا

ہیں کیسے رشتے باؤلا ہو گیا ہے کیا۔؟؟تابش کے سر کے اوپر سے اسکی بات گزر گئی۔

ہاں نہ دیکھ بھابھی کی بہنوں جیسی دوست مشعل میری بہن ہے اس لحاظ سے وہ تیری سالی اور میں بھابھی کا دیور۔۔آئی سمجھ۔

ہاں۔اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

اب میری بہن تیری سالی ہوئی اس رشتے سے میں تیرا سالہ ہوا۔۔اور اسی طرح مشعل بھابھی کی نند بھی لگی میری بہن تیری بہن۔شافع کے یہ بنائے گئے رشتے سن کر تابش کا سر گھوم گیا۔

اب جب شادی یو گی تو بچے ہو نگے اب مشعل بھا بھی انکی خالہ پھپھو اور چچی بن جلئے گی۔

ہیں چچی کیسے بے حیا ابھی بہن کہہ رہا تھا ہن ڈائیریکٹ چچی۔تابش بیچ میں بولا۔

ابے اوئے زہرام سے۔۔شافع چڑ کر بولا۔

یہ کیا سین ہے اب۔۔وہ نا سمجھی سے بولا۔

اس سین پر بعد میں دھیان دینا پہلے میری ساری باتیں سن۔۔بیچ میں دوسری بات سن کر شافع کا پارہ ہائی ہوا۔

اور میں ماموں بھی لگا اور چاچو بھی اب جب میری شادی ہو گی اور میرے بچے ہو نگے ے ب۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بس یہ میرے جڑے ہاتھ دیکھ لے یہ گھریلو عورت جو تیرے اندر ہے اسے گھر ہی چھوڑ کر آیا کر۔اس نے تال میل کیئے رشتوں پر تابش کا سر گھوم گیا۔

ایک تو اتنی محنت کرو اور پھر بھی انکو میری قدر نہیں آئے گی۔وہ منہ بناتا بول رہا تھا۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

شام ڈھل چکی تھی جب وہ گھر داخل یوئے تھے اندر سے چلانے کی آوازیں آرہی تھی مشعل اور شموئل بھاگ کر اندر گئے۔

نکلو یہاں سے مجھے نفرت ہے تمہاری شکل سے میں کبھی یہ دوبارہ یہ چہرہ نہیں دیکھنا چاہتا۔ مصطفی صاحب طیش کی حالت میں چیخ رہے تھے۔

مصطفی پلیز!!! معاف کر دیں ایسے مجھے اس عمر میں رسوا نہ کریں۔ساریہ ہاتھ جوڑ کر معافی مانگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ساریہ جسٹ شٹ اپ اور نکلو ادھر سے ابھی کہ ابھی۔ مصطفی صاحب ہھر چلائے۔

ساریہ بیگم نے نفی میں سر ہلایا آنسو ٹوٹ کر گالوں ہر گر رہے تھے۔

مصطفی صاحب کی برداشت سے اب سب باہر تھا انکا دماغ کام نہیں کر رہا تھا۔وہ آگے بڑھے ساریہ کو بازو سے دبوچا اور باہر کی طرف دھکا دیا۔

ایک پل کے لیے ساریہ نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور شدت سے اللہ کو پکارا۔

اس سے پہلے ساریہ گرتی کسی نے انھیں تھام لیا۔

"ساریہ آنٹی کہیں نہیں جائیں گی "مضبوط لہجے میں کہتی ہوئی مشعل کی آنکھیں مصطفی صاحب کے چہرے ہر ٹکی ہوئی تھیں اور دونوں ہاتھ ساریہ بیگم کو سنبھالے ہوئے تھے۔

ساریہ بیگم اپنے عقب سے یہ جملے سن کر حیران رہ گئی اور مشعل کو دیکھ کر انکا دل اور ملال کے دلدل میں ڈوب گیا۔

www.novelsclubb.com

مشی بیٹا یہ کیا کہہ رہی ہو آپ۔۔ مصطفی صاحب پیار سے آگے بڑھے مگر اس نے ہاتھ کا اشارہ کر کے روک دیا۔

ساریہ بیگم اب سیدھی ہو چکی تھیں۔

میں نے کہا ساریہ آنٹی کہیں نہیں جائیں گی اور امید کرتی یوں آپ میری بات کی نفی نہیں کریں گے۔ مشعل نے کہا۔

اسکا آخری جملہ سن کر مصطفی صاحب نے دو منٹ کے توقف سے گہرا سانس لیا جس کا مطلب تھا وہ راضی ہیں اور وہاں سے چلے گئے۔

مشعل ایک نظر ساریہ اور مرال کو دیکھتے ہوئے اوپر چلی گئی۔

"کیسی لڑکی ہے یہ میں نے کتنا برا کیا اسکے اور اسکی ماں کے ساتھ آج یہی میرا سہارا بن کر آئی ہے" انھوں نے خود کلامی کی نظریں ابھی بھی اسی کے تعاقب میں تھیں۔

www.novelsclubb.com

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

شام کے سائے اور گہرے ہوئے جا رہے تھے۔

وہ اپنا سامان پیک کرنے میں مصروف تھی جب مرال کمرے میں آئی اور ہلکا سا دروازہ ناک کر کے اندر آنے کا پوچھا۔

"آجائیں" اس نے بغیر دیکھے کہا۔

یہ کیا کر رہی ہو تم۔ مرال نے اسے سامان پیک کرتے دیکھ حیرانگی سے پوچھا۔

مرال کی آواز سن کر اس نے سر اٹھا کر دیکھا اور چند سیکینڈز کے لیے چونک گئی پھر دوبارہ نارمل انداز میں کام کرتے بولی۔

"روم شفٹنگ یہ کمرہ آپکا ہے جب آپ نہیں تھیں تب دادو نے مجھے دیا لیکن اب آپ آگئیں ہیں تو میرا یہاں کوئی کام نہیں۔ وہ کتابیں بیگ میں ڈال رہی تھی۔

کیا تم مجھ سے اتنی نفرت کرتی ہو کہ میرے ساتھ رہنا بھی گوارا نہ کرو۔ مرال دکھ سے بولی۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں تم جو سوچ رہی وہ نہیں۔ مشعل نے ہریشان ہو کر جواب دیا۔

تو کیسی بات ہے ہم بہنیں ہیں اور بہنیں ہمیشہ ساتھ رہتی ہیں اور مجھے بہت خوشی ہو گی کہ تم میرے ساتھ رہو یہاں۔ وہ اسکے ہاتھ چوم کر بولی۔

مشعل کی آنکھوں سے آنسو گرے جنھیں مرال نے محبت سے صاف کیا۔

"اب ان آنسوؤں کو زندگی سے نکالو تاکہ خوشیوں کو ڈھیر ساری جگہ ملے" وہ اس کے گال پر ہلکی سے چٹکی کاٹتے ہوئے بولی۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

وہ صوفے کے ساتھ سر ٹکائے آنکھیں موندے لیٹے ہوئے تھے جب انہیں اپنے قریب ایک لمس کا احساس ہوا۔ آنکھیں کھول کر دیکھا تو مرال تھی جو رو رہی تھی۔

کیا ہوا میرے بچے تم رو کیوں رہی ہو۔ مصطفی صاحب پریشانی سے بولے۔

بابا آپ مجھ سے بھی ناراض ہیں کی۔اس نے روتے ہوئے کو چھا۔

ارے میرا بچہ میرا دل ایسا کچھ نہیں ہے میں کیوں تم سے ناراض ہو نگا یہ سب تم نے تھوڑی کیا ہے۔وہ اسکو ساتھ لگاتے یوئے بولے۔

ساری خطائیں غلطیاں تو میں نے کی ہیں۔وہ آہستہ سے بولے مگر مرال نے سن لیا۔

بابا ایسا کچھ نہیں ہے۔آپ بھی بے قصور ہیں یہ سب تو وقت کا لکھا تھا اس نے تو ہو کر رہنا تھا۔وہ انکو سمجھاتے ہوئے بولی۔

وہ مجھے معاف کیوں نہیں کرتی۔مصطفی صاجب بولے۔

بابا یہ ایک وقتی ٹروما ہے اتنے سال کی جو باتیں غبار غصہ سب اچانک ختم نہیں ہوتا اسے ٹائم دیں۔وہ انہیں تسلی دیتے ہوئے بولی۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

www.novelsclubb.com

آج موسم باقی دنوں کی نسبت ٹھنڈا اور سہانا تھا گرمیوں میں تو شدت سے ایسے موسم کی خواہش کی جاتی ہے۔

وہ ننگے پیر گھاس پر چل رہی تھیں انکی یہ عادت ابھی بھی ایسی ہی تھی۔

انکا دل چاہ رہا تھا کہ اڑ کر کہیں سے بس چائے آجائے۔

"یار دیکھو موسم کتنا مزے دار اور سہانا ہوا ہے ایسا کرو مجھے چائے بنا دو نہ۔۔

افففف ایک تو تمہاری چائے کی عادت سے تنگ ہوں میں"

اچانک اسکے ذہن میں پرانی جھلکیاں ابھریں۔

آنکھوں میں ہلکا سا پانی آگیا اس اے پہلے وہ پانی اور بڑھتا انکو چائے کی مہک آئی مڑ کر دیکھا تو مشعل میز پر چائے رکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ میز کے پاس آئیں۔

مشعل نے انکو چائے کپ میں ڈال کر دی۔دائمہ چائے لے کر بیٹھ گئی۔

تمہیں کیسے پتہ مجھے چائے پسند ہے۔وہ ہلکی سی چسکی لیتے ہوئے بولں۔

انکی بات سن کر مشعل جو کپ کیں اپنے لیے چائے نکال رہی تھی ہلکاسا مسکرائی اور بولی۔

مجھے بھی بہت پسند ہے جب بھی میں ایسے موسم میں امی سے زبردستی چائے بنواتی تھی تو امی کہتی تھیں۔

"تم بالکل اپنی دائمہ خالہ پر گئی ہو۔وہ مسکراتے ہوئے بول رہی تھی۔

وہ میرا ذکر کرتی تھی؟دائمہ نے آس سے ہوچھا

انکی ہر بات کا اختتام تو آپ ہی تو ہوتے تھے۔وہ بولی۔

www.novelsclubb.com

کیا ہو رہا ہے بھئی۔ملک فرحان انکے قریب بیٹھتے ہوئے ہوچھا۔

کچھ نہیں مشعل کنزہ کی باتیں بتا رہی تھی۔دائمہ بیگم نے کہا۔۔

اسکی بات سن کر انھوں نے مشعل کو دیکھا جس کا چہرہ ہر احساس سے عاری تھا اور وہ کپ سے چائے نکال رہی تھی۔

مجھے بھی تو بتاؤ کیا کہتی تھی وہ ہمارے بارے میں۔انھوں نے بچوں کی طرح پوچھا۔

اس نے چائے کا کپ انکے آگے کیا اور اٹھ کر چلی گئی۔

ملک فرحان کا دل کٹ سا گیا۔

چچا دوریوں کے بادل چھٹ رہے ہیں بہت جلد صاف آسمان نظر آئے گا۔دائمہ تسلی دیتے ہوئے بولی۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

اس وقت وہ بالکنی میں کھڑی آسمان میں چمکتے مہتاب کو دیکھ رہی تھی۔

"کتنا دلفریب منظر تھا یہ" وہ اس منظر میں اس قدر کھوئی ہوئی تھی کہ اسے خبر ہی نہ ہوئی کب وہ اسکے پیچھے آکر کھڑا ہوا تھا۔

کیا سوچ رہی ہو۔زہرام میں اپنے پختہ لہجے میں کہا۔

اسکی آواز سن کر وہ پلٹی مگر ہوئی رسپانس ظاہر نہیں کیا۔

"چاند کتنا خوبصورت لگتا ہے نہ" وہ بھی اس کے پاس کھڑا ہو کر بولا۔

"جو چیز جتنی خوبصورت ہوتی ہے نہ وہ اتنی ہی بدصورت بھی ہوتی ہے" وہ چاند کو دیکھتے ہوئے

زہرام ناسمجھی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

مشعل مسکرائی اور دوبارہ رخ چاند کی طرف کر کے بولی۔

"یہ چاند یہاں سے جس قدر خوبصورت لگ رہا ہے نہ مگر قریب سے دیکھو تو اس پر گڑھے ہی گڑھے ہیں اور اس کے شر سے اللہ نے پناہ مانگنے کو بھی کہا۔

www.novelsclubb.com

اور دوسری طرف جن رشتوں سے میں شروع سے ہی نفرت کرتی آئی ہوں ان سے زیادہ شاید ہی کوئی اور رشتہ مجھ سے محبت کر پاتا" وہ ٹرانس کی کیفیت میزن تھی۔

زہرام اسکو مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔

"میرے اور اپنے برشتے کے بارے میں کیا خیال ہے"۔اس نے پوچھا۔

مشعل اسکی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی جہاں چمک تھی۔

کچھ چیزیں نامکمل رہتی ہیں اور انکے نامکمل ہونے میں ہی بہتری ہوتی ہے۔وہ سرد لہجے میں بول کر وہاں سے چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

زہرام کی نگاہوں سے دور تک اسکا تعاقب کیا۔۔

جاں دینا بس ایک زیاں کا سودا تھا

راہ طلب میں کس کو یہ اندازہ تھا

آنکھوں میں دیدار کا کاجل ڈالا تھا

آنچل پہ امید کا تارہ ٹانکا تھا

ہاتھوں کی بانکیں چھن چھن ہنستی تھیں

پیروں کی جھانجھن کو غصہ آتا تھا

ہوا سکھی تھی میری، رت ہمجولی تھی

ہم تینوں نے مل کر کیا کیا سوچا تھا

www.novelsclubb.com

ہر کونے میں اپنے آپ سے باتیں کیں

ہر پہچل پر آئینے میں دیکھا تھا

شام ڈھلے آہٹ کی کرنیں پھوٹی تھیں

سورج ڈوب کے میرے گھر میں نکلا تھا

(زہرا نگاہ)

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

چلملاتی دھوپ میں سفید اور گلابی پھول چمک رہے تھے۔تھے۔

www.novelsclubb.com

سفید اور گلابی رنگ کی تھیم کے مطابق سب نے ڈریسنگ کی ہوئی تھی مشعل نے ہلکا سفید کرتا شرارا پہنا ہوا تھا جس پر گلابی موتیوں کا کام تھا مرال نے بھی سیم ڈریسنگ کی ہوئی تھی۔

لڑکوں میں سب نے سفید سوٹ پہننے ہوئے تھے۔

آج ماہنور کا نکاح تھا۔ماہنور گلابی اور اوف وائٹ کے امتزاج کے لہنگے میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

کچھ ہی دیر بعد ماہنور اور تابش کے نکاح کی رسم ہوئی۔

ہر طرف خوشیوں کا ایک الگ سماں تھا۔

مشعل نے اسکی خوشیوں کی دعا دل سے کی۔

اوہ بھائی مبارکاں تجھے تیری بربادی کی۔شافع کندھے پر دھپ مارتا ہوا بولا۔

باز آجاو رنہ میرے شادی کے دن بھی پٹے گا مجھ سے۔وہ آنکھیں دکھاتے یوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

اوہ یار ایک تو تم نہ ہر چیز پر مار دھاڑ پر اتر آتے اوکدی تے مذاق سہہ لیا کرو۔وہ ہنجابی کا تڑکہ لگاتے بولا۔

تم نہیں سدھرو گے۔تابش چڑ کر بولا۔

واہ مشعل تم تو کھل رہی ہو اس سفید رنگ میں۔۔دائمہ پھپھو نے دل سے تعریف کی۔

انکی تعریف پر مشعل کے ساتھ مصطفی صاحب جو انکی طرف آرہے تھے وہ بھی مسکرا دیے۔

ہائے پھپھو اتنے دل سے تعریف کیآپ نے میری واقعی اتنی اچھی لگتی یوں میں آپکو تو دعا کرنا اللہ مجھے جلدی سے سفید کفن نصیب کریں تاکہ میں آپکو اور اچھی لگوں۔
مشعل مذاق میں بولی مگر اسکی بات سن کر دائمہ دہل گئی

مصطفی صاحب کے دل نے بے اختیار کہا

"اللہ نہ کرے"

کتنی فضول گوئی کرتی ہو تم۔دائمہ ہلکا سا تھپڑ اسکی گال پر رسید کرتے ہوئے کہا۔

ہی ہی ہی امی بھی ایسے ہی کہتی تھی نہ آپکو۔وہ جلد بازی میں بول گئی مگر اگلے ہی پل اسے احساس ہوا

دائمہ کے چہرے کا رنگ لٹھے کی طرح سفید ہوا۔

امی واقعی چلی گئیں ہمیں چھوڑ کر۔آنسو آنکھوں میں آنے لگے۔

نہ میرا بچہ آج رونا نہیں خوشی ہے تیرے آنسو اسے تکلیف دیں گے بس نہیں جا ماہنور کو دیکھ کتنی خوش ہے وہ آج۔وہ پریشان ہو جائے گی تیرے آنسو دیکھ کر۔وہ اسے گلے لگاتے ہوئے بولیں۔

انکے گلے لگ کر وہ بھی ہلکا سا مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

♥♥♥♥♥♥♥

"ہاہاہا! کوئی جیل ایسی نہیں بنی جو انور کو قید کر سکے ہاہاملک اقتندار دیکھو نکل آیا انور باہر اب آئے گی نہ بکری چھری تلے"۔وہ خون آلود لہجے میں بول رہا تھا۔

ک۔ کیا کرنے والا ہے تو۔ محسن نے اس سے سہمتے ہوئے پوچھا۔

ہاہاوہی جو ہوتا آتا ہے ہر کہانی میں بدلہ ! انور ہنستا ہوا درشتی سے بولا۔

تو ملک اقتدار کو مارے گا۔ محسن نے حیرت سے پوچھا۔

نہ جس طرح دیو کی جان طوطے میں ہوتی اور دیو کو ختم کرنے کے لیے طوطے کو مارنا ضروری تب دیو تڑپ تڑپ کر مرتا اور اسی میں مزہ آتا۔

اسی طرح ملک اقتدار کے طوطے کو پہلے مارنا پڑے گا پھر اسکے بعد اسکو ماریں گے۔انور اس وقت وہ وحشی لگ رہا تھا جو خون کا پیاسا ہوتا ہے۔

محسن کو اسے حوف آرہا تھا۔

www.novelsclubb.com

♥♥♥♥♥♥♥♥

ناہنور کی شادی تقریب خیر خیریت سے اپنے اختتام کو پہنچی۔

ملک اقتندار نے بھی اس حوالے سے ایک فیصلہ کیا تھا اور اسے حتمی شکل دینے کے لیے ملک ولا میں میٹنگ منقعد ہوئی جس میں گھر کے بڑے بچے سب شامل تھے سوائے رافع کے۔

وہ کام کے سلسلے میں دوسرے شہر گیا ہوا تھا۔

آج جو میں بات کرنے جا رہا ہوں مجھے امید ہے کہ وہ سب سن کر آپکو کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔اقتندار صاحب رعب سار لہجے میں بول رہے تھے۔

ابا جسن آپ ہم سے ہماری جان بھی مانگ لیں ہمیں اعتراض نہیں ہو گا۔ارشاد صاحب فرمان برداری سے بولے۔

www.novelsclubb.com

انکی بات سن کر اقتندار صاحب کا سینہ فخر سے چوڑا ہو گیا۔

میں خوش قسمت ہوں کہ مجھے تم لوگوں جیسی اولاد ملی ہاں تو میں جو بات کرنے لگا تھا وہ یہ ہے کہ دو ہفتوں کے فرق سے شموئل زرنیش کی شادی کی تمام رسومات کی

جائیں گی اور ساتھ ہی فریال اور شافع کا نکاح۔اقتدار صاحب اتنا کہہ کر خاموش ہوئے

سب کے چہرے پر خوشی کی ایک لہر دوڑ پڑی۔

زرنیش وہاں موجود نہیں تھی۔وہیں فریال کا رنگ لٹھے کی مانند سفید ہوا۔

"ایکسیوزمی" یہ کہہ کر وہ وہاں سے چلی گئی۔

باقی سب دوبارہ اپنی باتوں میں مصروف ہو گئے۔

تھکا ہارا آج وہ گھر داخل ہوا تھا گھر میں عجیب طرح کی ہلچل تھی۔

www.novelsclubb.com

اسی اثنا میں ملازم گزرا۔

"یہ تیاریاں کس چیز کی ہیں" رافع نے اچھنبے پن سے پوچھا۔

وہ زرنیش بی بی اور شموئل بھائی کی شادی ساتھ فریال بی بی اور شافع کا نکاح ہے۔یہ کہہ کر وہ وہاں سے چلا گیا۔

اس کے سر پر تو گویا بم پھٹ گیا ہو۔

اس وقت وہ مغرب کی نماز سے فارغ ہو کر بالکنی سے نیچے جھانک رہی تھی لان میں تیاریاں عروج پر تھیں کل نکاح تھا اسکا شافع کے ساتھ جس کو ہمیشہ سے وہ چھوٹا بھائی مانا تھا۔

رافع کے لیے محبت تو اس کے دل میں تب سے تھی جب سے اسے لفظ محبت لکھنا بھی نہیں آتا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اٹھی اور بیڈ کے قریب دراز سے گھڑی نکالی جو اسے شافع نے دی تھی۔

وہ جانتی تھی یہ رافع کی سب سے عزیز ترین گھڑی تھی اس نے ہلکے سے گھڑی پر بوسہ دیا۔

اللہ تمہیں مجھ سے بھی بہترین عطا کرے۔وہ گھڑی جو دیکھتے ہوئے بڑبڑائی

کمرے میں داخل ہو کر اس نے تمام لائٹس جلائیں جس کی وجہ سے پورا کمرہ روشن ہو گیا۔

کیا تو یہ بنا بیٹھا ہے اٹھ کل میرا نکاح ہے تو میرا بھائی ہے اٹھ جا جا کے لان میں کرسیاں لگا۔وہ آرام سے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

اس نے آنکھوں سے بازو ہٹاتے ہوئے دیکھا۔

تو جانتا تھا نہ۔۔اس نے شکوہ کن لہجے میں کہا۔

یار داد و کا حکم تھا اور فریال بھی راضی تھی اگر میں انکار کرتا تو انکا دل ٹوٹ جاتا اور آجکل ویسے بھی امی کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی" وہ وضاحت کرتے ہوئے بولا۔

اچھا تمہیں بابا بلا رہے ہیں۔ وہ شوز پہنتے ہوئے بے نیازی سے بولا۔

وہ گہرا سانس لیتا ہوا باہر چلے گیا۔۔۔

اب وہ کچھ کر بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔۔

ٹھنڈی ہوائیں رات کو اور سرد بنا رہی تھیں اس وقت وہ لان کی سیٹنگ چیک کر رہا تھا کہ بے ساختہ اسکی نظریں اٹھی سامنے بالکنی میں اسکی دشمن جان پر

www.novelsclubb.com

پڑی جو کھڑکی میں کھڑی تھی

زندگی کے درد کو سہو گے تم

دل کا چین ڈھونڈتے رہو گے تم

زخمِ دل جب تمہیں ستائے گا

تم کو ایک شخص یاد آئے گا

جب کوئی پیار سے بلائے گا

تم کو ایک شخص یاد آئے گا

لذتِ غم سے آشنا ہو کر

اپنے محبوب جدا ہو کر

www.novelsclubb.com

دل کہیں جب سکوں نہ پائے گا

تم کو ایک شخص یاد آئے گا

جب کوئی پیار سے بلائے گا

تم کو ایک شخص یاد آئے گا

تیرے لب پہ نام ہو گا پیار کا

شمع دیکھ کر جلے گا دل تیرا

جب کوئی ستارہ ٹمٹمائے گا

تم کو ایک شخص یاد آئے گا

جب کوئی پیار سے بلائے گا

www.novelsclubb.com

تم کو ایک شخص یاد آئے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی نظریں اس پر ٹھہر گئیں موازنہ مشکل تھا چاند زیادہ خوبصورت تھا یا وہ۔

اچانک فریال کی نظریں اسکی جانب اٹھیں جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

اسکو دیکھ کر فریال کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔

اس نے جلدی سے پردے گرائے اور اندر ہو گئی

رافع نے ایک گہرا سانس لیا اور دوبارہ مصروف ہو گیا کاموں میں۔

آخر کار وہ دن آ گیا جس کا بے صبری سے انتظار تھا سوائے ان دونوں کے کچھ ہی دیر میں نکاح ہو جانا تھا۔

www.novelsclubb.com

"سن رہی ہے نہ تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

محبوبہ کی شادی میں کرسیاں لگا رہا ہوں۔۔۔۔"

گانے کو توڑ مڑور کے شافع نے اسکو چڑھایا اس نے غصے میں ایک دھموکہ اسکے پیٹ میں دیا جس پر وہ کراہ کر رہ گیا۔

ظالم۔۔۔۔ تیرے لیے میں اتنی بڑی قربانی دے رہا ہوں اور۔۔ایک تو ہے جس کو میری قدر نہیں" وہ منہ بناتا ہوا بول رہا تھا۔

"اس وقت میرا دل چاہ رہا ہے کہ تیرا گلا دبا دوں" رافع قدرے غصے سے بولا۔

"ہائے! گاؤں والوں سنو سنو بھائی بھائی کا دشمن ہو گیا ہائے قیامت" شافع ڈرانائی انداز میں اونچا اونچا بولنے لگا۔

رافع بوکھلا گیا اس نے جلدی سے اسے کھینچا اور اندر لے گیا۔

www.novelsclubb.com

ساتھیوں تیار ہو نہ۔۔وہ ماسک والا آدمی اپنے ساتھیوں سے بولا جو اسکے اشارے کے منتظر تھے۔

جی استاد۔۔

اس وقت قاضی صاحب فریال کے ساتھ اسکے کمرے میں تھے۔

"کب تک یہاں بیٹھے رہنے کا پلین ہے نکاح میرا ہے ڈرامے باز اٹھ جا" رافع شافع کے سر پر چپت لگا کر بولا۔

شافع حیران کن نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"تجھے پتہ ہے" وہ خشک لہجے میں بولا۔

اس کی بات سن کر وہ مسکرایا اور دائیں طرف سر ہلایا۔

کس نے بتایا تجھے؟؟ ابھی تک وہ صدمے میں تھا اسے حقیقت کھل جانے پر بے تحاشا دکھ تھا

www.novelsclubb.com

"میں نے" مشعل نے کہا اور کھلکھلا کر ہنسی اور وہاں سے بھاگ گئی۔

"نہیں چھوڑونگا" شافع یہ کہتے ہوئے اٹھا اور اسکے پیچھے بھاگا۔

اب مشعل آگے اور شافع پیچھے تھا۔

مشعل کے قہقے گونج رہے تھے۔

وہ ملک فرحان کے پیچھے آئی

نانا بچائیں مجھے "یہ کہتے ہوئے وہ انکے پیچھے چھپی۔

ملک فرحان کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا کہ واقعی مشعل نے انہیں نانا کہہ کر پکارا ہے۔

ایک دم مشعل کے قہوے سمٹے شافع بھی رک گیا۔

"سوری" یہ کہہ کر وہ جانے لگی۔

www.novelsclubb.com

جب انھوں نے اسکا ہاتھ تھاما۔

"ابھی رک ناراض ہے میرا بچہ مجھ سے نانا کو معاف کر دے" وہ اسکو قریب لاتے ہوئے محبت سے بولے۔

"نانو" یہ کہہ کر وہ انکے گلے لگ گئی۔

میرا بچہ "ملک فرحان نے سر پر پیار کرتے ہوئے کہا

شافع کے چہرے ہر ایک ہلکی سی مسکراہٹ ابھری۔

ابھی وہ ان سے علیحدہ ہوئی تھی۔ کہ اسکی نظریں ساکت ہو گئیں۔

اٹیک!!۔ نقاب ہوش اپنے ساتھیوں سے بولا۔

نانو!! ایک بلند چیخ کے ساتھ مشعل انکو سائیڈ ہر کرتے آگے آئی اور فضا میں

دلخراش چیخیں بلند ہوئیں۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

www.novelsclubb.com

مصطفی صاحب ایک میٹنگ میں تھے جس کے باعث وہ لیٹ پہنچے مگر یہاں کی

حالت دیکھ کر انہیں کسی انہونی کا اندیشہ ہو رہا تھا۔

اندر جاتے ہی انہیں جو خبر ملی اس نے انکے پیروں سے زمین کھینچ لی

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

اس وقت پورے ہسپتال میں بھگدڑ مچی ہوئی تھی خون سے لت پت وہ نازک وجود کیسے ہسپتال لائے تھے انکو بھی نہیں معلوم تھا۔ملک فرحان کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔

"ڈاکٹر کدھر ہیں؟؟ڈاکٹر جلدی بلاؤ میری بچی کو دیکھے آکر وہ۔وہ چلا رہے تھے نرسز بھاگتی ہوئی آئیں اس بے حس و حرکت وجود کو لے کر آپریشن تھیٹر لے گئے ملک صاحب کو باہر ہی روک لیا۔

میری بچی کو کچھ نہیں ہونے دینا ڈاکٹر جتنے پیسے چاہیے لے لینا۔وہ ڈاکٹر کا گریبان پکڑتے ہوئے بولا۔

دیکھیں آپ بس دعا کریں سب کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ڈاکٹر اپنا گریبان چھڑواتے ہوئے وہاں سے اندر چلے گئے۔

اللہ میری بچی جو اپنی امان میں رکھیں۔زہرام اور ملک اقتندار بھی بھاگتے کوئے ہسپتال میں داخل ہوئے۔

کہاں ہے مشعل؟؟اقتندار صاحب نے پوچھا۔

اندر کے کر گئے ہیں۔وہ بامشکل بولے۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

یااللہ!اللہ میں نے کبھی تیری بارگاہ میں ہاتھ نہیں پھیلائے جو حاصل کرنا چاہا اپنی دولت کے بل بوتے پر چاہا اللہ مگر اس بچی کی جان میں تجھ سے مانگتی ہوں اللہ تو تو وہ ہے نہ جو کہتا ہے بندے پکار مجھے میں سنوں گا تجھے اللہ میری خاطر نہیں اد کے اعمال کی خاطر اسکی ماں کی دعاؤں کے صدقے اللہ مجھے معاف کر دے میرے دل میں کسی قسم کی کوئی لالچ نہیں اللہ بس اسکو زندگی دے دے۔۔۔ساریہ بیگم آنسو بہاتے ہوئے دعا کر رہی تھیں۔

♥♥♥♥♥♥♥

آپریشن تھیٹر کے اوپر لگی لال بتی ہری بتی میں تبدیل ہو گئی تھی۔بتی کے ہرے ہوتے ہی دروازہ کھولا انکے دل کی دھڑکنیں تیز ہوئیں۔

داکٹر جیسے ہی باہر آیا ملک فرحان انکی جانب لپکے۔

جس حالت میں عہ یہاں آئیں تھیں انکا بچپانا ممکن تھا مگر انکے ساتھ دعائیں ہی اس قدر تھیں کہ وہ موت کے منہ سے باہر آگئیں۔ معجزے واقعی ہوتے ہیں۔ڈاکٹر انکا کندھا تھپتھپا کر جا چکا تھا

ملک فرحان وہیں اپنے رب کے حضور سجدے میں گرے۔۔۔۔

ملک ولا میں یہ خبر گویا بہار کے موسم کی مانند تھی۔

غربا و فقرا میں کثیر تعداد میں چیزیں بانٹیں گئیں۔

♥♥♥♥♥♥♥

www.novelsclubb.com

اس وقت سب اس سے مل کر باہر جا چکے تھے۔جب مصطفی صاحب اندر داخل ہوئے۔

کیا میں اتنا برا ہوں سب جو معافی مل چکی ہے سوائے میرے؟انھوں نے پوچھا۔

مشعل نے نگاہیں اٹھا کر انکو دیکھا۔

"بابا بیٹیاں کبھی بھی باپ جو معاف کرتے اچھی نہیں لگتیں"

"بابا آپ میرے مجرم نہیں امی کے مجرم تھے اور انکی جگہ میں کیسے معاف کروں آپکو؟"

"ابو امی تو محبت تھیں نہ آپکی اور ابو محبت میں شدت اتنا معنی نہیں رکھتی جتنی اعتماد اور عزت معنی رکھتی ہیں ابو آپکی محبت کیسی تھی کہ آپ آگے بڑھ گئے لیکن امی تو ادھر ہی کھڑی رہیں امی کی محبت سچی تھی بابا"

"بابا میں ناراض نہیں ہوں مجھے ڈر لگتا ہے بابا کل کو کوئی آپکو یہ کہے مشعل بد کردار ہے آپ کیا میرے ساتھ بھی وہیں کریں گے جو امی کے ساتھ کیا تھا؟؟"

اسکی باتیں سن کر انھوں نے نفی میں سر ہلایا اور اسے گلے لگا لیا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

تین سال بعد۔۔۔۔۔۔۔

وہ اس قبر پر بیٹھا تھا جس کے نقش بھی مٹ چکے تھے۔

"زندگی واقعی ایک افسانہ ہے۔۔۔۔ جس کے اختتام سے ہم بے خبر ہو جائیں نا جانے کونسا پیج (دن) آخری ہو۔۔

اختتام اچھا ہو یا برا ہو کوئی نہیں جانتا سوائے منصف کے"

وہ اٹھا فاتحہ پڑھی اور واپسی کی راہ پر چل پڑا۔۔

♥♥♥

ملازم نے بڑا سا گیٹ کھولا وہ جیسے ہی اندر داخل ہوئے۔۔

نانا! نانا! ننھی ابیر اگلابی فراک پہنے چھوٹے چھوٹے قدنوں پر انکی طرف آئی۔

ابیر اکو دیکھ کر ملک مصطفی صاحب نے اسے گود میں اٹھالیا۔

انکی حیات کا مقصد ہی اب یہ تھی۔

دور سے کھڑی مشعل یہ منظر دیکھ رہی تھی۔

زندگی بھی ایک افسانہ ہے جو جانے کس موڑ ہر بدل دے اپنا آپ۔

زندگی ان پیریڈکٹیبل ہے۔۔۔کب کیا ہو جائے کون جانے۔۔۔

www.novelsclubb.com

ابھی سوچوں میں وہ گم تھی جب اسکی فون کی رنگ مس ہوئی۔

اس نے اٹھا کر دیکھا تو زہرام کا فون آرہا تھا۔

اسکا نام دیکھ کر ہی مشعل کے چہرے ہر ایک مسکراہٹ آگئی۔۔۔۔

بے شک زہرام اسکے لیے بہترین ہم سفر ثابت ہوا تھا اور وہ اس بات پر اپنے رب کی شکر گزار تھی۔

www.novelsclubb.com